مُعلّمُ الانشاء

عربی تحریر و ترجمہ سکھانے کی ایک فنّی کتاب

حصہ دوم

از

مولانا عبدالماجد ندوی رح

سابق اُستاد ادب دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

مجلس نشریاتِ اسلام

۱۔ کے۔۳ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد ۱ کراچی ۷۴۶۰۰

مُعَلِّمُ الاِنشاء

(حصّہ دوم)

عربی ترجمہ وانشاء کا سلسلۂ نصاب، مع ضروری قواعد صرف ونحو

از
مولانا عبد الماجد ندویؒ
استادِ ادب دار العلوم ندوۃ العلما لکھنؤ

ناشر: فضل ربی ندوی
مجلس نشریات اسلام
۱۔کے۔۳۔ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد ۱ کراچی ۱۸

نام کتاب ——— معلم الانشاء (حصہ دوم)
تالیف ——— مولانا عبد الماجد ندوی
طباعت ——— احمد برادرز پرنٹرز۔ کراچی
ضخامت ——— ۲۲۰ صفحات

فون ٦٦٠٠١٩٦ ، ٦٦٠١٨١٧

اسٹاکسٹ: مکتبۂ ندوۃ۔ قاسم سینٹر اُردو بازار کراچی

ناشر

فضل ربّی ندوی

مجلس نشریات اسلام ۱۔کے۔۳ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد ۱ کراچی ۱۸

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دِیبَاچَہ

آج سے پانچ چھ سال پہلے جب کہ میں یہاں (دارالعلوم ندوۃ العلماء میں) ادب عربی کی تکمیل کر رہا تھا، میرے ذمہ بعض ابتدائی درجوں میں ترجمہ وانشا کا کام سپرد تھا، میں نے اپنی آسانی کی خاطر چند مشقیں مرتب کرلی تھیں، کہ اگر ایک طرف کام میں آسانی ہو تو دوسری طرف ایک خاص نہج اور نظام کے تحت طلبا میں ترجمہ وانشار کی صلاحیت تدریجی طور پر ترقی کرسکے، اس کے بعد پھر مجھے چند ایسے انگریزی خواں احباب سے سابقہ پیش آیا جو عربی زبان کے شائق اور اس کے بتدی تھے، ان کے ذوق وشوق کو دیکھ کر بروقت چند مشقوں کا اور اضافہ کرنا پڑا، اور ساتھ ہی ان مشقوں کے لئے صرف ونحو کے ضروری قواعد بھی لکھنے پڑے، اس سے پہلے صرف عربی سے اُردو اور اُردو سے عربی مشقیں لکھی گئی تھیں، مگر قواعد کے اضافہ کی ضرورت دوران تدریس میں ہم برابر محسوس کرتے رہے، ہم نے محسوس کیا کہ مجرد قواعد پڑھنے والے طلبا عربی سے اردو ترجمہ تو آسانی کے ساتھ کرلیتے ہیں مگر اردو سے عربی ترجمہ کا کام ان کے لیے مشکل ترین ہوتا ہے اور یہ اس لیے کہ قواعد کی عملی تطبیق کی مشق انھیں نہیں ہوتی، یوں بھی ایک بتدی کے لیے رٹے ہوئے قواعد کا بھول جانا یا پوری طرح گرفت میں نہ آنا ایک طبعی بات ہے۔

اس طرح ان چند ابتدائی مشقوں کے مرتب ہوجانے کے بعد ذہن وخیال میں پوری کتاب کا خاکہ بننے لگا، ادھر دارالعلوم کو اپنے (ادب عربی کے) نصاب کے سلسلے میں ایک ایسی کتاب کی ضرورت تو تھی ہی، مگر دوسری طرف ملک کے طول وعرض میں بھی اس ضرورت کو پوری کرنے کے لیے کوئی دوسری کتاب نہ تھی، مولانا مسعود عالم صاحب ندوی مرحوم کی مرتب

کردہ کتاب "الترجمة العربية" دوسرے ایڈیشن کے بعد عرصہ سے ناپید ہوچکی تھی، اور مولانا مرحوم کے پاکستان منتقل ہوجانے کے بعد ان کی کثرت مشاغل کو دیکھتے ہوئے بظاہر اس کی توقع نہ تھی کہ از سرنو وہ اسے پھر مرتب فرما سکیں[1] گے۔ اس خیال نے ضرورت کا احساس اور زیادہ کردیا مگر ان سب کے باوجود سال دو سال تک اس مسودہ میں کسی اضافہ کی نوبت نہیں آئی، اس کے بعد یہی ناقص اور ادھورا مسودہ حضرت الاستاذ مولانا علی میاں صاحب کی نظر سے گزرا، مولانا نے اسے دیکھ کر اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا، اور پھر اسے مکمل کرنے کی فرمائش کی، درحقیقت یہ مولانا ہی کی تشویق اور پیہم مطالبوں کا ثمرہ ہے کہ ناچیز اسے کتابی صورت میں پیش کرنے کی جرأت کرسکا۔

اس کتاب کا پہلا حصّہ گزشتہ سال ستمبر ۱۹۵۳ء میں طبع ہوا تھا، الحمد للہ کتاب تعلیمی حلقوں میں پسندیدگی کی نظروں سے دیکھی گئی ادب عربی سے ذوق آشنا، اہل علم اور حضرات اساتذہ نے اس حقیر کوشش کو سراہا، رسائل و مجلات نے بھی اچھے تبصرے لکھے اور متعدد حلقوں سے باقی حصوں کی تکمیل کے لئے فرمائشیں آئیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ اب ہم اللہ تعالیٰ کے فضل، اور اس کی توفیق سے اس کا دوسرا حصّہ پیش کر رہے ہیں، اس کے بعد اس کا تیسرا حصّہ بھی انشاء اللہ فوراً شائع ہوجائے گا۔

پہلے حصّے کی طرح اس میں بھی تدریجاً معیار کو بلند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

---

[1] مولانا مرحوم اپنی اس کتاب میں متعدد خامیاں محسوس فرماتے تھے اس لئے ان کا خیال تھا کہ آئندہ یہ جب کبھی چھپے تو نئی ترتیب اور نئے اضافہ کے بعد چھپے، الحمد للہ کہ مولانا نے اسے نئے سرے سے دو حصّوں میں مرتب فرمادیا، پہلا حصّہ ان کی زندگی ہی میں "مکتبہ چراغ راہ" کراچی سے شائع ہوچکا ہے۔

باب اول میں تمرین نمبر۔ ۵ تک ہر دو چار مشق کے بعد ایک مسلسل مرتب مضمون دے دیا گیا ہے اور کوشش اس بات کی گئی ہے کہ دیے ہوئے قواعد کی مشق کے ساتھ مضمون کے تمام متعلقہ اجزاء کا بھی ذکر آجائے، اس قسم کی مشقوں کے مرتب کرنے میں غیر معمولی کاوش کرنی پڑی ہے خدا کرے یہ طریقہ مفید ثابت ہو۔ تمرین نمبر۔ ۵ کے بعد باب دوم میں عربی واردو کے چند منتخب ٹکڑے ترجمہ کے لیے دیے گئے ہیں تاکہ قواعد کی مشق سے آزاد ہو کر صرف ترجمہ کی مشق ہو سکے، باب سوم وچہارم (انشا اور رسائل کے ابواب) کی ترتیب میں جدید مصری کتابوں سے پورا پورا استفادہ کیا گیا ہے، آسان موضوعات، مفید عناصر اور بعض اچھے مضامین ضروری حذف واضافہ یا معمولی ترمیم واصلاح کے بعد لے لیے گئے ہیں، اس طرح کتاب کو زیادہ سے زیادہ کارآمد اور مفید بنانے کی کوشش کی گئی ہے، آخر میں نمونہ کے لیے، موجودہ عرب اُدباء وکتاب کے چند ایسے رسائل بھی شامل کر دیے گئے ہیں، جو لفظی صناعیوں سے پاک اور تکلفات سے خالی ہیں، یہ تمام تر خطوط حضرت الاستاذ مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی کے نام لکھے گئے تھے اور یہیں سہولت کے ساتھ ہمیں دستیاب بھی ہو سکے۔

آخر میں ہم حضرات اساتذہ اور ادب وانشا کے معلمین سے خصوصیت کے ساتھ اس بات کی توقع کرتے ہیں کہ وہ اس کی افادیت کو محسوس فرمائیں گے اور اس سے کام لیں گے۔ اگلے ایڈیشن میں انشاء اللہ اسے اور زیادہ منقح اور کارآمد بنانے کی کوشش کی جائے گی، نیز وہ بہت سی خامیاں جو ایک مبتدی مؤلف کی ترتیب وتالیف میں باقی رہ جانا یقینی ہیں، توجہ دلانے پر دور کر دی جائیں گی۔ اس سلسلہ میں اہلِ علم حضرات کے مشورے ہمارے لیے تشکر وامتنان کے باعث ہوں گے۔ ذوق رکھنے والے ذہین طلباء کے مفید مشورے بھی شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے، اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری اس حقیر سعی کو قبول فرمائے اور

دین سیکھنے والے طلبار کو اس سے نفع بخشے۔

وما توفیقی الاّ باللہ العلے العظیم

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العٰلمین

ناچیز

عبدالماجد ندوی

دارالعلوم ندوۃ العلمأ، لکھنؤ

۱۱ر ربیع الاوّل ۱۳۷۴ھ (مطابق ۸ر نومبر ۱۹۵۴ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدّمہ

(مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ معتمد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علےٰ سیّد المرسلین

پیشِ نظر کتاب "معلم الانشاء" کا دوسرا حصہ، اور ترتیب نصاب کے اس سلسلہ کی اہم کڑی ہے جس کا ہندوستان میں دارالعلوم ندوۃ العلماء نے آغاز کیا ہے، طویل تعلیمی تجربہ کے بعد دارالعلوم کے منتظمین و معلّمین اس نتیجے پر پہونچے کہ نہ تو قدیم نصاب تعلیم اس عصر کی ضرورتیں پوری کرسکتا ہے، اور نہ اس سے علم و دین کے تقاضے پورے ہوسکتے ہیں، نہ کسی دوسرے عرب ملک کا نصاب تعلیم یہاں کے حالات پر منطبق اور یہاں کے دینی عربی مدارس کے لئے سودمند ہوسکتا ہے اگر ہندوستان میں دینی وعربی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنا ہے (اور مسلمانوں کے وجودِ ملّی کے لئے یہ ناگزیر ہے) تو عربی مدارس کو (جو اب بھی ہندوستان میں سیکڑوں کی تعداد میں ہیں) اپنا مستقل نصاب تیار کرنا ہوگا، جس طرح ایک ملک کے لئے سیاسی خودمختاری اور معاشی خودکفالتی ضروری ہے، ایک علمی و دینی ادارہ (نظام عملی تعلیم) کیلئے خودکفالتی ناگزیر ہے اور جس طرح ایک زمین کا تناور اور بارآور درخت اُکھاڑ کر دوسری زمین میں نہیں لگایا جاسکتا اسی طرح ایک ملک کا نصاب اور ایک عہد کا تعلیمی ڈھانچہ دوسرے ملک میں اور دوسرے عہد میں نصب نہیں کیا جاسکتا۔

یہ کام تو دراصل بہت پہلے کرنے کا تھا اور اس کے لئے تمام عربی مدارس کا تعاون اور تقسیم عمل کے اصول پر کام کا آغاز ضروری تھا، ضرورت اس کی تھی کہ مختلف موضوع اور مختلف

فنون آپس میں تقسیم کر لئے جاتے اور مختلف علمی جماعتوں اور اداروں کے سپرد کر دیے جاتے، پھر باہمی مشورہ و اتفاق سے ان کو قبول کیا جاتا اور رائج کیا جاتا، ندوۃ العلماؒ نے یہ آواز بلند بھی کی، بعض اہل قلم نے مضامین بھی لکھے اور ان خطرات کو ظاہر کیا جو وقت کے اس فریضہ سے غفلت، قدیم نصاب پر جمود اور اسی طرح مستعجلانہ اور انفرادی ترمیم و تغیر سے دینی تعلیم کو لاحق تھے لیکن مسلمان وقتی و عوامی تحریکوں اور مدارس، جماعتی و اداری عصبیتوں کی وجہ سے اس حال میں نہیں تھے کہ اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرتے، آخر ندوہ کے کارکنوں اور خدمت گزاروں نے بنام خدا اس کام کو بطور خود شروع کیا، جو ان کے نزدیک دینی تعلیم کی بقا کے لئے از حد ضروری تھا، اور جس سے اُمید ہوتی ہے کہ ہمارے عربی مدارس کو اس ملک میں زندگی کی ایک نئی قسط مل جائے گی اور وہ ترقی پذیر تعلیمی نظاموں کا ساتھ دے سکیں گے۔

انشاء تمام زندہ زبانوں کا ایک اہم مضمون ہے۔ موجودہ جمہوری دور اور صحافتی و مجلسی زندگی نے اس کی اہمیت کو اور روشن کر دیا ہے، دعوت و تبلیغ کے تقاضوں، ملکوں اور قوموں کے ارتباط و تعلق نے اس کو نہ صرف اجتماعی و ادبی بلکہ دینی اہمیت بھی بخش دی ہے، اولاً یہ مضمون ہمارے مدارس میں تقریباً محذوف رہا، پھر عربی زبان و ادب کا جو نصاب پڑھایا جاتا رہا وہ نہ صرف یہ کہ ملکۂ انشاء، و ادا ما فی الضمیر میں مدد نہیں کرتا تھا بلکہ اس کی صلاحیتوں کو نقصان پہونچاتا تھا، اور اس کی قوت کو مفلوج کرتا تھا، ظاہر ہے کہ "مقامات حریری" کا جو ہمارے ادبی نصاب کا سرمایہ ہے) اس زمانہ میں تتبع نہیں کیا جا سکتا اور اس کا اسلوب تحریر، اس کا ادبی ذخیرہ اور جو ذوق اس سے بیدار ہوتا ہے وہ نئے حالات و ضروریات میں ہمارا ساتھ نہیں دے سکتا، بلکہ قدم قدم پر قلم کا قافیہ تنگ کرتا ہے اور اس کے پاؤں کی بیڑی بنتا ہے، نظم جو قدیم نصاب کے ادبی حصہ کا جزو اعظم ہے، انشاء و تحریر میں کچھ مددگار نہیں، اس کا نتیجہ یہ تھا اور ہے کہ ہمارے فضلاً

نظم میں اظہار خیال کو نثر کے مقابلے میں آسان سمجھتے ہیں، اور ان کی نظم ان کی نثر سے بدرجہا غنیمت ہے، حالاں کہ یہ بالکل ایک غیر فطری اور غیر واقعی بات ہے۔

ان حقائق و واقعات نے انشاء کے ایک ایسے سلسلہ کی ترتیب کی طرف متوجہ کیا، جو عربی مدارس کے اساتذہ کی پوری رہ نمائی کر سکے اور عربی مدارس میں تعلیم وانشاء کا نصاب بن سکے، اسی طرح وہ نحو کے ضروری قواعد کی عملی مشق وتمرین اور اجراء کا ذریعہ بھی بن سکے، وہ انشاء اور تحریر کے جدید ترین اصولوں اور تجربوں کے مطابق ہونے کے ساتھ اسلامی و دینی روح کا حامل بھی ہو کر یہ نصاب اُن مدارس کے لئے تیار کیا جا رہا ہے جو دینی مدارس ہیں اور اُن کا مقصد دین کی خدمت اور ترجمانی ہے۔

عربی زبان وادب کا نصاب مرتب ہو جانے کے بعد[1] صرف ونحو کی ایسی کتابوں کی ترتیب کی طرف توجہ کی گئی جو ابتدا میں کمسن طلبا کو ان کی مادری زبان میں فن کی تعلیم دیں[2] اس کے بعد ہی انشاء کے نصاب کی طرف توجہ کی گئی، یہ کام دارالعلوم کے دو نوجوان استادوں مولوی عبدالماجد صاحب ندوی اور مولوی محمد رابع ندوی کے سپرد کیا گیا، جو عربی کا اچھا ذوق رکھتے ہیں اور قدیم عربی ذخیرہ کے ساتھ نئی چیزوں اور زبان کی ترقیات پر نظر رکھتے ہیں اور ان کو انشاء کی تعلیم کا عملی تجربہ بھی ہے۔ گزشتہ سال مولوی عبدالماجد صاحب کا تیار کیا ہوا "معلم الانشاء" کا پہلا حصہ شائع ہو کر ملک میں مقبول ہو چکا ہے، اب دوسرا حصہ

---

[1] اس نصاب کی حسب ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں قصص النبیین للاطفال ۱،۲،۳،۴،۵ المحادثة العربیہ۔ ۱، القرأة الراشدة، ۱، ۲، ۳، مختارات۔ ۱، ۲۔ منشورات

[2] اس سلسلہ کی دو کتابیں تمرین النحو اور تمرین الصرف اور علم التصریف شائع ہو چکی ہیں۔

شائع ہو رہا ہے، امید ہے کہ یہ بھی قبولیت حاصل کرے گا اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا، تیسرا حصہ (مرتبہ مولوی محمد رابع) بھی تیار ہو چکا ہے اور اس کے بعد ہی انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔ اس حصہ پر یہ سلسلہ مکمل ہو جائے گا۔

پہلے حصہ میں قواعد و احکام نحو کا حصہ زیادہ تھا، اس لئے کہ اس کتاب سے نحو و انشاء دونوں کی تعلیم پیش نظر تھی اور ابتدا میں کسی عجمی ملک میں نحو کے قواعد کے بغیر انشا کی تعلیم مشکل ہے، اس دوسرے حصہ میں بھی بقیہ ضروری قواعد آگئے ہیں پھر خالص انشار کی مشقیں ہیں، قواعد میں بھی انھیں قواعد کا انتخاب کیا گیا ہے جو عملی اور روزمرہ کے ہیں، دقائق نحو اور "فقہ نحو" سے اس سلسلہ میں بحث نہیں۔

انشا میں چھوٹے چھوٹے مضامین، تراجم اور خطوط شامل ہیں، مضامین سے پہلے مصنف نے مضمون نگاری کے ضروری قواعد لکھ دیے ہیں اور ہر مضمون سے پہلے اس کے اجزا و عناصر دیدیے ہیں اور ضروری الفاظ بھی جمع کر دیے ہیں جن کے بغیر بتدی مضمون نگار اظہار خیال پر قادر نہیں، مضامین روزمرہ کی ضروریات، ماحول اور گرد و پیش کے حالات و واقعات سے متعلق بھی ہیں اور اجتماعی، اخلاقی اور دینی بھی ہیں، ادبی رنگینی اور تکلفات و قوافی سے پرہیز کیا گیا ہے اور ان سے پرہیز کرنے کا کم عمر و مبتدی طلبا کو بھی مشورہ دیا گیا ہے، مضامین میں عموماً کوئی نہ کوئی دینی عنصر یا نقطۂ خیال ضرور ہے کہ اس کے بغیر ہمارے نزدیک ہر ادبی نصاب بے روح اور بے نور ہے۔ خطوط میں بھی واقعیت، بے تکلفی اور سادگی کی کوشش کی گئی ہے، آخر میں چند اصلی خطوط بعض عرب ادبا اور اہل قلم کے دے دیے گئے ہیں جن کو نمونہ بنایا جا سکتا ہے۔

بحیثیت مجموعی یہ کوشش بحمد اللہ بہت کامیاب ہے، اس سے ہمارے عربی مدارس پر عربی زبان کی حجت تمام ہوتی ہے، اس مفید سلسلہ کو اختیار نہ کرنے اور اس کے ذریعہ انشار

دتحریر کی تعلیم نہ دینے کا عذر اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہمارے مدارس یا تو ابھی تک اس مضمون کی اہمیت اور زمانہ کے جدید تغیرات سے واقف نہیں، یا کسی مفید چیز کے قبول کرنے اور الحکمۃ ضالۃ المومن پر عمل کرنے کے لئے جس وسعت نظر اور فراخ دلی کی ضرورت ہے اس کی ابھی کمی ہے۔ امید ہے کہ ہمارے تعلیمی حلقے اور عربی مدارس اس کو اجنبی نگاہوں سے نہ دیکھیں گے، بلکہ اس کو اپنے ہی ایک فرد اور رفیق سفر کی کوشش تصور کریں گے کہ اس کے سوا ان کوششوں کی اور کوئی حقیقت نہیں۔

ابوالحسن علی ندوی

۱۹/ ربیع الاول ۷۴ ۱۳ھ

مرکز دعوت اصلاح و تبلیغ
لکھنؤ
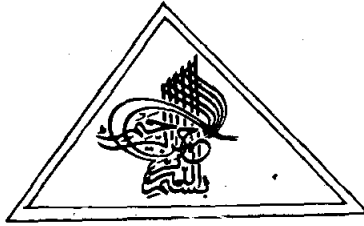
اَلبَابُ الأَوَّلُ

الدَّرسُ الأَوَّل

مبتدا کی خبر، جملہ و شبہ جملہ کی صورتیں

پہلے حصہ میں آپ نے پڑھا ہے کہ مفرد ہی کی طرح جملہ اور شبہ جملہ بھی مبتدا کی خبر آتے ہیں مگر ہم نے صرف جملہ فعلیہ ہی کی مشق آپ کو بتائی تھی، اب ہم آپ کو جملہ اسمیہ اور شبہ جملہ کی مشق بتانا چاہتے ہیں، ذیل کی مثالیں پڑھیئے اور تذکیر و تانیث اور واحد، تثنیہ، جمع میں مبتدا و خبر کے تطابق پر غور کیجئے۔

١۔ المصباحُ ضوؤہ شدیدٌ	١۔ البنت خمارُھا جمیلٌ
٢۔ النجمان ضوؤھما شدیدٌ	٢۔ البنتان ابوھما ضعیفٌ
٣۔ الرجال کسبھم حلالٌ	٣۔ البنات ملابِسُھُنّ نظیفۃٌ

اوپر کی مثالوں پر غور کرنے سے یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ جملہ فعلیہ کے خبر ہونے کی صورت میں جس طرح مبتدا کے لحاظ سے ضمیر ہی بدلتی ہے، اسی طرح یہاں جملہ اسمیہ کے خبر ہونے کی صورت میں بھی مبتدا کے مطابق (واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث کی) ضمیر ہی بدلی ہے —— پہلی مثال میں المصباح

بتدا ہے اور ضَوْءُهٗ شَدِيْدٌ پورا جملہ المصباح کی خبر ہے ضوؤہ میں ہ کی ضمیر المصباح کی مناسبت سے واحد مذکر لائی گئی ہے۔ اسی طرح باقی مثالوں کو بھی سمجھئے ـــــ اس سلسلہ میں مزید ایک بات یہ سمجھ لیں کہ اَلْمُهَذَّبُ اَصْدِقَاؤُهٗ كَثِيْرُوْنَ جیسے جملوں میں آپ جو کثیرون کو جمع دیکھتے ہیں تو یہ اپنے بتدا اصدقاء کے لحاظ سے ہے، رہا المھذب تو اس کے لئے اصدقاؤہ میں ہ واحد ہی کی ضمیر ہے، اسے اچھی طرح سمجھ لیجئے۔

شبہ جملہ :- شبہ جملہ سے مراد جیسا کہ آپ کو پہلے حصّہ میں بتایا جاچکا ہے، جار و مجرور اور ظرف زمان وظرف مکان ہے۔ جار و مجرور کی مثال جیسے النجاۃ فی الصدق ظرف زمان کی مثال جیسے الرَّاحَةُ بَعْدَ التَّعَبِ اور ظرف مکان کی مثال جیسے السَّاعَةُ تَحْتَ الْوِسَادَةِ۔

حروف جارہ کی بحث پہلے حصّہ میں گزر چکی ہے، ظرف زمان وظرف مکان کا مفصل ذکر آئے گا، عموماً جن اسمائے ظروف کا استعمال خبر میں ہوتا ہے وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

قَبْلُ (پہلے)، بَعْدُ (بعد میں)، فوقَ (اوپر)، تحتَ (نیچے)، أمامَ قُدَّامَ (آگے)، خلف، وَرَاءَ (پیچھے)، إِزَاءَ۔ حِذَاءَ (سامنے، بالمقابل)، تِلْقَاءَ، تِجَاهَ (سامنے، بالمقابل)۔

یہ اسماء ہمیشہ کسی اسم کی طرف مضاف ہوکر استعمال ہوتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں، مگر کبھی ان کا مضاف الیہ حذف کردیا جاتا ہے اور دل میں مقصود ہوتا ہے ایسی صورت میں یہ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں جیسے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔

نوٹ :(۱) جملہ فعلیہ کی طرح جملہ اسمیہ اور شبہ جملہ بھی نواسخ کی خبر بنتے ہیں۔

(۲) جملہ اسمیہ اور فعلیہ میں فرق یہ ہے کہ اسمیہ میں فعلیہ کی بہ نسبت زور اور تاکید ہوتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جملہ فعلیہ جیسے قَامَ زَیْدٌ میں صرف ایک نسبت پائی جاتی ہے مگر جملہ اسمیہ جیسے زَیْدٌ قَامَ میں نسبت کی تکرار ہو جاتی ہے۔

آگے کی تمرینات میں خبر بہ صورت جملہ اسمیہ کی مشق اس لئے کرائی جارہی ہے کہ عربی زبان میں ایسی ترکیبیں اکثر و بیشتر آتی ہیں ورنہ اُردو میں المصباحُ ضوؤہ شدیدٌ اور ضوءُ المصباحِ شدیدٌ کے ترجمہ میں کوئی فرق نہیں، فرق صرف عربی کے لحاظ سے ذہنی اور اعتباری ہے۔

التمرین ۱

اردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(۱) الحمامۃ فوق الشجرۃ (۲) السبّورۃ قدّام التلامیذ

(۳) المنزۃُ أمام البیت (۴) القنطرۃ فوق البحر

(۵) العندلیب من طیور الغرد (۶) قلب الاحمق فی فیہ ولسان العاقل فی قلبہ

(۷) سلامۃ المرء فی حفظ اللسان (۸) الجنۃ تحت اقدام الأمّھات

(۹) العَفْوُ بعد المقدرۃ (۱۰) الحیاء من الایمان

(۱۱) ید اللہ علی الجماعۃ (۱۲) الاعمال بالنّیات

(۱۳) الغلول من حرِّ جهنم (۱۴) المياحة من عمل الجاهلية

(۱۵) الواشي والمرتشي كلاهما في النار

(۱٦) والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه۔

التمرین ۲

عربی میں ترجمہ کیجئے :۔

(۱) تکیہ چارپائی پر ہے

(۲) قلم قمیص کی جیب میں ہے

(۳) کتابیں الماریوں کے اندر ہیں

(۴) لڑکے کھیل کے میدان میں ہیں

(۵) ششماہی امتحان اس ہفتہ کے بعد ہے

(٦) اساتذہ امتحان ہال میں ہیں

(۷) تاج محل آگرہ میں ہے

(۸) لال قلعہ جامع مسجد کے سامنے ہے

(۹) بیت المقدس فلسطین میں ہے

(۱۰) جامع ازہر مصر میں ہے

(۱۱) مصلیٰ شافعی چاہ زمزم کے اوپر ہے

(۱۲) ہوائی اڈہ اسٹیشن سے آگے ہے

(۱۳) قطب مینار دہلی میں ہے

(۱۴) مزدور گھر کی چھت پر ہیں

(۱۵) دل کا اطمینان اللہ کی یاد میں ہے

(۱٦) امن عالم اسلامی نظام میں ہے

التمرین ۳

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :۔

(۱) إن الامر بيد الله

(۲) إنّ الحكم بعد التجربة

(۳) لعَلّ المبراة فوق المنضدة

(۴) كان الحارس خلف الباب

(۵)	لیت محمودا فی المنزل	(٦)	اصبح الطّل فوق الأزهار
(۷)	ان المتقین فی ظلال وعیون	(۸)	ان شِدّۃ الحرمن فیح جہنّم
(۹)	صار الکسلانُ فی حیرۃ	(۱۰)	لعلّ السجین من الأبریاء
(۱۱)	ان القلب بین اصبعی الرحمٰن	(۱۲)	انّ الانسان لفی خُسرٍ
(۱۳)	مازال الکسلان فی تردد وتمنٍ	(۱۴)	انما الصبر عند الصدمۃ الاولیٰ
(۱۵)	انک فی وادٍ وانا فی وادٍ	(۱٦)	انّ الصّفا والمروۃ من شعائراللّٰہ

التمرین (۴)

عربی میں ترجمہ کیجئے:-

(۱) شاید محمود ہسپتال میں ہے۔
(۲) کاش تمھارے والد گھر پر (میں) ہوں۔
(۳) بے شک جھوٹ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔
(۴) بلاشبہ کامیابی، محنت اور کام کرنے میں ہے۔
(۵) فی الواقع محرومی، سُستی وکاہلی میں ہے
(٦) بے شک ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔
(۷) درحقیقت سارا عالم اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔
(۸) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے لوگ گمراہیوں میں تھے۔
(۹) اس میں شک نہیں کہ لوگ افراط وتفریط میں ہیں۔
(۱۰) فی الواقع حق ان دونوں کے درمیان ہے۔

(۱۱) یورپ اپنے علم و ہنر کے باوجود تاریکیوں میں ہے۔
(۱۲) بے شک ہم بڑے خطرہ میں تھے لیکن اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ تھا۔
(۱۳) اللہ تعالےٰ کے احکام برحق ہیں لیکن لوگ غفلت میں ہیں۔
(۱۴) بے شک سورج گرہن اور چاند گرہن اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔
(۱۵) سچ مچ لوگ قسم قسم کی مشکلات میں (گھرے) ہیں۔
(۱۶) (مگر) توفیق باندازۂ ہمّت ہے ازل سے۔

التمرین ۵

اردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:۔

(دین الرحمة)

کانت العرب فی القرن السادس للمیلاد علیٰ شفا جرف ھار، کادوا یتھالکون فی الحروب ویتفانون فیھا تشتعل فیھم نیران الحرب لأمرتافہٍ فتستمرُّ الیٰ سنین طوال. یأکلون المیتة ویئدون البنات ویعبدون الأصنامَ ویسجدون لھا وکانت الدنیا کلھا فی ظلام وکان الناس فی ضلال وسفاھة۔

فبعث اللہ فیھم رسولاً منھم "یتلو علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمة، وإن کانوا من قبل لفی ضٰلل مبین" وأنزل معہ الکتٰب لیخرجھم من الظلمات إلی النور، فھداھم الرسول إلی الحق۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہ۔ وھداھم إلیٰ سواء السبیل وقد کانوا من قبل فی ظلمات، بعضھا فوق بعض، قال اللہ تعالیٰ "وکنتم علیٰ شفا حفرة من النار فأنقذکم

منها" ووضع عن الناس إصرهم والأغلال التی كانت عليهم، وذٰلك من فضل الله على الناس، ولٰكن أكثر الناس لا يشكرون۔

ففلاح العالم فی دين الاسلام وصلاح المجتمع البشری فی اتباع أحكام الله، ان هٰذا القرآن يهدی للتی هی أقوم، وإن هٰذا الدين يضمن سلام العالم الانسانی، وإن هذا الدين يخرج الناس من عبادة العباد إلى عبادة الله ومن جور الأديان إلى عدل الاسلام، ولٰكن الناس فی ضلالات يعمهون، ولا يهتدون إلى الحق، والحق أمامهم، وإن ماجاء به الرسول معهم، وإن الكتاب الذی أنزل مع الرسول بين أيديهم، ولكنّهم فی شك منه، بل هم فی عناد وسفاهة، وهم فی حاجة إليه، وهم فی حاجة إلى دين الرحمة۔

التمرين ٦

(النّجاة فی الصّدق)

النّجاة فی الصّدق کے عنوان پر ایک ڈیڑھ صفحہ کا مضمون لکھیۓ اور کوشش اس بات کی کیجیۓ کہ جگہ جگہ زیادہ سے زیادہ آپ "شبہ جملہ" کو خبر کی صورت میں استعمال کر سکیں۔

خبر جملہ اسمیہ کی صورت میں

اُردو میں ترجمہ کیجیۓ اور اعراب لگائیے:۔

(۱) الحديقة أزهارها جميلة
(۲) البستان أشجاره متّسقة
(۳) الشجرة أغصانها مورقة
(۴) الدار فناؤها واسع
(۵) المسجد منارتاه عاليتان
(۶) ساعتي ميناؤها جميل
(۷) التلاميذ ملابسهم نظيفة
(۸) المسلمون شعارهم الصدق
(۹) الفلفل طعمه حِرّيف
(۱۰) الظلم مرتعه وخيم
(۱۱) الإبل لونها رمادي
(۱۲) الأرنب جريها سريع
(۱۳) السُلحُفاة مشيها بطئ
(۱۴) الخطيب صوته جَهُوَرِيّ
(۱۵) الأساتذة رأيهم سديد
(۱۶) المدرسة أساتذتها بارعون

التمرين ۸

عربی میں ترجمہ کیجئے:

(۱) نیکی اس کا پھل[1] میٹھا ہے۔
(۲) احمد، اس کا خط اچھا ہے۔
(۳) فاطمہ، اس کا دوپٹہ سبز ہے۔
(۴) محمود، اس کی ٹوپی نئی ہے۔
(۵) انگوٹھی، اس کا نگینہ قیمتی ہے۔

---

[1] اس قسم کے جملے صرف اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ ان کے ترجمہ میں سہولت ہو، ورنہ ظاہر ہے کہ اردو میں ایسی ترکیب مستعمل نہیں ہے۔

(۶) لومڑی، اس کا مکر مشہور ہے۔
(۷) اونٹ، اس کی گردن لمبی ہے۔
(۸) انار، اس کا مزا کھٹے میٹھے کے درمیان ہے۔
(۹) دارالاقامہ، اس کے کمرے صاف ستھرے ہیں۔
(۱۰) مدرسہ، اس کی عمارت شاندار ہے۔
(۱۱) مسجد، اس کا فرش سنگ مرمر کا ہے۔
(۱۲) گھڑی، اس کی دونوں سوئیاں چمکیلی ہیں۔
(۱۳) فرشتے، ان کی طینت طاعت و بندگی ہے
(۱۴) انبیاء، اُن کے پیغام برحق ہیں۔
(۱۵) اسلام، اس کا نظام رحمت ہے۔
(۱۶) کمیونزم، اس کا مزاج شکست و ریخت ہے۔

التمرين ۹

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

(۱) انّ الولد زينه الأدب
(۲) إنّ المؤمن موعده الجنّة
(۳) كان اليوم حره شديد
(۴) أصبح المريض حاله حسنة
(۵) لعلّ الدّواء طعمه مرّ
(۶) صار الشتاء برده شديد
(۷) كان الامتحان أسئلته سهلة
(۸) ولكن التلاميذ، الفائزون منهم قليلون۔
(۹) إنّ الكسل مغبّته الندامة
(۱۰) لاشكّ أن العبد خطيئاته كثيرة

(۱۱)	لكن الله مغفرته واسعة		ولوته زاهٍ
(۱۲)	إن الأمانة أهلها قليلون	(۱۵)	ظل النّاطقون باللغة العربية
(۱۳)	إن الانسان أمانيه كثيرة		عددهم كبير
(۱۴)	أصبح الورد رائحته زكيّة	(۱۶)	إن الكهرباء فائدتها عظيمة

التمرين ۱۰

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

(۱) بے شک حق، اس کے متبعین تھوڑے ہیں۔
(۲) اس لئے کہ حق، اس کی پیروی نفس پر شاق ہے۔
(۳) بلاشبہ آدمی، اس کی عمر تھوڑی ہے۔
(۴) لیکن انسان، اس کی آرزوئیں بہت ہیں۔
(۵) بے شک سورج، اس کا حجم بہت بڑا ہے۔
(۶) لیکن سورج، اس کی مسافت زمین سے کروڑوں میل ہے۔
(۷) شاید یہ کتاب، اس کی مشقیں بہت آسان ہیں۔
(۸) بے شک تاج محل، اس کی عمارت یکتائے روزگار ہے۔
(۹) شاید بیمار، اس کی حالت نازک ہے۔
(۱۰) فی الواقع ٹیلی فون، اس کے فائدے بہت ہیں۔
(۱۱) بے شک دلّی، اس کی تہذیب بہت پُرانی ہے۔
(۱۲) فی الواقع خانۂ کعبہ، اس کا منظر عجیب ہے۔

(۱۳) بے شک نماز، اس کا قائم کرنا ایک محکم فریضہ ہے۔
(۱۴) در حقیقت یہ لوگ، ان کے رجحانات غیر دینی ہیں۔
(۱۵) بے شک دنیا، اس کا زوال یقینی ہے، لیکن لوگ فریب خوردہ ہیں۔
(۱۶) بے شک قیامت، اس کا وعدہ برحق ہے، لیکن لوگ غفلت میں ہیں۔

التمرین ۱۱

اُردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:۔

(الباخرة)

الباخرة من مخترعات هذا الزمان، وهي من أعظم وسائل لحمل والانتقال، ان الباخرة فائدتها عظيمة وهي عاملٌ قويّ في اتساع التجارة وتقدّم العُمران۔ والتجارة العالمية عمادها البواخر۔

كان الناس في قديم الزمان يتخذون المراكب والسفن الشِراعية لركوب البحار۔ وكان العرب لهم فضل كبير في ذلك، ولكن كانت البحار ركوبها خطر عظيم لأن السفن الشراعية تحت حكم الأرياح، والأرياح هبوبها وركودها بنظام الكون، فان وافقت سارت السفينة، وإن خالفت وقفت، وإن عاندت صدمتها بصخرة، او قلبتها، فربما كانت السفينة نهايتها إلى الغرق، والربان مصيره إلى الهلاك۔

ففكر المخترعون وفكروا، والمخترعون آمالهم بعيدة، فما زالوا يفكرون حتى تم لهم النجاح، واهتدوا إلى صنع سفينة تجري بقوة

البخار۔ فكانت البواخر منذ ذلك اليوم۔ وكانت أول باخرة مخترعها رجلٌ أمريكانيٌّ ثم تقدّم الفن وتحسّنت الآلات، فوق ما كانت، إلىٰ أن أصبح الرّبان يعبر المحيط الاطلنطي من أمريكا إلىٰ أوربا في خمسة أيام۔ وكان المحيط الاطلنطي مسيره شهران بالسفينة الشراعيه۔

والبواخر بعضها كبيرة جدًا حتى كأنها حارة من حارات البلد، أو قرية من القرىٰ۔

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

(القطار والطائرة)

ریل گاڑی اور ہوائی جہاز موجودہ زمانہ کی ایجادات سے ہیں۔ ریل گاڑی اس کی افادیت بہت زیادہ ہے، درحقیقت ملکی تجارت، اس کا دارومدار تو اسی پر ہے، اگر ریل نہ ہو تو تجارت کی گرم بازاری سرد پڑ جائے، اندرون ملک، اس کا سفر زیادہ تر ریل ہی کے ذریعہ ہے، اس میں شک نہیں کہ سفر، اس کی صعوبتیں ریل کی وجہ سے جاتی رہیں۔

پہلے لوگ بیل گاڑیوں اور چھکڑوں پر سفر کرتے تھے، اور ایک شہر سے دوسرے شہر جانے میں کئی کئی دن اور ہفتوں لگ جاتے تھے، اور سفر، اس کی مشقت مستزاد تھی مگر ریل گاڑی، اس کی ایجاد نے سفر کو آسان کر دیا۔ ریل، اس کی رفتار بہت تیز ہے، اس لیے لوگ اب کم سے کم وقت میں آسانی کے ساتھ سفر کرنے لگے۔

ہوائی جہاز، اس کی ایجاد بھی عجیب چیز ہے، لوگ سمجھتے تھے کہ پرواز کا فن، اس کی کامیابی محال ہے، اس لیے کہ انسان، اس کے عزائم محدود ہیں اور اس لیے بھی کہ انسان، اس کی خلقت پرندوں کی خلقت جیسی نہیں ہے، مگر مخترعین، ان کے عزائم بلند تھے، وہ کام کرتے اور کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ اس میں کامیاب ہو گئے، زمین، اس کی مسافت گویا سمٹ آئی، یہاں تک کہ ایک ہوا باز چند گھنٹوں میں بحر اٹلانٹک کو پار کرنے لگا، جیسے وہ تخت رواں پر بیٹھا ہو۔ ہوائی جہاز، اس کی رفتار ریل سے کئی گنا زیادہ ہے۔

الدّرسُ الثّانی

مضاف اور مضاف الیہ کی صفت

آپ پڑھ چکے ہیں کہ اُردو کے برعکس عربی میں صفت اپنے موصوف کے بعد آتی ہے اور متصل ہی آتی ہے، مگر جہاں ترکیب توصیفی و ترکیب اضافی ایک ساتھ جمع ہو جائیں اور مقصود مضاف کی صفت لانی ہو تو اس کی صورت مندرجہ بالا قاعدہ سے کچھ مختلف ہوتی ہے، بخلاف مضاف الیہ کی صفت کے۔ کیوں کہ مضاف الیہ کی صفت اس سے متصل ہی آتی ہے، اس لیے طالب علم کے لیے اس میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

اس کے برعکس مضاف کی صفت چوں کہ مضاف سے متصلاً نہیں آتی بلکہ مضاف الیہ کے بعد لائی جاتی ہے اور موصوف وصفت میں فصل ہو جاتا ہے، اس لیے اکثر طلبا، اس میں غلطیوں کا شکار ہوتے ہیں، ذیل کی مثالیں پڑھیے :-

رِیْشَةُ الْقَلَمِ الثَّمِیْنِ (قیمتی قلم کا نب) مضاف الیہ کی صفت۔

رِیْشَةُ الْقَلَمِ الثَّمِیْنَةُ (قلم کا قیمتی نب) مضاف کی صفت۔

پہلی مثال میں الثمین، قلم (مضاف الیہ) کی صفت ہے، اس لیے مذکر اور مجرور ہے اور دوسری مثال میں اَلثَّمِیْنَةُ، رِیْشَةُ مضاف کی صفت ہے اس لیے مؤنث اور مرفوع ہے کیوں کہ ریشةُ مرفوع ہی ہے پھر چوں کہ ریشةُ معرفہ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہے

س لیے التمینة کو بھی "ال" کے ذریعہ معرفہ بنالیا گیا ہے ، اس۔
قاعدہ کو خوب اچھی طرح ذہن نشیں کر لیجئے، ترجمہ کرتے وقت حسب ذیل باتوں کو یاد رکھیے :۔

۱ ۔ سب سے پہلے مضاف و مضاف الیہ کا ترجمہ کرلینا چاہیے، پھر مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد لکھنی چاہیے۔

۲ ۔ مضاف الیہ تو ہر حال میں مجرور ہی ہوتا ہے مگر مضاف کی صفت کا اعراب مضاف کے مطابق رہے گا۔

۳ ۔ مضاف کی تذکیر و تانیث پر بھی غور کرنا چاہیے تاکہ صفت اسی کے مطابق لکھی جا سکے نہ کہ مضاف الیہ کے مطابق۔

۴ ۔ اضافت سے چوں کہ اسم میں تخصیص و تعیین پیدا کرنی مقصود ہوتی ہے اس لیے اسماء کی اضافت عموماً معرفہ کی طرف کی جاتی ہے اس طرح وہ اسم نکرہ اضافت کے بعد معرفہ بن جاتا ہے لہٰذا اب اس کی صفت بھی معرفہ ہی لکھی جانی چاہیے۔

التمرین ۱۳

مضاف الیہ کی صفت

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :۔

(۱) ضوء المصباح الکهربائی ساطع۔

(۲) يكمل القمر فى وسط الشهر العربى۔

(۳) حزن الناس بموت عالم جليل ۔

(۴) نتيجة الامتحان السنوى حسنة ۔

(۵) خرّيجو المدارس العربية همهم الدين۔

(۶) بنيان الجامعة القومية شامخ۔

(۷) طلبة الكليات الانكليزية ملابسهم فاخرة۔

(۸) لكنؤ بلدة طيبة ذات حدائق جميلات ومنتزهات فسيحة ۔

(۹) مشورة الناصح الأمين لا تُرَدّ ۔

(۱۰) تتغرّد الطيور على غصون الأشجار الباسقة ۔

(۱۱) رؤية المناظر البهيجة يوَدّها الشعراء۔

(۱۲) كان سحبان من خطباء الدولة الأموية ۔

(۱۳) فلاح المجتمع البشرى فى اتباع دين الله

(۱۴) سياسة الحكومات الجمهورية تفسد على المرء دينه وخلقه۔

(۱۵) إن مسئلة الحياة الانسانية تعقدت اليوم۔

(۱۶) كأنّهم أعجاز نخل خاوية ، فهل ترى لهم من باقية ۔

عربی میں ترجمہ کیجئے :۔

(۱) عربی زبان کے قواعد زیادہ مشکل نہیں ہیں ۔

(۲) مگر ابتدائی درجوں کے طلبا اسے مشکل سمجھتے ہیں۔
(۳) جسمانی ورزش کے فائدے بہت ہیں۔
(۴) صفائی وستھرائی، پاکیزہ ذوق کی علامت ہے۔
(۵) عربی مدارس کے طلبا صفائی کا زیادہ خیال نہیں رکھتے۔
(۶) محنتی طلبا کی کامیابی سے مجھے بے حد خوشی ہوئی۔
(۷) مسلسل جدوجہد اور پیہم کوشش کے منافع بے شمار ہیں۔
(۸) برفستانی علاقے کے لوگ روئیں دار کھال پہنتے ہیں۔
(۹) یہ قالین ایک ایرانی تاجر کی دوکان سے خریدا گیا تھا۔
(۱۰) مغربی تہذیب کی تقلید ایک طرح کی لعنت ہے۔
(۱۱) عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم بے خبر نہیں ہیں۔
(۱۲) گمراہ قوموں کی تباہی کی داستان بڑی عجیب ہے۔
(۱۳) آج دنیا اسلامی قوانین کی برکت سے ناآشنا ہے۔
(۱۴) خلفائے راشدین کا عہد ایک مبارک وسعید عہد تھا۔
(۱۵) میٹھے چشمے کا پانی اور گھنے درخت کا سایہ بھی عجیب نعمت ہے۔

مضاف کی صفت

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:۔

(١) يسكن محمودٌ وأخوه الصغير في بيت صغير۔

(٢) أخي الأوسط أكبر من أخي الصغير بسنتين۔

(٣) النحلة لسعت الولد في أصبعه الوسطىٰ۔

(٤) انعقدت الحفلة في قاعة دار العلوم الواسعة۔

(٥) الكنغر كالأرنب رِجلاه الخلفيتان أطول من رجليه الأماميتين۔

(٦) لا اله إلاّ هو يحيى ويميت، ربّكم وربّ اٰباۤئكم الاولين۔

(٧) أفرأيتم ماكنتم تعبدون، أنتم وآباؤكم الأقدمون۔

(٨) نار الله الموقدة التي تطلع على الأفئدة۔

(٩) الوردة المفتحة تعطّر الهواء برائحتها الزكية۔

(١٠) البعوضة بلسعاتها المؤذية وطنينها المبغض تحرم المرء لذة الكرى۔

(١١) إن المذياع من مخترعات العصر الحديث العجيبة۔

(١٢) نظرية الاسلام السياسية غير نظرية الجمهورية والشيوعية

(١٣) كانت أحوال العرب الدينية كأحوالهم الاجتماعية فوضى بغير نظام۔

(١٤) الشمس قبل أن تشرق بضيائها الباهر ترسل من أشعتها الخفيفة المختلفة الألوان۔

(١٥) هلمّ بنا نخرج إلى بعض ضواحي البلد القريبة لنتمتّع بمنظرها الجميل و ننشق هواءها العليل۔

( ) وأنذر عشيرتك الأقربين واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنين۔

عربی میں ترجمہ کیجئے:-

(۱) اللہ کے نیک بندے راتوں کو جاگتے ہیں۔
(۲) فاطمہ اپنی درسی کتابوں کی بڑی حفاظت کرتی ہے۔
(۳) میرا چھوٹا بھائی درجہ سوم میں پڑھتا ہے۔
(۴) اسلم کا منجھلا بھائی ایک باکمال مقرر ہے۔
(۵) خالد گھر کی چھت سے گر پڑا، اور اس کا بایاں پاؤں ٹوٹ گیا۔
(۶) محمود کی سیاہ گائے بڑی دودھاری ہے۔
(۷) دارالعلوم کے چھوٹے طلباء اردو تقریر کی مشق کرتے ہیں۔
(۸) ہندوستان کے پریشان حال کسان بھوکوں مرتے ہیں۔
(۹) اُمراء اور اہلِ ثروت اپنی شاندار کوٹھیوں میں دادِ عیش دیتے ہیں۔
(۱۰) میری گھڑی کی چھوٹی سوئی نہ جانے کہاں گر گئی۔
(۱۱) جامع مسجد کا بلند منارہ دور سے نظر آتا ہے۔
(۱۲) شہر کی بڑی دوکانیں دس بجے کے بعد کھولی جاتی ہیں۔
(۱۳) میں نے ایک فاختہ شکار کی اور اُس کو اپنے بڑے تیز چاقو سے ذبح کیا۔
(۱۴) رمضان کا مبارک مہینہ اور اُس کے آخری دس دن خاص طور پر بڑے خیر و

برکت کے ہیں۔

(۱۵) اسلام کا اخلاقی نقطۂ نظر جمہوری واشتراکی نقطۂ نظر سے مختلف ہے۔

(۱۶) اسلام کی عادلانہ سیاست اور اس کا صالح نظام ہی انسانیت کو بچا سکتا ہے۔

(۱۷) انسان کا معاشی مسئلہ آج سب سے اہم مسئلہ بن گیا ہے۔

التمرین ۱۷

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:۔

(مصیر مدارس الهند العربية)

مدارس الهند العربية فی احتضار، تلفظ نفسها الأخير، فان لم يتداركها علماؤها العاملون، ورجالها المخلصون لسوف يقضی عليها، فمنها ما تعطلت ومنها ما اضطرب حبل نظامها الداخلی وتضعضع بنيانها، وذلك لاسباب:

فمن تلك الاسباب عدم حماية الدولة، ومنها قلة رغبة الناس فی العلوم الدينية، وترك الجمهور مساعدتها، ومنها بعض النقص فی منهاج الدرس، ونظامها التعليمی، ومنها أنّ الهند بعد ما خرجت من أيدی الانكليز الغلابة، ونالت حُرّيتها المرجوة ثم وقع فيها ما وقع من الاضطرابات الهائلة المؤلمة، اضطر كثير من المسلمين إلى أن يغادروا موطنهم القديم، وديارهم العزيزة، فحرمت المدارس من كثير من أولئك المتبرعين الذين كان يعنيهم تعليمها الدينی لعنايتهم بشئون المسلمين الدينية والخلقية۔

ولا أرى اليوم أن حكومة الهند اللادينية ستمتع بحمايتها

مدارسها الدينية، فعلى مسلمي الهند و محبي الدين خاصة أن يقوموا لها ويبذلوا في سبيلها جهدهم المستطاع، لعل الله يحدث بعد ذلك أمرًا.

والمدارس في أرجاء الهند الواسعة كثيرة تحتاج إلى تغيير وإصلاح كبير في نظام التعليم و منهاجها العقيم لو أتاح الله للقائمين بها إصلاحها، وما ذلك على الله بعزيز.

التمرين ١٨

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

ہندوستان کی اُردو زبان ایک ترقی یافتہ زبان ہے۔ ہندوستان کا ہر پڑھا لکھا اور اَن پڑھ فرد اس کو بولتا اور سمجھتا ہے۔ رہے اس کے علمی اور سیاسی مصطلحات تو اس کے سمجھنے والوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں، مگر آج وطن کی سیکولر (لادینی) حکومت اسے دیس نکالا دے رہی ہے۔

بعض لوگ اس کا جرم یہ بتاتے ہیں کہ اُردو مسلمانوں کی قومی زبان ہے، کیوں کہ اس میں بہت سے عربی و فارسی کے الفاظ پائے جاتے ہیں، اس کا فارسی رسم خط ہندی کے سنسکرت رسم خط سے میل نہیں کھاتا، اور یہ کہ اس سے مسلمانوں کی اسلامی ثقافت کی بُو آتی ہے جو ہندوستان کی قدیم تہذیب کی ضد ہے اور اس کی سیکولر حکومت کے منافی ہے۔

الدّرسُ الثّالث

صفت جملہ کی صورت میں

جملہ جس طرح مبتدا کی خبر ہوتا ہے اسی طرح وہ موصوف کی صفت بھی ہوا کرتا ہے، مبتدا و خبر اور موصوف وصفت کے درمیان جو فرق آپ کو پہلے حصہ میں بتایا گیا تھا کہ مبتدا معرفہ ہوتا ہے اور خبر نکرہ ہوتی ہے اور موصوف و صفت معرفہ ونکرہ میں ایک دوسرے کے مطابق ہوتے ہیں، اگر یہ فرق آپ کے ذہن میں ہو تو یہیں سے یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ جو جملہ کسی اسم نکرہ کے بعد لایا جائے وہ صفت بنے گا، کیوں کہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اور اس کے برعکس جو جملہ اسم معرفہ کے بعد آئے وہ یا تو حال ہوگا، یا خبر۔

	مبتدا	خبر		موصوف	صفت
(۱)	اَلْوَلَدُ	يَرْكَبُ الدَّرَّاجَةَ	(۲)	وَلَدٌ	يَرْكَبُ الدَّرَّاجَةَ

پہلی مثال میں اَلْوَلَدُ مبتدا ہے اور يَرْكَبُ الدَّرَّاجَةَ اس کی خبر اور دوسری مثال میں وَلَدٌ موصوف اور يَرْكَبُ الدَّرَّاجَةَ اس کی صفت ہے۔

نوٹ:۔ اوپر کی مثال میں اَلْوَلَدُ معرفہ، اور شروع میں ہونے کی وجہ سے مبتدا ہے اس لیے يَرْكَبُ اس کی خبر بن گیا ہے مگر کوئی ایسا اسم معرفہ جو شروع میں نہ ہو بلکہ وسط کلام میں ہو تو ایسے اسم کے بعد کا جملہ

حال ہوا کرتا ہے جیسے :-

ذوالحال فاعل　　حال

۱ــ جاءنی الولدُ یرکب الدراجۃ　(لڑکا میرے پاس سائیکل پر سوار ہوکر آیا)

فاعل وموصوف　　صفت

۲ــ جاءنی ولد یرکب الدراجۃ　(میرے پاس ایک ایسا لڑکا آیا جو سائیکل پر سوار ہوتا ہے)

اوپر کی چاروں مثالوں کے فرق کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے، اصل یہ ہے کہ بتدا اور ذوالحال دونوں ہی معرفہ ہوا کرتے ہیں اور ان کے مقابل میں خبر اور حال دونوں نکرہ ہوتے ہیں، اس لیے آپ نے دیکھا کہ جملہ (جو نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے) بتدا کے بعد خبر بن گیا اور ذوالحال کے بعد حال۔ مگر اس کے برعکس جب جملہ اسم نکرہ کے بعد آیا تو فوراً صفت ہوگیا اور یہ اس لیے کہ نکرہ کو آپ نہ تو یہاں بتدا بنا سکتے تھے اور نہ ذوالحال۔

موصوف وصفت کے درمیان تذکیر وتانیث اور واحد، تثنیہ، جمع میں مطابقت پیدا کرنے کے لیے وہی صورتیں اختیار کرنی چاہئیں جو بتدا وخبر کے سلسلہ میں درس نمبر ۱۳ حصہ اول میں بیان ہوچکی ہیں

اب رہا یہ سوال کہ موصوف اگر معرفہ ہوا ور اس کی صفت جملہ کی صورت میں لانا چاہیں تو موصوف وصفت کے درمیان مطابقت کی کیا صورت ہو جب کہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے موقع پر معرفہ کی صفت اسم موصول کے ذریعہ لانی چاہیے، جیسے :-

جاۤءَ الرّجل الّذی قتل الاسد (آیا وہ شخص جس نے شیر کو قتل کیا)
یہاں درحقیقت الرجل کی صفت الذی اسم موصول ہے، جو معرفہ ہے اور قتل الاسد صلہ ہے الذی کا۔ اس طرح اسم موصول وصلہ مل کر الرّجل کی صفت بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں جاۤءَ رَجُلٌ اَلّذِیْ قَتَلَ الْاَسَدَ کہنا صحیح نہ ہوگا، کیوں کہ رَجُلٌ نکرہ ہے اور اَلّذِیْ معرفہ ہے، یہ غلطی طلبا بہت کرتے ہیں اور ایسے ہی جَاءَ الرَّجُلُ قَتَلَ الْاَسَدَ بھی کہنا صحیح نہ ہوگا کیوں کہ قَتَلَ الْاَسَدَ یہاں نکرہ ہے اس لیے اَلرَّجُلُ کی صفت نہیں بن سکتا تا آں کہ قتل الاسد سے پہلے الذی کا اضافہ کریں۔

موصوف کی تذکیر وتانیث اور واحد، تثنیہ، جمع کے لحاظ سے اسم موصول وصلہ میں تبدیلی کرنی چاہیے تاکہ موصوف وصفت میں پوری مطابقت ہوسکے۔

التمرین ۱۹

اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:-

(۱) قطفت محمود زهرة رائحتها ذكية ولونها زاه۔
(۲) أنا أسكن فى قرية صغيرة تحيط بها الأنهار والحقول الخضراء۔
(۳) وحول قريتى أشجار عالية قطوفها دانية لامقطوعة ولا ممنوعة۔
(۴) شاهدت اليوم طفلا صغيرا يعبر الطريق فصدمته سيارة سريعة۔

(۵) جاء فی الیوم غلامان صغیران ینطقان بالعربیة الفصیحة۔

(٦) المدارس یقصدھا التلامیذ من کل ناحیة فیتلقون العلم علی أساتذة بررة۔ یھذبون نفوسھم و یثقفون عقولھم و یعوّدونھم مکارم الأخلاق۔

(۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "ماھلك امرؤ عرف قدره"

(۸) وقال صلی اللہ علیہ وسلم "رحم اللہ عبداً قال خیرا فغنم أو سکت فسلم"

(۹) اللھمّ إنی أعوذ بك من علم لا ینفع، ومن قلب لا یخشع، ومن نفس لا تشبع، ومن دعوة لا یستجاب لھا۔

(۱۰) قال اللہ تعالیٰ "قولٌ معروف ومغفرة خیر من صدقة یتبعھا أذی"

(۱۱) ضرب اللہ مثلاً کلمةً طیّبةً کشجرة طیّبة أصلھا ثابت وفرعھا فی السّماء۔

(۱۲) ومثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة اجتُثّت من فوق الأرض مالھا من قرار۔

(۱۳) إنّ الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت لھم جنّٰت تجری من تحتھا الانھٰر۔

(۱۴) مثل الذین ینفقون أموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبّة انبتت سبع سنابل فی کلّ سُنبلة مائة حبّة

(۱۵) مثل الّذین کفروا بربّھم أعمالھم کرمادِ اشتدّت بہ الریح فی یوم عاصف۔

(۱۶) مثل ماینفقون فی ھٰذہ الحیٰوۃ الدنیا کمثل ریح فیھا صرّ أصابت حرث قوم ظلمواْ أنفسھم فاھلکتہ، وما ظلمھم اللہ ولکن کانوا أنفسھم یظلمون۔

(۱۷) والذین کفروا أعمالھم کسراب بقیعۃ یحسبہُ الظمآن ماءً حتیٰ إذا جاءہ لم یجدہ شیئًا ووجد اللہ عندہ فوفّٰہ حسابہ، واللہ سریع الحساب۔ أوکظلمات فی بحر لجّیّ یغشٰہ موج من فوقہٖ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضھا فوق بعض

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

(۱) نفاذ خالد محمود کے باغ میں داخل ہوا اور اس نے کچھ ایسے پھول توڑ لیے جو ابھی کھلے نہیں تھے۔

(۲) محمود نے اسے اس بات سے منع کیا اور پھر اس نے اس کے لئے گلاب کا ایک ایسا کھلا ہوا پھول توڑ دیا جو بہت خوش رنگ تھا۔

(۳) میرا دوست ایک ایسے گاؤں میں رہتا ہے جس کے باشندے تعلیم یافتہ اور مہذب ہیں۔

(۴) گزشتہ شب ہم نے ایک جلسہ میں ایسے مقرر کو دیکھا جو اپنی تقریر سے لوگوں کے

دلوں کو مسحور کر رہا تھا۔

(۵) پولیس والوں نے ایک ایسے چور کو گرفتار کیا جو نقب زنی کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔

(۶) بمبئی سے جب ہم واپس ہوئے تو ایک ایسی گاڑی پر سوار ہوئے جو فی گھنٹے پچاس میل کی رفتار سے چل رہی تھی۔

(۷) بمبئی اسٹیشن پر ہم نے ایک ایسی گاڑی دیکھی جو جدید طرز پر بنائی گئی ہے۔

(۸) مخترعین نے اب ایک ایسے راکٹ ایجاد کرلئے ہیں جن کے ذریعہ چاند تک پہونچنا آسان ہوگیا ہے۔

(۹) کل رات زور کی ایک ایسی آندھی چلی جس نے بھاری اور بڑے بڑے درختوں کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔

(۱۰) آج ہم کچھ ایسے آدمیوں سے ملے جو اُردو زبان مطلق نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۱) میرے چچا نے ایک ایسا باغ خریدا ہے جو سال میں دو مرتبہ پھلتا ہے۔

(۱۲) ہم لوگوں نے رات کو ایک ایسی چیخ سُنی جس سے ہم اور ہمارے تمام ساتھی ڈر گئے۔

(۱۳) ہند کے مسلمان ایسے لیڈر کے محتاج ہیں جو اسلامی سیرت و کردار کے حامل ہوں۔

التمرین (۲۱)

اُردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(وصف المحطة)

جاءت برقية إلى أبي من صديق له كان قادما من سفره الميمون. فخرج أبي إلى المحطة ليستقبله واستصحبني معه فركبنا سيارة سارت بنا إلى المحطة بسرعة عظيمة. فما هي إلا دقائق حتى وصلت السيارة و وقفت في ساحة كبيرة واسعة الأرجاء بعيدة الأنحاء بها كثير من المراكب والسيارات، وأما مها بناء شامخ به غرفات كثيرة، وحجرات واسعة. فقال أبي هذه هي المحطة. فنزلنا من السيارة ومشى بي أبي إلى غرفة بها نوافذ عديدة وعلى كل نافذة منها رجل جالس يبيع التذاكر، فوقف بي أبي عند نافذة، واشترى تذكرتين للرصيف، وقال هذا مكتب التذاكر. ورأيت هناك غرفة أخرى تشابه الأولى هيئة وبناءً. ولكن لم يكن عندها ازدحام ولا بيع ولا شراء فسئلت أبي عنها فقال هذا مكتب الاستعلام

ثم قصدنا داخل المحطة فاذا نحن بباب عظيم من الحديد يدخل منه المسافرون ويخرجون، وبجانبه عامل يثقب التذاكر بمقراضه، ويرقب الغادين والرائحين، أخذ أبي بيدي وجاز معي الباب. ورأيت هناك فناءً فسيحًا يموج بالأناسي من مختلف الطبقات، فقال أبي هذا هو الرصيف وكانت بجوانبه مقاعد رُصفت بنسق وترتيب يجلس عليها المسافرون والمودعون فجلسنا على مقعد منها كان على قرب من المنظرة وأعجلني من رؤيتها قرب موعد القطار ثم جاء قطار يتهادىٰ فخف إليه المسافرون يتزاحمون ويتدافعون وقام أبي يلتمس صديقه

القادم، و يتصفّح الوجوه، ولكننا لم نجده، وبعد برهة قليلة لا تزيد على دقائق آذن القطار بالرحيل وصفر صفيرًا خفقت له قلوب المسافرين والمودّعين۔ ثم إن القطار غادر المكان وجدّ في السير۔ وكنا كذلك إذا رأيت مسافرًا يقدم إلينا فإذا هو ذلك القادم الذي جئنا لاستقباله فتعانق مع أبي ومسح هو على رأسي ففرحنا جدًّا ورجعنا إلى البيت۔

التمرين ۲۲

عربی میں ترجمہ کیجئے :۔

وصف المستشفیٰ

میرا ایک پڑوسی تھا جو کسی کارخانہ میں کام کرتا تھا، ایک مرتبہ وہ ایسا بیمار ہوا کہ اس کے گھر والے پریشان ہو گئے اور اس کی موت کا اندیشہ کرنے لگے۔ میں اس کی عیادت کے لیے گیا، میں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسے تنگ و تاریک کمرہ میں ہے جہاں ہوا اور روشنی نہیں آتی تھی، میں نے اس کے گھر والوں کو مشورہ دیا کہ اُسے کسی ایسے ہسپتال میں داخل کر دیں جہاں مناسب دیکھ بھال ہو سکے۔

ہسپتال ایک ایسی جگہ ہے جہاں صفائی کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ اس کی عمارت کے لیے ایسی جگہوں کا انتخاب کیا جاتا ہے جو بازار کے شور و شغب سے دور ہو۔ ہسپتال میں بہت سے ایسے کمرے ہوتے ہیں جہاں صحت کے اسباب مہیا ہوتے ہیں۔ مریضوں کے لیے ایسے کمرے تیار کیے جاتے ہیں جہاں روشنی اور ہوا کا گزر ہو سکے۔

اس کے اردگرد خوش نما پارک اور چمن ہوتے ہیں جن سے مریض کا جی بہلتا ہے اور اس کی صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ ہسپتالوں میں بڑے بڑے ایسے ماہر ڈاکٹر ہوتے ہیں جو مریضوں کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔ اس میں ایسے تیمار دار ہوتے ہیں، جو خاص کر ان کی خدمت پر مامور ہوتے ہیں وہ مریضوں کے پاس رات رات بھر جاگتے ہیں۔ ہسپتال ایک ایسی جگہ ہے جہاں سرجری کے آلات اور ہر قسم کی دوا ہر وقت موجود رہتی ہے۔

اُس مریض کے گھر والوں نے میرا مشورہ مانا، وہ اپنے مریض کو ایک ایسے ہسپتال میں لے گئے جو ان کے گھر سے قریب ہی تھا، ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ مریض صحت یاب ہو کر واپس آگیا، اس کے گھر والے بہت خوش ہوئے انھوں نے میرے مشورہ کا شکریہ ادا کیا اور مجھے دعائیں دیں۔ میں نے کہا کہ صحت و بیماری سب اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

التمرین (۲۳)

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:۔

(۱) یزرع الأرز فی الاراضی السهضبة التی تکثر فیها المیاه۔

(۲) الجبال حصون طبیعیة للبلاد التی تجاورها، ومنها تنحت الصخور والحجارة التی تستعمل فی البناء۔

(۳) أبلّ ابی من مرضه الشدید الذی أنهك قواه وأضنی جسمه۔

(۴) لاینبغی للعاقل أن یلتمس من الدنیا غیر الکفاف الذی یدفع به الأذی عن نفسه۔

(۵) الکریم یری الموت أھون من الحاجة التی تحوج صاحبھا إلی المسئلة لاسیما مسألة الأشحّاء۔

(۶) واشکر لمعلمك الذی یعنی بتعلیمك ویتعب فی تأدیبك لتصیر نافعًا لأمتك وخادمًا لدینك، وطنك الذی فیه نشأت وترعرعت۔

(۷) أفرأیتم الماء الذی تشربون۔ أأنتم أنزلتموہ من المزن أم نحن المنزلون۔

(۸) أفرأیتم النار التی تؤرون، أأنتم أنشأتم شجرتھا أم نحن المنشئون۔

(۹) لقد تاب اللہ علی النبی والمھاجرین والأنصار الذین اتبعوہ فی ساعة العسرة۔

(۱۰) فالذین اٰمنوا به وعزّروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی أنزل معه أولئك ھم المفلحون۔

(۱۱) فأنذرتکم نارًا تلظّی لا یصلٰھا إلّا الأشقی الذی کذّب وتولّٰی وسیجنّبھا الأتقی الذی یؤتی ماله یتزکّٰی۔

(۱۲) قل أذلك خیر أم جنّة الخلد التی وعد المتّقون، کانت لھم جزاءً ومصیرًا۔

(۱۳) وما نقموا منھم إلّا أن یؤمنوا باللہ العزیز الحمید الذی له ملك السمٰوٰت والأرض۔

(۱۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم "إنھا ستکون بعدی أثرة

وأمور تنكرونها" قالوا يارسول الله كيف تأمرنا؟ قال: "تؤدون الحق الذى عليكم وتسألون الله الذى لكم"

عربی میں ترجمہ کیجئے:-

(۱) وہ طلباء جو محنت سے جی چُراتے ہیں، اکثر امتحانات میں ناکام ہوتے ہیں۔
(۲) آج کے جلسہ میں ان طلباء کے درمیان انعامات تقسیم کیے جائیں گے جو امتحان سالانہ میں اول آئے ہیں۔
(۳) چھوٹے بچے بہت سی ایسی حرکتیں کرتے ہیں جن کے معنی سمجھنا دشوار ہے۔
(۴) محمود نے اپنی وہ جائداد جو وراثت میں پائی تھی سستے داموں بیچ دی۔
(۵) کل آپ جس ٹرین سے آئے اسی میں مَیں بھی سفر کر رہا تھا، مگر راستہ بھر ہم میں سے کسی نے ایک دوسرے کو نہ دیکھا۔
(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے موقع پر جس غار میں پناہ لی تھی، وہ غار ثور کہلاتا ہے۔
(۷) اور وہ غار جس میں نبوّت سے پہلے آپؐ عبادت کیا کرتے تھے غار حرا کے نام سے موسوم ہے۔
(۸) وہ دریا جس میں فرعون غرق کیا گیا بحر احمر ہے لیکن کچھ لوگ غلطی سے اُسے دریائے نیل سمجھتے ہیں۔
(۹) وہ جگہ جہاں دریائے گنگا اور جمنا باہم ملتے ہیں ہندوؤں کے نزدیک متبرک

مقام ہے۔

(۱۰) جو جہاز کل تجارتی سامان لے کر بمبئی سے روانہ ہوا تھا راستہ میں ڈوب گیا۔

(۱۱) انھیں حقارت سے نہ دیکھو یہ وہ لوگ ہیں جن پر اسلامی ہند کی تاریخ آئندہ فخر کرے گی۔

التمرین ۲۵

الفاظ کی صحیح ترتیب قائم کیجئے، پھر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے:۔

(۱) الطبيب۔ تدخله۔ البيت۔ لايدخله۔ الشمس۔ الذی۔

(۲) أُصيب۔ علی۔ لاتقس۔ فی ماله۔ رجل۔ أوأهله وعياله۔

(۳) الشباك۔ تجلسون۔ الهواء الفاسد۔ يصرف الذی من الحجرات۔

(۴) يضركم، فيها اوتنامون۔ التی لايها بون۔ عليها۔ التلاميذ۔ فی القرأة۔ الامتحان۔ الذين يجتهدون۔ ويواظبون۔

(۵) شكرنا۔ جمعت كثيرًا۔ لأساتذتنا الكرام۔ الفرصة السعيدة۔ الذين من الاخوان وذوی الفضل۔ أتاحوالناتلك۔ التی۔

(۶) إن الكعبة۔ إبراهيم وإسمٰعيل"عليهما الصلٰوة والسّلام"۔ صنمًا۔ التی لعبادة الله وحده۔ ثلثُ مائةٍ وستون بناها۔ فيها۔ كان۔

التمرین ۲۶

(۱) پانچ جملے ایسے لکھئے جن میں "جملہ" کسی اسم نکرہ کی صفت ہو۔

(۲) پانچ جملے ایسے لکھیے جن میں کسی اسم معرفہ کی صفت "جملہ" ہو۔

الدّرسُ الرّابع

(مفاعیل خمسہ)

علمارِ نحو مفعول کو پانچ قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ مفعول[1] بہ[لہ] مفعول مطلق[2]، مفعول لہٗ[3]، مفعول فیہ[4] اور مفعول معٗہ، ان سب کی مفصل بحث صرف ونحو کی کتابوں میں آپ پڑھ چکے ہوں گے۔ تاہم ان میں سے مفعول مطلق، مفعول لہٗ اور مفعول فیہ کے متعلق چند باتیں آپ کے ذہن میں پھر سے تازہ کرنا چاہتے ہیں۔

مفعول مطلق:۔ اس اسم مصدر کو کہتے ہیں جو اپنے کسی مشتق فعل کے بعد کلام میں تاکید (زور) یا عدد یا نوعیت بیان کرنے کے لیے لایا جائے، دوسرے لفظوں میں مفعول مطلق اپنے ہی فعل کا مصدر ہوتا ہے جو بعد میں مذکورہ بالا اغراض میں سے کسی ایک غرض کے لیے لایا جاتا ہے جیسے:۔

جری محمودٌ جریا (محمود دوڑا واقعی دوڑنا) وثب القط وثوب الأسد

لہ مفعول بہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ زیدٌ الحمارَ اس کی مشق وتمرین شروع کتاب سے ہوتی آئی ہے اور کافی ہو چکی ہے۔ رہا مفعول معہٗ تو اس کا استعمال بہت کم ہوتا ہے اس مفعول سے پہلے واو معیت لکھا جاتا ہے جیسے اذھب والشارعَ الجدیدَ (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلے جاؤ یعنی دائیں بائیں نہ مڑنا) اور جیسے جاء زیدٌ والکُتُبَ (زید کتابوں کے ساتھ یا کتابیں لے کر آیا)۔

(بلّی شیر کی طرح جھپٹی) اُکل الولد اکلتین (لڑکے نے دو مرتبہ کھایا)

اوپر کی تعریف اور مثالوں سے یہ امر واضح ہوا کہ مفعول مطلق کا استعمال تین معنوں میں ہوتا ہے۔ تاکید[۱]، نوعیت[۲]، اور عدد[۳]۔

پہلی مثال تاکید کی ہے جری محمودٌ میں مخاطب کے لیے اس شبہ کا امکان تھا کہ محمود دوڑا نہیں بلکہ تیز چل کر آیا ہے جسے الجری سے تعبیر کیا گیا ہے مگر جریًا کے اضافہ سے اس شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی بلکہ حقیقی دوڑنا متعین ہو جاتا ہے۔ تاکید کا ترجمہ عمومًا "بہت زیادہ" "خوب" "اچھی طرح" واقعی وغیرہ کے الفاظ سے کیا جاتا ہے مگر جہاں اس کا موقع نہ ہو صرف فعل کے ترجمہ پر اکتفا کیا جائے ہر جگہ "بہت زیادہ" "خوب" وغیرہ لکھنے کی ضرورت نہیں، اس میں دراصل مضمون جملہ کی تاکید ہوتی ہے

۲ دوسری مثال نوعیت کی ہے وثب القط سے صرف یہ سمجھا جاتا ہے کہ "بلّی جھپٹی" مگر وثوب الاسد بڑھانے سے ایک نئے معنیٰ کا اضافہ ہوتا ہے اور وہ یہ کہ "بلّی" ــــ شیر کی طرح ــــ جھپٹی۔

۳ تیسری مثال عدد کی ہے، اس میں اُکلتین بڑھانے سے جس نئے معنیٰ کا اضافہ ہوتا ہے، وہ یہ کہ کھانے کا کام دو مرتبہ ہوا۔

مفعول مطلق جیسا کہ ہم نے ابھی بتایا کہ اپنے ہی فعل کا مصدر ہوتا ہے لیکن کبھی خود مصدر مستعمل نہیں ہوتا بلکہ کوئی دوسرا اس مصدر کا قائم مقام بن کر آتا ہے جسے مفعول مطلق کا نام دے دیا جاتا ہے۔ قائم مقام ہونے کی وجہ سے وہ بھی منصوب ہی ہوتا ہے، ذیل میں اس کی صورتیں درج کی

جاتی ہیں:۔

(۱) اس مصدر کا کوئی مرادف لفظ جیسے:۔ جلس محمودٌ قعودًا

(۲) اس مصدر کی کوئی صفت جیسے:۔ جری محمود سریعًا (یعنی جریًا سریعًا)

(۳) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کی نوعیت پر دلالت کرے، جیسے:۔ رجع الجیش القهقریٰ (یعنی رجوع القهقری)

(۴) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کے کسی عدد پر دلالت کرے، جیسے نأکل فی الیوم مرتین (یعنی أکلتین)

(۵) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کے کسی آلہ پر دلالت کرے، جیسے ضرب الولدُ الحصانَ سوطًا (ضربًا بالسوط)

(۶) لفظ "کل" جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے أقبل التلمیذ علی القراءة کلّ الاقبال۔

(۷) لفظ "بعض" جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے:۔ اجتهد محمودٌ بعضَ الاجتهاد۔

(۸) اسم اشارہ جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو، جیسے أحسنت إلیه ذلك الاحسان۔

(۹) اسم ضمیر جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو، جیسے أکرمته إکرامًا لا أکرمُهُ أحدًا۔

التمرين (۲۷)

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(۱) العصافير تشقشق على الأشجار الباسقة شقشقة وتغرد عليها الطيور تغريداً احسناً۔

(۲) الصلّ حية خبيثة داهية قد تلدغ الانسان لدغا فتسقيه كأس الردى.

(۳) الدبابة من الآلات الحربية الجديدة تزحف على الأرض زحف السلحفات فلا يعوقها وهاد ولا هضاب۔

(۴) أرض الهند الشمالية تكثر فيها الأمطار كثرة لا يقاس بها قياسا فى أرض لا تجود عليها السماء إلا قليلا۔

(۵) تثور البراكين فى بعض الجهات ثورانا شديدًا فتهدم المنازل هدما وتدك المبانى دكّا وتقذف النيران قذفا مستمرًّا.

(۶) رأيت فتى مكمل الشباب قد داسته سيارة مُسرعة فصرخ صرخة عالية أحدثت فى النفوس هلعاً۔

(۷) أمطرت السماء مطرا غزيراً سالت به الأودية والشوارع وامتلأت الحفر والآبار امتلاءً وفاضت الأنهار فيضانا عظيما فطمّ الوادى على القرى وبلغ السيلُ الزّبى وجعل الناس يخافون على أنفسهم وأموالهم خوفًا شديدًا۔

(۸) من اراد الآخرة وسعىٰ لها سعيها وهو مؤمن فأولٰئك كان سعيهم مشكورًا۔

(۹) من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه، فمنهم من قضىٰ نحبه ومنهم من ينتظر، وما بدّلوا تبديلاً۔

(۱۰) واذا أردنا ان نهلك قرية أمرنا مترفيها ففسقوا فيها فحق عليها القول فدمرناها تدميرًا۔

(۱۱) ولقد أتوا على القرية التى أمطرت مطر السّوء أفلم يكونوا يرونها بل كانوا لا يرجون نشورًا۔

(۱۲) ويسئلونك عن الجبال فقل ينسفها ربّى نسفا فيذرها قاعًا صفصفًا لا ترىٰ فيها عوجا ولا أمتًا۔

(۱۳) اذ جاؤكم من فوقكم ومن أسفل منكم واذ زاغت الأبصار وبلغت القلوب الحناجر وتظنون بالله الظنونا۔ هنالك ابتلى المؤمنون وزلزلوا زلزالاً شديدًا۔

(۱۴) فلا وربّك لا يؤمنون حتىٰ يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا فى أنفسهم حرجًا ممّا قضيت ويسلموا تسليمًا۔

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

کل رات خوب بارش ہوئی، کھیت اور تالاب سب بھر گئے۔ کسان خوش خوش

نظر آنے لگے۔

(۲) اس سال ہمارے مدرسہ میں ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا، میں نے اس میں دو تقریریں کیں۔ ایک اُردو میں اور دوسری عربی میں۔

(۳) آج رات کو دس بجے کسی نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا مگر جب ہم باہر نکلے تو کوئی نہیں تھا

(۴) ایک دفعہ ہم شکار میں گئے، جیسے ہی ہم جنگل میں پہونچے ہمارے سامنے سے ایک ہرن تیزی کے ساتھ بھاگا، میں نے ایک فائر کیا اور بس وہ زمین پر ڈھیر تھا۔

(۵) بچھو ایک موذی جانور ہے، ہے تو ذرا سا مگر کسی کو ڈنک مارتا ہے تو بے چین ہی کر دیتا ہے پھر وہ بے چارہ سانپ کے ڈسے ہوئے آدمی کی طرح تڑپتا ہے اور کسی طرح قرار نہیں پاتا۔

(۶) ہوائی جہاز پرندوں کی طرح ہوا میں اُڑتا ہے، چیل کی طرح فضا میں منڈلاتا ہے، دشمنوں کے ملک پر بم برساتا ہے اور آن کی آن میں اس کو جلا کر خاکستر کر دیتا ہے۔

(۷) مغربی قومیں دشمنوں کے ملک پر خونخوار بھیڑیوں کی طرح حملہ کرتی ہیں، بوڑھے، بچے اور کمزور سب کو ایک طرف سے ختم کرتی جاتی ہیں اور ان میں سے کسی کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتیں۔

(۸) یہ ہیں وہ لوگ جو اسلام پر خونخواری کا الزام رکھتے ہیں، اور دل میں ذرا نہیں شرماتے۔

(۹) جس نے کہا ہے سچ کہا ہے کہ آج کا انسان پرندوں کی طرح ہوا میں اُڑنے لگا ،

مچھلیوں کی طرح پانی میں تیرنے لگا، مگر انسان کی طرح اس کو زمین پر چلنا نہ آیا۔

(۱۰) مغرب کے مقلدین، مغربی تہذیب کے بڑے دلدادہ ہیں، ان کی عورتیں بھی مغربی قوموں کا لباس پہننے لگیں ـــــ کوّا چلا ہنس کی چال، اپنی چال بھول گیا۔

التمرین ۲۹

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(۱) عُنِیَ أبی أعظم عنایة بتعلیمی ونشأنی أحسن تنشئة وزوّدنی بکثیر من نصائحه الثمینة۔

(۲) مرضت أنا ثلاثا، کلما مرضت خافت علیّ أمی شدیدًا وفاضت عیناها دموعًا۔

(۳) ضرب الولد القاسی کلبه بعصًا فغضب الکلب أشد الغضب و عضه بأنیابه الحادة عضًا أسال منه الدم۔

(۴) "الریاضة البدنیة تزید الأعصاب والعضلات قوة فعلی الانسان أن یعنی بها کل العنایة، ویحسن به أن یمشی فی الحقول الخضراء کثیرًا وأن یسبح فی الأنهار عوما۔ وان یمتطئ صهوات الخیل رکوبا، وأن یشتغل فی حدیقته او فی الزراعة ثلاثا او مرتین فی الأسبوع"۔

(۵) احبب حبیبك هونا ما، عسی أن یکون بغیضك یوما ما، وابغض بغیضك هونا ما، عسیٰ أن یکون حبیبك یوما ما۔

(۶) وجاء فی صفة النبیّ صلی اللّٰہ علیه وسلم أنه کان فخما مُفخّمًا. یتلألأ وجهه تلألؤ القمر لیلة البدر، واذا زال قلعا، یخطو تکفیًا و یمشی هونا۔

(۷) وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض هونا واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما۔

(۸) یاأیها الذین اٰمنوا لیستأذنکم الذین ملکت أیمانکم والذین لم یبلغوا الحلُم منکم ثلث مرات۔

(۹) فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم تحیّة من عند اللّٰه مبارکة طیّبة۔

(۱۰) و قضینا إلی بنی اسرائیل فی الکتٰب لتفسدن فی الارض مرّتین ولتعلن علوّا کبیرًا۔

(۱۱) لا تجعل یدك مغلولة إلی عنقك ولا تبسطها کل البسط فتقعد ملومًا محسورًا۔

(۱۲) ولن تستطیعوا أن تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل فتذروها کالمعلقة۔

(۱۳) نحن نقصّ علیك أحسن القصص بما أوحینا إلیك هٰذا القراٰن، وإن کنت من قبله لمن الغافلین۔

(۱۴) قال اللّٰه إنی منزّلها علیکم فمن یکفر بعد منکم فانّی أعذّبه عذابًا لا أعذّبه أحدا من العالمین۔

(١٥) قل من ينجّيكم من ظلمٰت البر والبحر تدعونه تضرّعا وخفية لئن أنجانا من هٰذه لنكونن من الشاكرين۔

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

(١) آپ کا گرامی نامہ ملا، مجھے حد درجہ مسرت ہوئی، میں نے کئی بار اسے پڑھا اور ہر بار ایک نئی مسرت حاصل ہوئی۔

(٢) آج کل میں لکھنے پڑھنے میں بہت زیادہ مشغول ہوں اور اس میں پوری محنت صرف کر رہا ہوں۔

(٣) میرے استاد مجھ سے حد درجہ محبّت کرتے ہیں۔ میں بھی ان کا اتنا احترام کرتا ہوں کہ اتنا احترام کسی دوسرے کا نہیں کرتا۔

(٤) محمود نے ایک مرتبہ اپنے گھر آنے کی دعوت دی، پھر اس نے وہ اصرار کیا کہ بس۔

(٥) حامد اپنے ساتھیوں کو رات بھر اچھے قصّے سناتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، پھر وہ سب فجر پڑھ کر ایسے سوئے کہ دوپہر ہوگئی۔

(٦) کسی ایسے باپ کے لئے، جس کے کئی بیٹے ہوں مناسب نہیں کہ وہ اپنے کسی ایک ہی بیٹے کی طرف پورے طور پر مائل ہو جائے۔

(٧) میرے گھر کی دیوار پر دو چور چڑھ آئے، کچھ نیند میں سو چکا تھا۔ جلد ہی آنکھ کھل گئی میں نے اپنی بندوق سنبھال لی اور ہوا میں دو فائر کئے۔ فائر کی آواز سے وہ کچھ ایسے بدحواس ہوئے کہ اپنے اسلحہ بھی چھوڑ بھاگے۔

(۸) ہم نے ایک ماہر شکاری کو دیکھا کہ اس نے ایک نیل گائے کو ایک ایسا تیر مارا جو سینے کو چھید کر پار نکل گیا۔

(۹) ہم لوگ دن میں صرف دو مرتبہ کھاتے ہیں مگر چھوٹے بچّے دن بھر میں کئی مرتبہ کھاتے ہیں۔

(۱۰) یہی وہ زمانہ ہے کہ میرے والد نے وفات پائی، وہ سخت بیمار ہوئے میں نے علاج میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی، پوری کوشش صرف کر دی کہ کسی طرح شفایاب ہو جائیں، ایک مرتبہ افاقہ ہوا تو ہم لوگوں کو ان کی صحت کی کچھ کچھ توقع ہو چلی، مگر اس کے بعد پھر مرض بہت شدید ہو گیا اور وہ اس سے جانبر نہ ہو سکے۔

(۱۱) ایک مرتبہ میں ایک شدید خطرہ سے دوچار ہوا، میں نے دیکھا کہ ایک دیوہیکل ڈاکو ایک تاجر کو قتل کرنے کی فکر میں لگا ہوا ہے، تاجر زور زور سے چیخ رہا تھا، میں اس کی مدد کے لیے دوڑا، ڈاکو نے پہلے مجھے ایک کڑی نظر سے دیکھا، پھر شیر کی طرح گرجا، بادل کی طرح کڑکا اور یک بارگی مجھ پر ٹوٹ پڑا۔ میں نے اسے ایک زور کا دھکّا دیا، پھر ایک گھونسہ رسید کیا، وہ کچھ پیچھے ہٹا، پھر میری طرف بڑھا، اب وہ مجھے بھی قتل کرنا چاہتا تھا، اس نے خنجر نکال لیا، میں نے بھی اپنی تلوار کھینچ لی، تلوار بجلی کی طرح چمکی اور ایک ہی وار میں اسکا کام تمام ہو گیا، دیکھا تو وہ خون میں لت پت ہے، تاجر نے میرا ہاتھ چوم لیا، میں نے اللہ کا بڑا شکر ادا کیا کہ اس نے ایک بڑے دشمن سے نجات بخشی۔

الدّرسُ الخامِسُ

مفعول لہٗ

مفعول لہٗ ایک ایسا اسم منصوب ہے جو فعل کے وقوع کا سبب و علت بتاتا ہے جیسے سَافَرَ مَحْمُودٌ طَلَبًا لِلْعِلْمِ (محمود نے طلب علم کے لیے سفر کیا) تصدقت علے الفقراء أملاً فی الثواب (میں نے محتاجوں پر ثواب کی اُمید میں صدقہ کیا)۔

علت بیان کرنے کے لیے عربی میں دو طریقے ہیں، ایک مفعول لہٗ جیسے اوپر کی مثال میں، دوسرے یہ کہ لام سببیہ کے ذریعے فعل کے وقوع کی علت بیان کی جائے جیسے سافرت لطلب العلم یا لأن أطلب العلم یا لأطلب العلم، جہاں مفعول لہٗ کا موقع نہ ہو وہاں ضروری ہو جاتا ہے کہ اسی لام سببیہ کے ذریعہ علت بیان کی جائے۔

مفعول لہٗ اسم مصدر ہوتا ہے اور منصوب ہوتا ہے۔ کسی اسم کو مفعول لہٗ بنانے کے لئے حسب ذیل امور کا لحاظ کیا جانا ضروری ہے۔

۱۔ (۱) سب سے پہلے یہ کہ وہ مصدر ہو (۲) دوسرے یہ کہ وہ علت ہی بیان کرنے کے لیے لایا گیا ہو (۳) تیسرے یہ کہ فعل اور اس مصدر کے حدث (وقوع) کا زمانہ ایک ہو (۴) چوتھے یہ کہ فعل اور اس مصدر کا فاعل ایک ہو ——— یہ چاروں شرطیں بیک وقت پائی

جانی چاہئیں، ورنہ ان شرطوں میں سے ایک بھی اگر مفقود ہو جائے تو وہ اسم، مفعول لہٗ نہیں بن سکتا، ایسی صورت میں لام سببیہ ہی علت بیان کرنے کے لیے لایا جاتا ہے، جیساکہ ہم ابھی اوپر بتا چکے ہیں حسب ذیل مثالوں پر غور کیجئے :۔

۱ ۔ جئتك للكتب — یہاں پہلی شرط (یعنی مصدریت) مفقود ہے۔

۲ ۔ جئتك ركوبًا — یہاں دوسری شرط (یعنی تعلیل) مفقود ہے اگرچہ رکوبًا مصدر ہے۔

۳ ۔ جئتك للسفر غدًا — یہاں تیسری شرط (اتحاد زمانہ) مفقود ہے اگرچہ مصدریت و تعلیل پائی جاتی ہے۔

۴ ۔ جئتك لأمرك إياي — یہاں چوتھی شرط (یعنی اتحاد فاعل) مفقود ہے کیوں کہ جئتک کا فاعل (ت) ضمیر متکلم ہے اور مصدر کا فاعل (ک) ضمیر مخاطب ہے۔

التمرین ۳۱

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :۔

نوٹ :۔ جس اسم پر لام سببیہ (جو حرف جار ہوتا ہے) داخل ہو جائے تو نحو کی اصطلاح میں اُسے "مفعول لہٗ" نہیں کہتے بلکہ جار مجرور سے مل کر فعل کے متعلق ہو جاتا ہے۔

(۱) اذا أتت من صديقك زلة فتجاوز عن هفوته ابقاءً على مودته و رغبة فى إصلاحه.

(۲) الجبان إذا رأى ذعراً طار لبه فزعا و وجبت نفسه هلعا وكاد يهلك جزعًا.

(۳) لاتؤخر عمل اليوم الى غد اعتماداً على نفسك وثقه بقدرتك ، و اتكالا على صحتك.

(۴) لاتبذر مالك ولاتعبث به عبثا مجاورة للأغنياء فى ملابسهم الانيقة و قصورهم الشامخة

(۵) و من الناس من يوغل فى نفقات العرس والزينة حبا فى الظهور الكاذب. وذلك قد أدى بكثير من البيوت العامرة إلى الخراب

(۶) المجدّون تمنحهم الحكومات أوسمة وجوائز اعترافًا بفضلهم وحثا لغيرهم على الاقتداء بهم.

(۷) لابدّ للناجحين من الطلبة أن يكافئوا بالجوائز تشجيعا لهم و تشويقا للآخرين.

(۸) يخرج الناس الى شواطئ الأنهار والحقول الخضراء ترويحا لأنفسهم عن عناء الأشغال ويهرعون إلى الأشجار الباسقة ليتمتعوا بظلها الظليل وهوائها العليل. فاذاهبت عليهم الريح ترى أغصانها تهتز فرحا و أوراقها تصفق طربا، والزروع تتمايل أفنانها عجبا تمايل النشوان، فيكون منظرًا بهيجًا.

(٩) لاتقتلوا أولادكم خشية إملاق، نحن نرزقهم وإياكم، إن قتلهم كان خطأً كبيرًا۔

(١٠) قد خسر الذين قتلوا أولادهم سفهًا بغير علم وحرّموا مارزقهم الله افتراءً على الله قد ضلّوا وما كانوا مهتدين۔

(١١) قل لوكنتم تملكون خزائن رحمة ربّي، اذاً لأمسكتم خشية الانفاق، وكان الانسان قتورًا۔

(١٢) و مثل الذين ينفقون أموالهم ابتغاء مرضات الله وتثبيتا من أنفسهم كمثل جنة بربوة أصابها وابل فاتت أكلها ضعفين، فان لم يصبها وابل فطلّ، والله بما تعملون بصيرٌ۔

(١٣) فلعلك باخع نفسك على اٰثارهم ان لم يؤمنوا بهٰذا الحديث أسفًا۔

(١٤) تتجافىٰ جنوبهم عن المضاجع يدعون ربّهم خوفا وطمعا، و ممّا رزقنٰهم ينفقون۔ فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرّة أعين، جزاء بما كانوا يعملون۔

التمرين (٣٢)

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

(١) جب اس نے اپنی کامیابی کی خبر سُنی تو مارے خوشی کے اُس کا چہرہ گُلاب سا کِھل گیا۔

(۲) محمود کو میں نے جب اس کے قصور پر سرزنش کی تو شرم سے اُس نے اپنی گردن جھکالی۔

(۳) تھانہ دار نے جب مجرم کو ڈانٹنا شروع کیا تو ڈر کی وجہ سے اس کے چہرہ پر ہوائیاں اُڑنے لگیں۔

(۴) مجرمین کی سرکوبی کے لیے تادیبی کارروائی ضروری ہے، قصاص کی بھی یہی مصلحت ہے۔

(۵) راحت پسندی کی خاطر اپنے عزیز وقت کو ضائع نہ کرو، وقت بڑی قیمتی شے ہے۔

(۶) جب کسی مریض کے پاس اُس کی عیادت کے لیے جاؤ تو زیادہ دیر تک مت بیٹھو، مبادا وہ اُکتا جائے۔

(۷) اہلِ ثروت نام ونمود کی خاطر بے دریغ دولت صرف کرتے ہیں اور پانی کی طرح روپے بہاتے ہیں۔

(۸) عرب سخاوت میں بہت مشہور تھے، اپنے مہمانوں کی ضیافت میں (کے لیے) اپنی سواری کے اونٹ تک ذبح کر ڈالتے تھے

(۹) مگر عربوں میں دوسری طرف کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو فقر کے ڈر سے بچوں کو مار ڈالتے تھے اور اس سے بھی بڑھ کر ان کی قساوت یہ تھی کہ لڑکیوں کو عار کی وجہ سے زندہ درگور کر دیتے تھے۔

(۱۰) وہ صحابہ کرام ہی تھے جنھوں نے اعلاء کلمۂ حق کی خاطر اور دین کی سربلندی کے لیئے اپنی جانیں قربان کر دیں۔

الدّرسُ السّادسُ

مفعول فیہ

(ظرف زمان وظرف مکان)

مفعول فیہ:۔ وہ اسم منصوب ہے جس سے کسی فعل کے وقوع کا وقت یا جگہ معلوم ہو جیسے جَلَسْتُ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ (میں درخت کے نیچے بیٹھا) اور سرتُ لیلاً (میں رات کے وقت چلا) ان مثالوں میں "تحت" اور "لیلاً" مفعول فیہ ہیں۔

مفعول فیہ درحقیقت ظرف زمان وظرف مکان کا دوسرا نام ہے، ظرف زمان سے مُراد وقت اور زمانہ ہے اور ظرف مکان سے جگہ اور مقام ——— پس ہر وہ وقت (زمان) اور ہر وہ جگہ (مکان) جس میں کسی فعل کے وقوع کا ذکر ہو، نحو کی اصطلاح میں مفعول فیہ کہلاتا ہے بشرطیکہ اس سے پہلے حرف جار نہ ہو جیسے اوپر کی دوسری مثال میں لَیْلاً مفعول فیہ ہے مگر سرتُ فی اللّیْل میں اللّیْل کو مفعول فیہ نہیں کہتے۔

ظرف زمان:۔ خواہ مختص ومعین ہو، خواہ مبہم اور غیر معین ہو دونوں صورتوں میں ظرفیت کی بنا پر مفعول فیہ بن سکتا ہے، جیسے سافرت یومَ الخمیس ——— مگر ظرف مکان کے صرف وہی اسماء

مفعول فیہ بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں جن کا شمار ظروف مُبہمہ میں ہوتا ہے، جیسے اسمارِ جہات ستہ (فوق، تحت، قدام، خلف، یمینا، شمالا) اور اسمائے مساحت جیسے (فرسخًا، میلاً، بریدًا وغیرہ) اسی طرح اسمار ظروف مشتق جیسے ذھبتُ مذھبَ خالدٍ اور جلستُ مجلسَ الأُستاذِ وغیرہ مگر اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کا عامل خود اسی مادہ سے ہو، جیسے مذکورہ دونوں مثالوں میں، اس کے برعکس مثلاً ذھبتُ مجلس الأُستاذ کہنا درست نہیں کیوں کہ مجلس کا عامل (ذھبتُ) اس مادہ سے نہیں ہے۔

رہے ظرف مکان کے وہ اسمأ جن سے کوئی محدود و مخصوص جگہ مراد ہو جیسے مسجد، مدرسہ، گھر، بازار، شہر وغیرہ تو ظرفیت کی بنا پر یہ منصوب نہیں ہو سکتے اور نہ ان کا نام مفعول فیہ رکھا جا سکتا ہے، بلکہ ان کے پہلے حرف ظرفیت "فی" کا لانا ضروری ہوتا ہے جیسے:۔ صلّیتُ فی المسجد، أقمت فی السّوق اور جلستُ فی الدار وغیرہ، اس کے برخلاف صلّیتُ المسجدَ، أقمت السُّوقَ اور جلستُ الدارَ صحیح نہیں ہے، ہاں البتہ دخلتُ کے باب میں کثرت استعمال کی وجہ سے توسعًا یہ بات جائز رکھی گئی ہے کہ اس کا استعمال "فی" اور فی کے بغیر دونوں طرح صحیح ہے، جیسے دخلت فی المسجد وفی الدار اور دخلت المسجد، والدار وغیرہ۔

ذیل میں چند اسمأ ظروف لکھے جاتے ہیں انھیں زبانی یا لکھ کر جملوں

میں استعمال کریں۔

لیلاً، نہاداً، ساعةً، سنةً، شهراً، أسبوعًا، دقيقةً، صباحًا، مساءً، فجرًا، ضحًى، غدوةً، عشيةً، بكرةً، أصيلاً ظهراً، عشاءً، عصرًا، ظهيرةً، أمس، غداً، برهةً، هنيهةً، زمنًا، حينًا، عامًا، دهرًا، أبدًا، دائمًا، قطّ، عوض، أوّل، قبلُ، بعدُ، تحتُ، خلفُ، أمام، وداء، تلقاء، تجاه، ازاء، حذاء، يمينًا، شمالاً۔

خط کشیدہ الفاظ جن کا شمار ظروف مبہم میں ہوتا ہے، کسی اسم کی طرف مضاف ہوکر استعمال ہوتے اور منصوب پڑھے جاتے ہیں، مگر کبھی ان کا مضاف محذوف ہوتا ہے اور دل میں مقصود ہوتا ہے، ایسی صورت میں یہ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں جیسے لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ لیکن اگر مضاف الیہ محذوف نہ ہو یا محذوف ہو مگر دل میں مقصود نہ ہو، تو دونوں صورتوں میں معرب پڑھے جاتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں، جیسے جلستُ فوقَ الکرسی اور جئتُ اولاً یا افعل هٰذا اوّلاً پہلی مثال میں مضاف الیہ محذوف نہیں ہے اور آخر کی دونوں مثالوں میں محذوف ہے مگر مقصود نہیں ہے۔

"أمس" کل گزشتہ کے معنی میں آتا ہے اور کسرہ پر مبنی ہوتا ہے، مگر امسِ پر اگر "ال" داخل کر دیا جائے تو مطلق زمانہ ماضی کے معنی میں ہو جاتا ہے، جیسے ابھی کل کی بات ہے کہ بالامس کان کذا وکذا۔

قطُّ اور عَوض ضمہ پر مبنی ہوتے اور ہمیشہ نفی کے بعد آتے ہیں قطُّ زمانہ ماضی کے لیے اور عَوضُ زمانہ مستقبل کے لیے آتا ہے جیسے مافعلتُ ھٰذا قطُّ اور لا افعلُ ھٰذا عوض۔

التمرین (۳۳)

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:۔

(۱) يظهر قرص الشمس صباحا من جهة الشرق بعد الفجر بنحو ساعة فيُذهب وحشة الليل ويملأ الكون حركة ونشاطا۔

(۲) والشمس تختفي مساءً عند الأفق الغربي فيظهر الشفق وينشر الظلام اجنحته على الدنيا شرقًا وغربًا۔

(۳) والقمر كوكب مستدير سيار۔ يكتسب ضوءه من الشمس فينير الأرض ليلا۔

(۴) ويصاب القمر بالخسوف أحيانا فينطفئ نوره ويحمرّ قرصه فتعيش الدنيا ويعمها الظلام ويبقى ذلك بعض الأحايين ساعات۔

(۵) والنجوم حلية السماء وزينتها ليلاً وهي كثيرة لا يمكن عدّها۔

(۶) تغلق المدارس صيفا لأن الحر يخمل الجسم والذهن ويسعف الطلاب ويقلقهم ليلا ونهاراً فلا يستطيعون الدرس والمطالعة۔

(۷) ترش شوارع المدن كل يوم صباحاً ومساءً وتضاء بالمصابيح الكهربائية ليلاً

(۸) ذهبت أمس مع والدي إلى الحقل بعد العصر. فمشينا ساعة حول الزروع ثم جلسنا تحت شجرة باسقة على ضفة النهر وكنا نسمع خرير المياه تحت أقدامنا والطيور فوقنا تنشد وعلى الغصون العالية فراقني ذلك المنظر البهيج فبقيت برهة أمتع النفس بتلك المشاهدة الساحرة ونقلب الطرف بين مناظر الزرع الأخضر ثم قمت مع أبي وعدنا الى المنزل قُبَيْل أفول الشمس.

(۹) ترجوا النجاة ولم تسلك مسالكها
إن السفينة لا تجري على اليُبس

(۱۰) لا يحل لامرئ مسلم أن يهجر أخاه فوق ثلث ليال.

(۱۱) سبحٰن الذي أسرىٰ بعبده ليلاً من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصى الذي باركنا حوله لنريه من اٰيتنا الكبرىٰ.

(۱۲) وجعلنا بينهم وبين القرى التي باركنا فيها قرىً ظاهرة وقدّرنا فيها السير سيروا فيها ليالى وأياماً اٰمنين.

(۱۳) فسبحٰن الذي حين تمسون وحين تصبحون وله الحمد في السمٰوٰت والأرض وعشياً وحين تظهرون.

(۱۴) يٰأيها الذين اٰمنوا اذكروا الله ذكراً كثيراً وسبّحوه بكرة وأصيلاً.

(۱۵) ولا تقولن لشيئ إني فاعل ذلك غداً إلّا ان يشأ الله.

التمرین (۳۴)

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(۱) اللہ کے نیک بندے راتوں کو جاگتے ہیں اور دن میں اس کے فضل (رزق) کی تلاش میں اِدھر اُدھر نکل جاتے ہیں۔

(۲) اہلِ ثروت موسم گرما میں "شملہ" یا "مسوری" کا سفر کرتے ہیں اور مئی وجون کے دو مہینے وہاں گزارتے ہیں۔

(۳) آج شام کو میں اپنے باغ میں ایک گھنٹہ ٹہلتا رہا، پھر سورج غروب ہونے سے پہلے گھر لوٹ آیا۔

(۴) میں ہر روز صبح وشام ٹہلا کرتا ہوں، صبح کو صاف ہوا میں ٹہلنا صحت کے لیے مفید ہے۔

(۵) ہریل اور فاختے اونچے اونچے درختوں کے اوپر اپنے گھونسلے بناتے ہیں اور شاہین پہاڑوں پر اپنا بسیرا کرتا ہے۔

(۶) چمگادڑ رات میں نکلتے ہیں اور دن میں چھپے رہتے ہیں اس لیے کہ دن کی روشنی میں انھیں دکھائی نہیں دیتا۔

(۷) چونٹیاں موسم گرما میں اپنے رزق کا سامان مہیا کرتی ہیں تاکہ جاڑے اور برسات کے موسم میں راحت اُٹھائیں۔

(۸) میرے گھر کے سامنے ایک چھوٹا سا خوب صورت باغ ہے، میں ہر روز اس میں دو گھنٹے کام کرتا ہوں۔

(۹) میں اس بات پر قادر رہوں کہ مسلسل دو راتیں جاگ سکوں۔

(۱۰) کسان اور مزدور دن بھر کام کرتے ہیں، مگر رات کو وہ آرام کے ساتھ میٹھی نیند سوتے ہیں۔

(۱۱) ریلوے اور ڈاک کے محکموں میں رات دن کام ہوتا رہتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو ہمارے وہ کام جو ایک دن میں پورے ہوتے ہیں، کئی کئی دن میں پورے ہوں۔

(۱۲) میرے گاؤں کا محل وقوع بہت ہی اچھا ہے، مشرق میں ایک صاف وشفاف چشمہ بہتا ہے، اور مغرب میں خوب صورت جھیل واقع ہے، شمال میں ہرے بھرے کھیت ہیں اور جنوب میں گھنے باغات اور پارک ہیں۔

التمرین (۳۵)

اُردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:۔

(رحلة مدرسية)

سافرت مرة إلى دهلى فى فرقة من طلبة دار العلوم، فتوجهنا إلى اكره لمشاهدة "التاج محل" فلما وصلنا الى "تونڈلہ" ليلا نزلنا من القطار وجلسنا برهة على الرصيف ننتظر القطار الذى يوصلنا إلى اكره فجاء القطار وسار بنا ساعة حتى وصلنا إليها فجراً فبحثنا أولا عن الماء فتوضأنا وصلينا الفجر۔ وبعد الصلوٰة استلقينا على ظهورنا لنستريح ساعة وقد كان كل منا فى حاجة إلى النوم بعد ما سهر الليل كله فغلبنا النوم ولم نستيقظ إلا بعد ثلث ساعات فقمنا من الفراش واكلنا غداءنا ضحىً، ثم أخذنا الطريق الى "التاج محل"، حتى وصلنا إليه ظهرا۔

وقد كنا قرأنا عنه من قبل في كتب التاريخ انه اٰية في البناء والهندسة فلما رأيناه وجدناه أجمل مما تمثلنا إنها درة يتيمة تفتخر بها الهند وحق لها الفخر إن كان الفخر حقا۔ وقفنا أمامه وقمنا خلفه ودرنا حوله نتعجب من حسن بنائه وبهجته وصفائه ثم صعدنا فوق إحدى مناراته فرأينا "جمنا" يجري تحته فجلسنا طويلاً نفكر في عظمة القدماء وهممهم ثم ذهبت كل مذهب في الفكر وجعلت أفكر في ملوك الهند وإسرافهم في الأبنية والقصور الشامخة وقلت في نفسي لو أنفق هٰذا الملك على بناء مدرسة يدل هٰذه المقبرة ووقف لها هذه الأموال الطائلة لكان له ذخرا في الآخرة ـــــ فاني سمعت أن بناءه قد تم في ثلث وعشرين سنة دكان يعمل فيه عشرون ألف صانع ويقدر أنه أنفق في تشييده ماينيف على ثلاثة ملايين من الجنيهات۔

ومازلنا نتذاكر ونتجاذب أطراف الحديث بهذا الموضوع حتى خفت حرارة الشمس عصرًا فقمنا ورجعنا على الأقدام فوصلنا إلى المحطة مساءً۔ فاشترينا التذاكر وركبنا القطار ووصلنا إلى توندله، ومن توندله إلى "دهلي" صباح الغد۔

التمرين (۳۶)

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

(رحلة مدرسية)

دوسرے دن ہم صبح کو دہلی پہونچے، دہلی میں ہمارا قیام ایک ہفتہ رہا وہاں

ہم نے آثار قدیمہ اور تاریخی مقامات کی خوب سیر کی، ایک روز ہم قطب مینار بھی گئے
منارۂ قطب الدین وہاں سے کافی دور تھا۔ ہم نے ایک پوری بس کرایہ پر لے لی ،
عصر سے پہلے ہم لوگ بس پر سوار ہوئے اور وہ ہم کو لے کر آہستہ آہستہ قطب مینار
کی طرف چلی۔ ہم دائیں بائیں دیکھتے جاتے تھے اور ہر چیز کے متعلق اپنے استاد سے
سوال کرتے جاتے تھے، چند منٹ کے بعد ہم مقبرۂ ہمایوں پہونچ گئے، مقبرہ کے سامنے
ہماری بس رکی اور ہم سب اُتر گئے، تھوڑی دیر ہم اس میں گھومتے رہے، اندر باہر
سے اُسے دیکھا، اور پھر اپنی سیٹوں پر آکر بیٹھ گئے۔

عصر کے وقت ہم قطب مینار پہونچے، سب سے پہلے پانی کی تلاش ہوئی، وضو
کیا، نماز پڑھی، پھر منارہ کی طرف گئے، پہلے ہم اس کے ارد گرد کئی مرتبہ گھومے، پھر
اس کے اوپر چڑھے، اب جو نیچے نگاہ دوڑائی تو ہر چیز اپنے حجم سے چھوٹی معلوم ہونے لگی،
منارہ سے متصل اس کے ارد گرد جو کھنڈرات اور عمارتیں تھیں وہ سب نظروں سے
اوجھل ہوگئیں، تھوڑی دیر ہم اس کے اوپر ٹھہرے، اور پھر نیچے اُتر آئے ـــــــ یہ
منارہ سخت قسم کے سُرخ پتھر سے بنا ہوا ہے، اس کے چاروں طرف قرآن مجید کی آیات
کندہ ہیں، اسے قطب الدین ایبک نے ایک مسجد کا منارہ بنایا تھا، مگر اس کی تکمیل اس
کے بعد اس کے غلام شمس الدین التمش کے ہاتھوں ہوئی، کاش پوری مسجد کی تعمیر
مکمل ہوگئی ہوتی ـــــــ اس منارہ کو دیکھ کر ہمارے دل میں طرح طرح کی آرزوئیں
پیدا ہوئیں، تھوڑی دیر ہم رُکے، پھر ہم اپنی بس پر سوار ہوئے اور سورج غروب
ہونے سے پہلے پہلے اپنی قیام گاہ پر واپس آگئے۔

الدّرس السّابع

(حال)

حال ایک ایسا اسم منصوب ہے جو (فعل کے وقوع کے وقت) فاعل اور مفعول بہ کی ہیئت کو واضح کرتا ہے، جیسے جاء خالد راکبًا (خالد سوار ہوکر آیا) اور لا تاکل الطعام حارًّا (کھانا اس حال میں نہ کھاؤ کہ وہ گرم ہو) ان مثالوں میں راکبًا اور حارًّا حال ہیں۔

فاعل یا مفعول بہ جس کا بھی حال بیان کیا جائے نحویین کی اصطلاح میں "صاحب حال" یا ذوالحال کہلاتا ہے، اوپر کی مثال میں فاعل (خالدٌ) ذوالحال ہے اور دوسری مثال میں مفعول بہ (الطعام) ذوالحال ہے۔

(۱) حال کوئی اسم مشتق اور نکرہ ہوا کرتا ہے اور ذوالحال معرفہ ہوتا ہے[۱]۔

---

[۱] اصل قاعدے کی رُو سے ذوالحال کو معرفہ اور حال کو اسم مشتق و نکرہ ہونا چاہیے مگر کبھی اس میں تخلف بھی ہوتا ہے، تفصیلات یہ ہیں:-

(الف) اصل کے برعکس حسب ذیل صورتوں میں ذوالحال نکرہ لایا جاسکتا ہے۔

(۱) جب کہ ذوالحال کو حال سے مؤخر کر دیا جائے جیسے جَاءَ رَاکِبًا رَجُلٌ۔

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۲) حال بھی (خبر کی طرح) کبھی مفرد، کبھی جملہ اور کبھی شبہ جملہ ہوا کرتا ہے جیسے جاء فرید یرکب فرسہ، رأیت الخطیب فوق المنبر، بعث الثمر علی الشجرۃ۔

(۲) جب کہ ذوالحال سے پہلے کوئی حرف نفی آجائے اور معنی میں اس کے ایک عموم پیدا ہو جائے جیسے وما اھلکنا من قریۃ الّا ولھا منذرون۔

(۳) جب کہ ذوالحال کے اندر تخصیص کے معنی پیدا ہو جائیں جیسے ولمّا جاءھم کتاب من عند اللہ مصدّقًا (واضح رہے کہ مُصدّقًا بعض سلف سے منصوب ہی مروی ہے اس صورت میں کتاب ذوالحال ہوگا اور یہ نکرہ ہے)

(ب) اصل قاعدہ کے برعکس حال حسب ذیل صورتوں میں معرفہ آسکتا ہے مگر کلام عرب میں بہت ہی قلیل ہے۔

(۱) "ال" کے ذریعہ معرفہ بنایا گیا ہو جیسے ادخلوا الأوّل فالاوّل۔

(۲) "اضافت" کے 〃 〃 〃 〃 〃 اجتھد وحدك وغیرہ۔

(ج) اسی طرح اسم مشتق کے بجائے حسب ذیل صورتوں میں حال اسم جامد بھی ہو سکتا ہے۔

(۱) جب کہ وہ تشبیہ پر دلالت کرے جیسے کَرَّ علیّ اَسَدًا۔

(۲) جبکہ وہ ترتیب پر دلالت کرے جیسے اقرأ الکتاب بابًا بابًا اور اُدخلوا الباب رجلًا رجلًا۔

(۳) جب کہ وہ مفاعلۃ (یعنی جانبین کی مشارکت) بتائے جیسے: بعتہ یدًا بید۔

(۴) جب کہ وہ نرخ بتائے جیسے:۔ اشتریت الثوب ذراعًا بدرھم۔

(۵) جب کہ وہ موصوف ہو جیسے:۔ إنّا انزلناہ قرآنًا عربیًّا۔

(۳) حال جب جملہ ہو تو حال ذوالحال کے درمیان کسی رابطہ کا ہونا ضروری ہے، یہ رابطہ کبھی "واؤ" ہوتا ہے اور کبھی ضمیر اور کبھی "واو" اور "ضمیر" دونوں۔ مثالیں علی الترتیب یہ ہیں :۔

(۱) رکبت السفینۃَ والھواءُ علیلٌ (یہاں رابطہ صرف "واو" ہے)

(۲) جاء المذنب یعتذر عن ذنبہٖ (یہاں رابطہ صرف "ضمیر" ہے)

(۳) خرج الاولاد وھم فرحون (یہاں رابطہ واو اور ضمیر دونوں ہیں)

(۴) حال جب جملہ فعلیہ ہو اور فعل اس میں مضارع مثبت ہو تو رابطہ صرف ضمیر ہوتی ہے جیسے مثال نمبر ۲، اور اگر فعل ماضی مثبت ہو تو واؤ کے ساتھ "قد" بڑھا دیتے ہیں جیسے سَلَّمْتُ عَلٰی اَبِیْ وَقَدْ عَادَ مِنْ سَفَرِہٖ اور کبھی صرف "قَدْ" ہی کافی سمجھا جاتا ہے مگر ماضی منفی میں قَدْ بڑھانا صحیح نہیں ہے۔ اس میں رابطہ صرف واؤ ہوتا ہے جیسے استیقظت من النوم وما طلعت الشمس۔

نوٹ :۔ جملہ خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ حال اسی وقت بن سکتا ہے جب کہ وہ کسی اسم معرفہ کے ساتھ آئے، نکرہ کے بعد جملہ حال نہیں ہوتا بلکہ صفت بن جاتا ہے، جیسا کہ درس نمبر ۲ میں ہم تفصیل کے ساتھ بتا چکے ہیں الجمل بعد النکرات صفات وبعد المعارف احوالٌ۔

(۵) حال جب کوئی اسم مفرد ہو (یعنی جملہ یا شبہ جملہ نہ ہو) تو واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں وہ اپنے ذوالحال کے مطابق رہتا ہے اور ایسے ہی جب کہ حال کوئی جملہ ہو اور رابطہ اس میں ضمیر ہو تو مطابقت

ضروری ہے جیسے مثال نمبر ۲ اور ۳ میں۔ لیکن اگر رابط ضمیر نہ ہو بلکہ صرف واؤ ہو تو مطابقت و عدم مطابقت کا سرے سے کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا جیسے مثال نمبر ۱، اور حضر الضیوف والمضیف غائب وغیرہ۔

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :۔

(۱) الشمس نجم عظیم ملتهب يبدو قرصها فی الشروق والغروب اصفر محمرًا۔

(۲) تسبح السُّفن على متون البحار حاملة سلع التجارة والمسافرين متنقلة بهم من بلد الى بلد لم يكونوا بالغيه إلا بشق الأنفس۔

(۳) يقبل الناس على التاجر الأمين، واثقين بذ مته مطمئنين إلى معاملة لأنه يبيعهم البضائع خالية من الغش۔

(۴) يبكّر الفلاحون إلى مزارعهم مجتمعة قواهم مملوئين بالنشاط ثم يعودون منها مساء لاغبين مجهودين۔

(۵) خرجت اليوم مع أحد قائى الطلبة إلى الحقول والمزارع ماشين على أقدامنا لنستنشق الهواء صافيا ونحس النسيم عليلا. فرأينا الفلاحين دائبين فى أعمالهم هذا يعزق الارض وذاك يحرثها فقضينا بين هؤلاء ساعة مغتبطين بجد هم ونشاطهم، ثم عدنا إلى المنزل فرحين مسرورين۔

(۶) وكثير من الناس يقصدون الحدائق والبساتين زرافات ووحدانا ليشموا الهواء العليل وليمتعوا انفسهم بمحاسن الطبيعة ومناظرها الجميلة۔

(۷) يوم الفطر يوم أغر مشهور يلبس فيه الناس أفخر ما عندهم من ملابس ثم يخرجون إلى المصلى جماعات وأفواجا مكبرين مهللين ويقضون صلوتهم خاشعي القلوب، متضرعين إلى ربهم ثم اذا قضيت الصلوة ذهبوا إلى بيوتهم فرحين مسرورين وإلى ذويهم وأقاربهم مهنئين، كل يتمنى لصاحبه أن يلبسه الله ثوب العافية وأن يكون العود أحمد۔

(۸) يايها النبيّ إنا ارسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا إلى الله باذنه وسراجا منيرا۔

(۹) قل انى أعظكم بواحدة أن تقوموا لله مثنىٰ وفرادىٰ ثم تتفكروا مابصاحبكم من جنة إن هو إلا نذير لكم بين يدى عذاب شديد۔

(۱۰) وما أمروا إلاّ ليعبدوا الله مخلصين له الدين حنفاء ويقيموا الصلوة ويؤتوا الزكوة وذلك دين القيمة۔

(۱۱) وكانوا ينحتون من الجبال بيوتا آمنين۔ فاخذتهم الصيحة مصبحين، فما أغنىٰ عنهم ماكانوا يكسبون۔

(۱۲) وسخر لكم الشمس والقمر دائبين وسخر لكم الليل والنهار وآتاكم من كل ماسألتموه۔

(۱۳) محمد رسول الله والذين معه أشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا سيماهم في وجوههم من أثر السجود۔

(۱۴) الذين يذكرون الله قياما وقعودا وعلى جنوبهم ويتفكرون في خلق السمٰوٰت والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانك فقنا عذاب النار۔

التمرين (۳۸)

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

(۱) پرندے صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر واپس آتے ہیں۔

(۲) اچھے بچے صبح سویرے اٹھتے ہیں، ضروریات سے جلد جلد فارغ ہوتے ہیں کہ کہیں جماعت نہ فوت ہو جائے، نماز سے فارغ ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں، پھر چہل قدمی کرتے ہوئے کھیتوں اور باغات کی طرف نکل جاتے ہیں، گھر لوٹ کر کچھ تازہ ناشتہ کرتے ہیں، پھر خوش خوش ہشاش بشاش مدرسہ کی طرف پیدل یا سوار چل دیتے ہیں۔

(۳) کل عید تھی، شام کو ٹہلتا ہوا میں بازار کی طرف نکلا، چھوٹے بچوں کو دیکھا، زرق برق لباس پہنے اِدھر سے اُدھر دوڑ رہے ہیں اور خوشی سے پھولے نہیں سماتے، ایک بچہ کو دیکھا، سب سے الگ تھلگ ایک دیوار سے لگا کھڑا ہے، اس پر حزن و ملال اور کبیدگی کے آثار نمایاں تھے، میں اس کی طرف یہ کہتے ہوئے بڑھا "بھئی

تم اس طرح اکیلے کیوں کھڑے ہو؟ پھر میں اسے اپنے ساتھ بازار لے گیا، بازار میں وہ میرے ساتھ ننگے پاؤں، ننگے سر چل رہا تھا، مجھے یہ بات کچھ اچھی نہ لگی میں اسے اپنے ہمراہ گھر لے آیا، ہمارے چھوٹے بھائیوں کے ساتھ کچھ دیر وہ ہنسی خوشی کھیلتا رہا، پھر اُٹھا، سلام کیا، اور ہم سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے چلا گیا۔

۴۔ ہم دونوں بھائی ہر روز سائیکل پر سوار ہو کر مدرسہ جایا کرتے تھے ایک روز بارش کی وجہ سے پیدل ہی مدرسہ گئے، شام کو جب مدرسہ ختم ہوا، اپنی اپنی کتابیں لئے گھر لوٹے۔ راستہ میں ہم دونوں مختلف موضوع پر باتیں کرتے ہوئے چل رہے تھے، گاؤں کے قریب پہونچے ہی تھے کہ ایک بچھو نے مجھے ڈنک مار دیا۔ میں پاؤں پکڑ کر وہیں بیٹھ گیا، میرا بھائی مجھ سے دو سال چھوٹا تھا، وہ اٹھا نہیں سکتا تھا، بھاگا ہوا گھر آیا، اتنے میں کسی طرف سے میرے ماموں آگئے، وہ مجھے اپنے کندھے پر اٹھا کر گھر لے آئے، دوا پلائی، میں نے لیٹے لیٹے دوا پی، میرے بدن میں ایک کپکپی سی دوڑ رہی تھی، عشاء کے وقت تک کچھ افاقہ ہوا، مگر پوری رات بستر پر کروٹ بدلتے اور جاگتے ہوئے بسر کی، کسی پہلو چین نہیں تھا، اللہ تم کو اس موذی جانور سے بچائے۔

اعراب لگائیے اور ترجمہ کیجئے:۔

۱۔ خرجت الى السوق والسماء مصحية لاغيم فيها ولاسحاب۔ فبينما كانت هى صافية الأديم إذ هبّت الريح صرصراعاتية وثارت العاصفة

تقتلع الاشجار وتسفی الرمال وتزجی سحابا ثم تؤلف بینه فتجعله رکاما، فعبس الجوّ وأظلمت الدنیا — ولم تلبث هٰذه الحال حتیٰ نزل المطر رذاذا، ثم اشتد شیئا فشیئا حتی صار وابلا کأفواه القرب فجعل الناس یجرون الی هنا والی هناك مشمرین أذیالهم وقد نشروا الظلل خوفا من البلل — وظلّ المطرها طلا فقضی الناس أکثر نهارهم متعطلین عن أعمالهم جالسین فی بیوتهم والجوّ قاتم والسحاب متراکم والدِّیمُ هواطل . . . . وفی المساء هدأت الثائرة وانکشف الغمام وبدت الشمس مشرقة المحیّا وضّاءة الجبین فتنفس النّاس الصُّعَداء وحمدوا الله ۔

(۲) رکبنا البحر رهوا وقت الأصیل والهواء علیل فسارت السفینة تشق عُباب الماء وتمخر میاهه ۔حتیٰ اذا کان الهجیع الأخیر والرکاب نائمون اذ شعرنا بصدمة عنیفة فقمنا من النوم مذعورین نسأل ما الخبر؟ فوجدنا الملاحین فی هرج ومرج واستیقظ کل من فی السفینة فرأوا الشر مستطیرا وأبصروا الموت عیانا ۔ دفقدوا کل أمل فی الحیاة ۔کیف لا! والصدع کبیر والبحر فاغر فاه ۔ وطُیِّرَ الخبرُ بالبرق لتسرع السفن بالنجدة ، فخفت إلینا سفینة علیٰ بُعد أمیال فانتقلنا إلیها وحمدنا الله علی النجاة وقد أجهدنا التعب ۔

(ماخوذ بحذف وتغیر)

(۳) لاتترك وقتك یضیع سُدیً فان الوقت کالسیف إن لم تقطعه قطعك ۔

(۴) وترى المجرمين يومئذ مقرنين بالأصفاد ـ سرابيلهم من قطران وتغشىٰ وجوههم النار ـ

(۵) ولا تحسبن الله غافلاً عما يعمل الظالمون، إنّما يؤخرهم ليوم تشخص فيه الأبصار، مهطعين مقنعي رؤسهم، لايرتد إليهم طرفهم وأفئدتهم هواء ـ

(۶) أفأمن أهل القرىٰ أن يأتيهم بأسنا بياتا وهم نائمون، أوأمن أهل القرىٰ أن يأتيهم بأسنا ضحىً وهم يلعبون ـ

(۷) وإذ قال موسىٰ لقومه يا قوم لم تؤذونني وقد تعلمون أني رسول الله إليكم فلما زاغوا أزاغ الله قلوبهم، والله لايهدى القوم الفاسقين ـ

(۸) أيودّ أحدكم أن تكون له جنّة من نخيل وأعناب تجرى من تحتها الأنهار له فيها من كل الثمرات وأصابه الكبر وله ذرّية ضعفاء فأصابها إعصار فيه نار فاحترقت، كذالك يبين الله لكم الأيٰت لعلكم تتفكرون ـ

(۹) يوم يكشف عن ساق ويدعون إلى السجود فلايستطيعون خاشعةً أبصارهم ترهقهم ذلّة، وقد كانوا يدعون إلى السجود وهم سالمون ـ

(۱۰) إنا بلوناهم كما بلونا أصحٰب الجنة، اذ أقسموا ليصرمنها مصبحين ولايستثنون، فطاف عليها طائف من ربّك وهم

نائمون، فأصبحت كالصريم فتنادوا مصبحين، أن أغدوا على حرثكم إن كنتم صارمين، فانطلقوا وهم يتخافتون، أن لا يدخلنها اليوم عليكم مسكين وغدوا على حرد قادرين، فلما رأوها قالوا إنا لضالون، بل نحن محرومون.

التمرين (۴۰)

عربی میں ترجمہ کیجئے:

(۱) ایک کسان جب شام کو تھکا ماندہ گھر واپس آتا ہے اور پھر وہ اپنے بال بچوں سے اس حال میں ملتا ہے کہ وہ سب اس کی آمد کے منتظر ہوتے ہیں تو اپنی ساری تھکن بھول جاتا ہے۔

(۲) میرے پڑوسی کے گھر رات چور گھس آیا اور وہ سب سو رہے تھے چنانچہ چور چوری کر کے نکل گیا اور کسی نے محسوس تک نہ کیا، دو بجے رات کو جب ان کی آنکھ کھلی تو سارا سامان اِدھر اُدھر منتشر پایا۔ ڈرتے ہوئے کچھ آگے بڑھے تو دروازہ بھی کھلا دیکھا، اب انھیں یقین ہو گیا کہ چور اپنا کام کر چکا ہے پلٹے کہ سامان کا جائزہ لیں اور وہ بے حد گھبرائے ہوئے تھے، جائزہ لیا تو بہت سے قیمتی سامان اور زیورات غائب تھے، انھوں نے رات کا باقی حصہ خوف اور ہراس کے ساتھ جاگ کر گزارا۔

(۳) گرمی کا زمانہ تھا، سخت گرمی پڑ رہی تھی، دوپہر کو ہم گاڑی سے اُترے، موٹر ڈرائیور اور تانگہ والے ہڑتال کئے گھروں میں بیٹھے تھے، سوچا کہ دوپہر

اسٹیشن پر ہی ویٹنگ روم میں گزار دیں، مگر جمعہ کا دن تھا اور اب ہم مسافر بھی نہیں رہے تھے، مزدور تلاش کیا مگر کوئی مزدور بھی نہیں ملا، آخر کار خود ہی اپنا سامان اور بستر لیے ہوئے پیدل قیام گاہ کی طرف چل پڑے، اسٹیشن سے ہماری قیام گاہ چار میل کے فاصلہ پر تھی۔

ہم سڑک پر چل رہے تھے اور سامان سے بوجھل ہوتے جا رہے تھے، ایک طرف زمین تپ رہی تھی اور آسمان اوپر سے شرارے برسا رہا تھا، دوسری طرف لوگ اپنی دوکانوں اور برآمدوں میں بیٹھے ہم پر جملے چست کر رہے تھے، وہ ہمیں اس حال میں دیکھتے اور استہزا کے انداز میں مسکرا دیتے، ہم ان کی استہزا کی پرواہ کیے بغیر دھوپ اور گرمی میں اسی طرح چلتے رہے، یہاں تک کہ سامان اور بستر لیے ہوئے پسینہ میں شرابور ایک بجے قیام گاہ پر پہونچ گئے لیکن یہاں ہم نے دروازہ کو مقفل پایا، میرے کمرے کے ساتھی مسجد جا چکے تھے۔ بھاگتے ہوئے ہم نے مسجد کا رُخ کیا، مسجد اس حال میں پہونچے کہ امام منبر پر خطبہ دے رہا تھا، اللہ کا شکر ادا کیا کہ محنت اکارت نہ گئی۔

التمرین (۴۱)

اُردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :۔

(مباراة في كرة القدم)

دعت المدرسة البلدية فرقة مدرستنا للمباراة في كرة القدم، فاجابوا دعوتها مستبشرين، ففي الوقت الموعود توافـــد

المدعوون إلى الملعب رجالاً وركباناً وخرج جمعنا تحت إشراف حضرات المدرسين، وصلنا إلى الملعب وقد نضدت الكراسي والمقاعد لحضرات المدعوين بنسق وترتيب فجلسوا عليها ووقف التلاميذ جوانب الملعب منتبهين متحمسين۔

نزل الفريقان في الساحة قبل بداية اللعب بخمس دقائق يهرولان ويمرحان ثم تصافحا ووقفا متقابلين ــــ وفي تمام الساعة الخامسة صفر الحكم ايذانا بالبدء ــــ فتطلعت الأنظار وتطاولت الأعناق وكنا نرى الكرة تعلو وتهبط وترتفع وتنخفض ذاك يقذفها وهذا يصدها۔ هكذا استمر اللعب بطيئاً۔ مباراة فاترة ضعيفة تبعث الملل ــــ ثم نشط فريق البلدية والهوا حليفهم بهجوم متواصل يشتد به ضغطهم ورمياتهم على مرمى فريقنا ولكن الحارس البارع يتلقف ويرتمي كلما تاتي اليه الكرة قوية أو غير قوية۔ ومرة هلل أنصار البلدية حين شاهدوا الكرة تتخبط في الشباك ظانين أنها هدف ولكن الحكم اليقظ أحتسب فألغى للتسلل۔ وانتهى الشوط الأول دون أهداف ولم يستطع فريقنا طوال الشوط أن يهاجم هجمة موفقة واحدة غير أن محمودا قذف مرة قذفة محكمة أنها المرمى ولكنها تعرجت قليلا فاصطدمت بقائمة العارضة فعادت مرتدة

ثم ابتدأ الشوط الثانى والساعة خامسة ونصف ولعب فى هذه المرة محمود دفاعا أيمن، ومسعود ظهيرا أيسر، وحمزة ساعدا أيمن وخالدٌ جناحا أيسر وبذلك استطاع فريقنا أن يهاجم هجمات موفقة. ففى الدقائق الأولى استمر اللعب سجالا يتبادل فيه الهجوم على المرميين. ثم اشتدت الهجمات وتوالت القذائف على مرمى البلدية، حتى كانت رمية مروّعة من خالد رجت قائمة المرمى رجّا وذهبت إلى غرضها توًّا فى شباك الهدف مسجلة "الاصابة الأولى" فتعالت الأصوات واشتد الهتاف.

وحمِىَ وطيسُ اللعب بعد هذا الهدف وعز على فريق البلدية أن يخرج مهزوما فحاول أن يظفر بالتعادل ولكن الدفاع القوى اليقظ استطاع أن يحطم هذه المحاولات كلها. وانسحب الهجوم مرة أمام مرمى فريقنا وارتبك أفراده حتى أمسك خالدٌ الكرة وهو على خط منطقة الجزاء فاحتسبها الحكم "ضربة جزاء" ضد فريقنا فاستطاع فريق البلدية هكذا أن يحرز هدف التعادل ثم مرّت بعد ذلك فترة طويلة دون أهداف حتى خيّل للجميع أن المباراة ستنتهى بالتعادل، اذ برز حمزة والكرة تتدحرج بين قدميه بسرعة فما هى إلا كلمح البصر حتى رأينا الكرة متخبطة فى الشباك ثم بدأ التجديد فالتقط خالد الكرة وهيأ لحمزة تلقف حمزة بقدمه وبعد تحويلة وتمريرة يسيرة سجل الهدف الثالث

وقبل نهاية المباراة بدقيقة واحدة انتصر فريقنا باصابة الهدف الرابع، ثم صفر الحكم معلنا بنهاية المباراة فخرج اللاعبون من ساحة الملعب وهم يتصببون عرقا فأسرع إليهم التلاميذ بكئوس يسقونهم إياها وذهبنا إلى جمعا نهنئهم ونثني عليهم الخير ثم تصافح الفريقان وافترقا.

ورجعنا مع جمع يملأ السرور قلوبنا والبشر يعلو وجوهنا. إذ فاز منتخب مدرستنا بأربعة أهداف .... مقابلة واحد. وقد فاز بثلاثة أهداف مقابلة لاشئ في المباراة النهائية من قبل في السنة الماضية وأخيرا فان دفاع البلدية يستحق كل ثناء وتقدير لانه واجه طوال الشوط الأخير هجوما لايهدأ ولاينقطع وبذل كل فرد فيه قصارى جهده.

التمرين (٤٢)

(الف) مندرجہ ذیل عنوان پر ایک مضمون لکھیے اور اس بات کی کوشش کیجئے کہ زیادہ سے زیادہ حال استعمال کر سکیں۔

العنوان:۔ مُسابقة فى الخطابة۔

العناصر:۔ اعلام المدرسة عن اقامة مسابقة خطابية۔ رغبة الطلبة فى المساهمة۔ اعدادهم للخطب وتهيئهم لها۔ وصول النبأ إلى سائر المدارس۔ تهيأ كثير من طلبتها للمسابقة۔ دنو الميعاد۔

يوم المسابقة۔ قدوم المدعوين ۔ الجوائز المعدّة ۔ بدء الحفلة۔ القاء الخطبات ماكنت ترجو في أثنائها ۔ نتائج الفوز۔ توزيع الجوائز الذهاب إلى مأدبة الشأى ۔ انتهاء الحفلة ۔

الافتتاح :۔ تعودت مدرستنا أن تنظم كل عام حفلة لمسابقة خطابية۔ فلما بدئ التعليم في هذا العام أراد رجالها أن يقيموا حفلة حسب دأبهم

الخاتمة :۔ كان من نتيجة هذه المسابقة أن رجع إلى الطلاب نشاطهم في التمرّن على الخطابة حتى أن بعضهم قد تفوّق وبرع فيها۔

(ب) عربی میں ترجمہ کیجئے :۔

ایک مرتبہ قریب ہی ایک محلہ میں آگ لگی اور وقت دو بجے رات کا تھا، چیخ و پکار کی آواز پر سارے محلہ والے جاگ گئے، مگر کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آتا تھا ایک دوسرے سے لوگ پوچھ رہے تھے قصّہ کیا ہے؟ میں بھی گھبرایا ہوا گھر سے باہر نکلا اور کچھ دیر حیران کھڑا رہا، اتنے میں میرا دوست محمود بھاگتا ہوا آیا اور زور زور سے چیختے ہوئے اُس نے کہا "آگ، آگ" پھر وہ فوراً ہی واپس ہوا۔ میں اور محلّہ کے دوسرے لوگ تیزی کے ساتھ اُس کے پیچھے بھاگے، ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ دیکھا ایک گھر سے بادل کی طرح دھواں اُٹھ رہا ہے اور آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں ـــــ اسی محلہ میں ہمارا دوست حامد بھی رہتا تھا، وہ ان دنوں بیمار بھی تھا اور گھر میں تنہا بھی تھا، جب ہم قریب پہنچے تو دیکھا کہ آگ اُسی کے گھر میں لگی ہوئی ہے ہم دونوں مجمع کو چیرتے ہوئے گھر کے

قریب پہونچے کہ کسی طرح اُسے نکالنے کی فکر کریں، اتنے میں حامد ننگے سر، ننگے پاؤں، بدحواس ہمارے سامنے سے ہوکر گزرا، ہم نے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا، اور مجمع سے باہر لے آئے، اسی اثنا میں فائر بریگیڈ والے آگئے، بڑی مشکل سے آگ پر قابو پایا جاسکا، مکان کا اکثر حصہ جل چکا تھا۔ ہم حامد کو سواری پر بٹھا کر اپنے گھر لے آئے اور محمود وہیں رہ گیا کہ اس کے بچے کھچے سامان کی صبح تک حفاظت کرے۔

الدّرسُ الثامِنُ

(تمیــز)

تمیز ایک ایسا اسم ہے جو اپنے ماقبل کے اسم سے ابہام دور کرکے اس کے معنی مراد کو متعین کرتا ہے جیسے اشتریت رطلاً زیتاً اور عندی عشرۃ أقلامٍ۔

اسمار کیل، وزن، مساحت اور عدد سب کے سب اپنے اندر ابہام رکھتے ہیں مثلاً رطل، ایک وزن کا نام ہے اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ایک رطل کیا چیز ہے، تیل، گھی، شہد یا کچھ اور؟ اسی طرح "عشرۃٌ" ایک عدد کا نام ہے، اس سے مراد دس قلم بھی ہوسکتے ہیں اور دس کوئی دیگر چیز بھی، پس جو اسم بعد میں آکر ان کے معنی مُراد کو متعین کرتا ہے نحویین کی اصطلاح میں اُسے "تمیز" کہتے ہیں جیسے زیتاً اور اقلامٍ اوپر کی دونوں مثالوں میں۔

تمیز کے مقابلہ میں جس اسم کے اندر ابہام پایا جاتا ہے اُسے "مُمیّز" کہتے ہیں۔ ممیّز دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک "ممیّز ملفوظ" اور دوسرا "ممیّز ملحوظ"۔

(۱) ممیز ملفوظ وہ ہے جس کا ذکر جملہ کے اندر الفاظ میں موجود ہو جیسے اوپر کی مثالوں میں "رطل" اور "عشرۃ"

(۲) ممیّز ملحوظ سے مُراد یہ ہے کہ جملہ کے اندر ممیز الفاظ میں مذکور تو نہ ہو مگر خود جملہ کا ابہام اس امر کا متقاضی ہو کہ اس کی تمیز لائی جائے جیسے فلان أکثر منی مالاً۔ یہاں اگر مالاً نہ کہا جائے تو یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ فلاں شخص آپ سے کس چیز میں یا کس لحاظ سے زیادہ ہے۔

ممیّز ملحوظ کی تمیز

ممیّز جب ملحوظ ہوتا ہے تو تمیز ہمیشہ منصوب ہوتی ہے جیسے محمودٌ أکبرُ منی سنًا۔ طاب المکان ھواءً۔ امتلأ الاناءُ ماءً۔ تھلّل وجھہ بشرًا۔

وزن، کیل اور مساحت کی تمیز

وزن، کیل اور مساحت کی تمیز میں حسب ذیل صورتیں جائز ہیں۔

(الف) یہ کہ منصوب ہو جیسے:۔ اشتریتُ ذراعًا ثوبًا۔
(ب) یہ کہ مجرور باضافت ہو جیسے:۔ اشتریتُ ذراعَ ثوبٍ۔
(ج) یہ کہ مجرور بحرف جار "من" ہو جیسے:۔ اشتریتُ ذراعًا من ثوبٍ۔

عدد کی تمیز

عدد کی تمیز حسب ذیل طریقہ پر لائی جاتی ہے۔

(۱) ثلٰثۃٌ سے عشرۃٌ تک کی تمیز جمع اور مجرور لائی جاتی ہے، جیسے ثلاثۃُ أقلامٍ وعشرۃُ رجالٍ۔
(۲) أحد عشر سے تسعۃ وتسعون تک کی تمیز واحد اور منصوب ہوتی ہے جیسے أحد عشر کوکبًا وتسعۃ وتسعون رجلاً۔

(۳) مائۃ اور الف کی تمیز واحد اور مجرور آتی ہے جیسے مائۃ رجل والف رَجُلٍ.

عدد کا حکم عدد کی تمیز سب سے مشکل ہے اور اس سے زیادہ مشکل عدد کی تذکیر وتانیث کا حکم ہے اس لیے اسے اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے۔

(۱) عدد کے الفاظ ثلٰثۃٌ سے تسعۃٌ تک تذکیر وتانیث میں معدود کے برعکس ہوتے ہیں، خواہ عدد مفرد ہو، خواہ مرکب ہو، خواہ معطوف و معطوف علیہ ہو۔

(الف) مفرد کی مثال جیسے ثلاثۃَ أقلامٍ اور ثلاث غرفاتٍ اسی طرح تسعۃ تک۔

(ب) مرکب کی مثال جیسے ثلاثۃ عشرَ قلماً اور ثلث عشرۃَ غرفۃً

(ج) معطوف ومعطوف علیہ کی مثال ثلاثۃ وعشرون قلمًا اور ثلث وعشرون غرفۃً۔

(۲) عشرۃ (کی تذکیر وتانیث) کا قاعدہ یہ ہے کہ مفرد ہو تو معدود کے برعکس ہوتا ہے اور مرکب ہو تو معدود کے موافق۔

(الف) مفرد کی مثال جیسے:۔ عشرۃ رجال اور عشر غرفاتٍ (معدود کے برعکس)

(ب) مرکب کی مثال جیسے ثلاثۃ عشر قلمًا اور ثلث عشرۃ غرفۃً (معدود کے مطابق)

(۳) واحد اور اثنان تینوں صورتوں میں معدود کے مطابق رہتے ہیں۔

(الف) مفرد کی مثال جیسے { رجل واحد اور غرفۃ واحدۃ / اثنان اور غرفتان اثنتان } واضح رہے کہ واحد اور اثنان کی تمیز نہیں آتی

(ب) مرکب کی مثال جیسے { احد عشر قلمًا اور احدی عشرۃ غرفۃً / اثنا عشر قلمًا اور اثنتا عشرۃ غرفۃً }

(ج) معطوف و معطوف علیہ مثال { احد وعشرون قلمًا اور احدی وعشرون غرفۃً / اثنان وعشرون قلمًا اور اثنتان وعشرون غرفۃً }

(۴) عشرۃ کے سوا باقی تمام عقود (دہائیاں) عشرون وثلثون وغیرہ تذکیر و تانیث میں یکساں رہتے ہیں۔

(۵) اسی طرح مائۃ اور الف بھی تذکیر و تانیث میں یکساں رہتے ہیں۔

عدد کا اعراب احدَ عشرَ سے تسعۃَ عشرَ تک باستثناء "اثنا عشر" فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں، باقی تمام اعداد بہ شمول "اثنا عشر" معرب ہیں، عامل کے مطابق ان کا اعراب پڑھا جاتا ہے۔

کنایات العدد کم، کأین اور کذا کے ذریعہ بھی عدد کا کنایہ کرتے ہیں، اس کے احکام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) کم استفہامیہ کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے جیسے کم تلمیذًا فی صفك ؟ (تمہارے درجہ میں کتنے طلبا ہیں ؟) لیکن کم پر جب کوئی حرف جار داخل ہو جائے تو تمیز مجرور ہو جاتی ہے بکم دوبیۃٍ (کے روپے ہیں؟) منذ کم یوم ؟ (کتنے دن سے ؟) اگرچہ اصل قاعدہ کی رو

سے بکم روپیۃ اور منذ کم یوماً منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں ۔

(۲) کم خبریہ کی تمیز مفرد اور جمع دونوں لکھ سکتے ہیں مگر ہر حال میں مجرور رہے گی جیسے کم کتب قرأتُ یا کم کتاب قرأتُ (میں نے کتنی ہی کتابیں پڑھی ہیں) کبھی کم خبریہ کی تمیز پر مِنْ حرف جار بھی داخل کر دیتے ہیں جیسے کم من کتاب قرأته (میں نے کتنی ہی کتابیں پڑھی ہیں)

(۳) کأین کی تمیز مِنْ حرف جار کے ساتھ ہمیشہ مجرور آتی ہے جیسے کأین من طالبٍ لا یجتهد فی القراءة (کتنے ہی طالب علم پڑھنے میں محنت نہیں کرتے)

(۴) کذا کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتی ہے جیسے اعطیته کذا درهماً (میں نے اسے اتنے درہم دیے)۔

نوٹ :۔ کم خبریہ اور کأین سے صرف کثیر اشیا کی طرف کنایہ کیا جاتا ہے اور کذا سے قلیل وکثیر دونوں کی طرف۔

التمرین (۴۳)

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :۔

۱۔ الأنبياء أصدق الناس لهجة وأكرمهم طينة وأعفهم نفسا و أنقاهم عرضا وأشدهم خوفا من الله عز وجل۔

۲۔ وكان أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أبر الناس قلوبا وأعمقهم

علما واقلهم تكلفا۔

(٣) زرت اليوم مدرسة واجتمعت بأساتذتها وطلابها ولقيت عميد المدرسة وحادثت معه نحو عشرين دقيقة فوجدته أكثرهم علما وأفصحهم حديثا وأوسعهم معرفة ثم قمت وطفت معه فى أنحاء المدرسة فشاهدت أبنيتها۔ فللمدرسة بناية عظيمة شامخة وهى تشتمل على قاعة كبيرة، وخمس وثلثين غرفة، منها عشر غرفات على السطح ولها دار لاقامة الطلبة جميلة، فيها ست عشرة غرفة وفى كل غرفة خمسة شبابيك وأربع نوافذ، وفى الوسط مسجد جميل فيه اثنا عشر عمودا وثلثة عشر شباكا وثلثة ابواب۔ وأرض المسجد فرشت بالرخام ومساحة المدرسة نحو ثلثة آلاف ذراع۔

(٤) غزوة بدر الكبرىٰ وقعت فى السنة الثانية من الهجرة بين ثلث مائة وثلثة عشر مقاتلا من المسلمين وألف مقاتل من قريش ببدر۔ انتصر فيها المسلمون باذن ربهم انتصارا باهرا فأسروا من قريش سبعين رجلا وقتلوا من مشاهيرهم مثل ذلك ولم يقتل من المسلمين إلّا اثنا عشر رجلا ولهذه الغزوة أهمية كبيرة فى تاريخ الاسلام اذ كانت هى وقعة مشهودة بل الحدّ الفاصل بين الحق والباطل "كم من فئة

قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین۔

---

(۵) وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمٰتہ وھو السمیع العلیم۔

(۶) ومن الناس من یتخذ من دون اللہ أندادا یحبونھم کحب اللہ والذین اٰمنوا أشد حبا للہ۔

(۷) وأما ثمود فأھلکوا بالطاغیۃ، وأما عاد فأھلکوا بریح صرصر عاتیۃ سخرھا علیھم سبع لیال وثمانیۃ أیام حسوما فتری القوم فیھا صرعیٰ۔

(۸) إن عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی کتاب اللہ یوم خلق السمٰوت والأرض منھا أربعۃ حرم۔

(۹) واذ استسقیٰ موسیٰ لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا قد علم کل أناس مشربھم کلوا وشربوا من رزق اللہ ولا تعثوا فی الأرض مفسدین۔

(۱۰) وواعدنا موسیٰ ثلٰثین لیلۃ وأتممنٰھا بعشر فتم میقات ربہ أربعین لیلۃ۔

(۱۱) إن ھٰذا أخی لہ تسع وتسعون نعجۃ ولی نعجۃ واحدۃ فقال أکفلنیھا وعزنی فی الخطاب۔ قال لقد ظلمک بسؤال نعجتک إلیٰ نعاجہ۔

(۱۲) أوكالّذى مرّعلىٰ قرية وهى خاوية علىٰ عروشها قال أنّىٰ يحيى هٰذه الله بعد موتها فأماته الله مائة عامٍ ثمّ بعثه۔

(۱۳) ولقد أرسلنا نوحًا إلىٰ قومه فلبث فيهم ألف سنة إلّا خمسين عاما فأخذهم الطوفان وهم ظالمون۔

(۱۴) وكأيّن من قرية عتت عن أمر ربها ورسله فحاسبنٰها حسابًا شديدًا وعذّبنٰها عذابًا نكرا۔

(۱۵) وكم من قرية أهلكنٰها فجاءها بأسنا بياتا أو هم قائلون فما كان دعواهم إذ جاءهم بأسنا إلّا أن قالوا إنّا كنّا ظٰلمين۔

التمرین (۴۴)

عربی میں ترجمہ کیجئے :۔

(۱) محمود مجھ سے عمر میں چھوٹا ہے لیکن قد و قامت میں وہ مجھ سے بڑا ہے، اس لیے دوڑنے میں وہ مجھ سے تیز ہے مگر تیراکی میں میں اس سے اچھا ہوں۔

(۲) میرے درجہ میں بارہ طلبا ہیں جن میں سے دو تحریر و تقریر کے لحاظ سے بہت اچھے ہیں۔

(۳) اس کا دل خوشی سے اُمنڈ آیا اور چہرہ پر مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی جب کہ اس نے سُنا کہ امتحان سالانہ میں اوّل آنے کی وجہ سے پہلا انعام اسی کو دیا گیا۔

(۴) اس وقت میری عمر ۲۲ سال سات ماہ کی ہے اور میرے بڑے بھائی کی ۲۵ سال ۶ ماہ کی، کیوں کہ وہ مجھ سے دو سال گیارہ ماہ بڑے ہیں۔ اور میرا چھوٹا بھائی

مجھ سے گیارہ سال دس ماہ چھوٹا ہے، اس حساب سے اس کی عمر دس سال ۹ ماہ کی ہوئی۔

(۵) میں نے ایک روپیہ نو آنے میں پندرہ کاپیاں اور چار روپے میں تیرہ قلم، گیارہ پنسلیں اور تین نب لئے۔ اب میرے پاس گیارہ روپے بارہ آنے بچتے ہیں، ابھی مجھے فونٹن پن کے لئے ایک دوات روشنائی اور تین درسی کتابیں خریدنی باقی ہیں۔

(۶) پندرہ روپے لے کر میں گھر سے نکلا، جن میں سے تین روپے کا ۶ سیر آٹا، اور تین روپے آٹھ آنے کا نصف سیر گھی اور ایک بوتل تیل خریدا۔ اس کے بعد پھلوں کی دوکان پر گیا، جہاں پانچ روپے گیارہ آنے میں بارہ کیلے، دس انار، سات سیب اور پندرہ سنترے خریدے۔

(۷) مالی نے ایک سو پچیس روپے میں پانچ سو آم فروخت کیے اور ۱۲ روپے میں ایک ہزار لیموں، سو آم میں نے بھی لئے اور پچیس روپے ادا کیے۔

(۸) ہم نے کتنے ہی درخت اپنے باغ میں لگائے مگر سب خشک ہو ہو کر رہ گئے، اس سال پھر ہم نے سو پیڑ آم کے، پچیس امرود کے اور اکیس پودے لیموں کے لگائے ہیں۔

(۹) میرا خاندان دس افراد پر مشتمل ہے۔ ہم لوگ سو روپے ماہانہ پر گزر بسر کر لیتے ہیں اور اللہ کا شکر ہے یہاں کتنے ہی گھر ایسے ہیں جس کے افراد میرے خاندان کے افراد سے زیادہ ہیں اور وہ مشکل سے پچاس روپے پاتے ہیں۔

(۱۰) اہم غزوات میں دوسرا غزوہ اُحد کا ہے یہ ۳ھ میں پیش آیا، بدر کے مقتولین

کا بدلہ لینے کے لئے کفار قریش تین ہزار جنگجو لے کر آئے، اُحد پہاڑ کے پاس اترے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معلوم ہوا تو ایک ہزار مسلمانوں کے ساتھ آپؐ باہر
نکلے، ان میں سے تین سو آدمی عبداللہ ابن اُبی منافق کے تھے۔ عبداللہ ابن اُبی
انھیں لے کر راستہ سے واپس چلا آیا، اب تین ہزار کے مقابلہ میں صرف سات سو
مسلمان رہ گئے، پہلے وہلہ میں مسلمان غالب آئے مگر ایک غلطی کے ارتکاب
کی وجہ سے آخر میں شکست ہوئی، اس جنگ میں ستر مسلمان شہید ہوئے۔

(۱۱) "خانۂ کعبہ مسجد حرام کے صحن میں واقع ہے، ایک سیاہ رنگ کے غلاف کے
اندر عظیم الشان کمرہ ہے، طول تقریباً ۵، فٹ، عرض ۶ فٹ اور بلندی ۸۰، ۸۱
فٹ، اس کے چاروں طرف چکر لگانے کے لیے ایک گول راستہ بنا ہوا ہے، اسی
حلقہ کو مطاف کہتے ہیں ـــــ دنیا نے کتنے انقلابات دیکھے، کتنے عبادت خانے
بنے اور بگڑے، کتنے مندر تعمیر ہوئے اور کھدے، کتنے گرجے آباد ہوئے اور اُجڑے
ہزار ہا طوفان آئے اور گزر گئے، مگر یہ سیاہ چوکور گھر جسے نہ کسی انجینئر نے بنایا اور
نہ کسی مہندس نے، آدمؑ سے لے کر ایں دم جوں کا توں کھڑا ہے۔"

(سفر نامہ حجاز)

الدّرسُ التّاسِع

(عدد وصفی اور سنین)

عدد وصفی عدد وصفی جس سے اعداد کی ترکیب معلوم ہوتی ہے، اسم فاعل کے وزن پر حسب ذیل طریقہ سے لکھتے ہیں:۔

الدرس الأول الدرس العاشر — القصة الأولى القصة العاشرة

الدرس الحادی عشر الدرس التاسع عشر — القصة الحادیة عشرة۔ القصة التاسعة عشرة

الدرس العشرون والثلثون والتسعون الخ — القصة العشرون۔ والثلثون والتسعون الخ

الدرس الحادی والعشرون ۔ والتاسع والتسعون ۔ — القصة الحادیة والعشرون والتاسعة والتسعون ۔

الدرس المائة والدرس الألف — القصة المائة والقصة الألف

بیچ کے اعداد اختصار کی غرض سے حذف کر دیے گئے ہیں، ان مثالوں پر غور کرنے سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں ۔

(۱) تذکیر و تانیث اور تعریف و تنکیر میں عدد اپنے موصوف کے مطابق ہے

(۲) عدد مرکب (یعنی ۱۱ سے ۹۹ تک)، اور عدد معطوف و معطوف علیہ (یعنی ۲۱، ۲۲ و ۲۳ وغیرہ) میں صرف پہلا ہی جز اسم فاعل کے وزن پر رہے دوسرا اجزا اپنے حال پر باقی ہے۔

(۳) عدد مرکب میں "ال" صرف پہلے ہی جز پر ہے، مگر عدد معطوف و

معطوف علیہ میں دونوں جز پر۔

(۴) العاشر کے سوا باقی دہائیوں پر صرف "ال" ہی داخل کر دینا کافی ہوتا ہے انھیں اسم فاعل کے وزن پر نہیں ڈھالا جا سکتا، اسی طرح تذکیر وتانیث میں بھی وہ یکساں رہتے ہیں۔

نوٹ: اوپر کے نقشہ میں اسم فاعل کے وزن پر جو اعداد لکھے گئے ہیں ان کا ترجمہ پہلا، دوسرا، پانچواں وغیرہ سے کیا جاتا ہے، لیکن آپ اگر تینوں چاروں، پانچوں وغیرہ جیسے معانی کو ادا کرنا چاہیں تو اس کے لئے عدد اسم فاعل کے وزن پر نہیں لکھا جاتا بلکہ اصلی صورت میں باقی رکھتے ہوئے صرف "ال" داخل کر دینا کافی ہوتا ہے جیسے:۔ تینوں بھائیوں نے اپنے باپ سے کہا قال الاخوان الثلاثة لأبیهم۔

سنین تاریخ وسنین حسب ذیل طریقہ پر لکھتے پڑھتے ہیں:۔

(۱) ولد فلان فی التاسع عشر من شهر شوال سنة سبع وخمسین وسبع مائةٍ من الهجرة۔

(۲) توفی فلان فی الخامس والعشرین من شهر ربیع الأول سنة إحدیٰ وستین وثلث مائةٍ وألفٍ من الهجرة۔

(۳) استقلت الهند من أیدی الانکلیز سنة سبعٍ وأربعین وتسع مائةٍ بعد الألف من المیلاد۔

نوٹ:۔ سنة چوں کہ مؤنث ہے اس لئے اس کے بعد واحد اور اثنان مؤنث لکھے جاتے ہیں جیسے اوپر کی دوسری مثال میں اور ثلاث سے

تسع تک نذکر۔

(۲) عرب مؤرخین حسب ذیل طریقہ پر تاریخیں لکھتے ہیں:۔

پہلی تاریخ کے لئے لِلَیْلَۃٍ خلتْ من شہر کذا۔ اسی طرح چودہ تاریخ تک جیسے لاربعَ عشرۃَ خلون من شہر کذا۔ پندرہویں تاریخ کو لنصف شہر کذا۔ اور سولہویں کو لأربعَ عشرۃ لیلۃً بَقین من شہر کذا۔ اسی طرح اٹھائیسویں تک ــــ اُنتیسویں تاریخ کو للیلۃٍ بقیت من شہر کذا۔ اور تیسویں کو لآخرِ یوم من شہر کذا لکھتے ہیں۔

(۳) اعداد دونوں طرف سے پڑھے جاتے ہیں مگر زیادہ فصیح یہ ہے کہ دائیں طرف سے پڑھا جائے جیسے "۱۵۹۷" سال کو سبع وتسعون وخمس مائۃ وألف سنۃٍ۔ اگرچہ ألفُ وخمس مائۃ وسبع وتسعون سنۃً۔ بھی لکھ پڑھ سکتے ہیں۔

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:۔

الشیخ الامام ابن تیمیة

ولد العلامة الامام أحمد تقی الدین بن تیمیة فی العاشر من شهر ربیع الأول سنة إحدی وستین وست مائة من الهجرة النبویة "بحرّان" ونشأ بها النشأة الأولی، إلی أن بلغ السابعة من عمره فاغاربها

التتار فهاجر مع اسرته إلى دمشق ۔ وقد حفظ القرآن منذ حداثة سنه ثم ثقف العربية وبرع فى الفقة والحديث وتبحر فى تفسير القرآن حتى صار إماما فيه۔

وكان أبوه عالما جليلا، له كرسىّ للدراسة فى الجامع الكبير فى دمشق ومشيخة الحديث فى بعض المدارس، فلما بلغ ابن تيمية الحادية و العشرين من عمره توفى أبوه سنة اثنتين وثمانين وست مائة فتولى الدراسة بعد وفاة أبيه بسنة۔ فجلس مجلسه وحل محله۔ فكان يلقى الدروس فى الجامع الكبير بلسان عربى مبين فاتجهت إليه الأنظار واستمعت اليه الأفئدة وكثر التحدث باسمه فى المجالس العلمية ولم يكد يبلغ الثلاثين من عمره حتى ذاع صيته وأصبح مقصداً العلماء الطلاب۔

وكان ابن تيمية يودّ إحياء ما كان عليه الصحابة وأهل القرن الأول من اتباع السنة المحضة كما كان يحاول ازالة بعض ما علق بها من غبار۔ فانتقد على العلماء والصوفية والفقهاء فأثاروا حوله الخلاف والفتن۔ فحبس ثم لم يزل يقع فى محنة بعد محنة وينقل من مجلس الى آخر حتى وافته المنية بقلعة دمشق (حيث كان هو محبوسًا) فى الثانى والعشرين من شهر ذى القعدة سنة ثمان وعشرين وسبع مائة رحمه الله۔

التمرین (۴۶)

عربی میں ترجمہ کیجئے :۔

ابن بطوطہ

مسلمانوں میں کتنے ہی سیّاح گزرے ہیں، مگران میں سب سے زیادہ شہرت کے لحاظ سے بڑا ھا ہوا ابن بطوطہ ہے، اس نے اپنی زندگی کے تیس سال سیاحت میں گزارے، اس عرصہ میں اس نے تقریبًا ۷۵۰۰۰ میل کا سفر طے کیا۔ یہ ۱۷ر رجب ۷۰۳ھ مطابق ۱۳۰۴ء کو شمالی افریقہ کے شہر طنجہ میں پیدا ہوا، اور وہیں پرورش پائی، یہانتک کہ جب اکیس سال کا ہوا تو طنجہ سے ۷۲۵ھ میں حج کے ارادے سے نکلا اور یہیں سے اس کی سیاحت کا آغاز ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ گھومتا پھرتا خشکی کے راستے سے ۷۳۴ھ میں ہندوستان آپہونچا، اس وقت یہاں محمد تغلق شاہ کی حکومت تھی، اس نے بڑی آؤ بھگت کی، پھر بارہ ہزار روپے ماہوار پر اُسے دہلی کا قاضی مقرر کردیا، آٹھ دس سال ابن بطوطہ یہاں مقیم رہا، پھر ایک وفد میں چین کے لیے روانہ ہوا، چین سے واپسی میں جزائر شرق الہند، سرندیپ وغیرہ سے گزرا، پھر ۷۴۸ھ میں سوماطرا کی راہ سے عراق، شام، فلسطین وغیرہ کی سیاحت کرتا ہوا مکہ معظمہ پہونچا، جہاں اس نے اپنا چوتھا حج کیا، پھر اسے وطن کی یاد آئی، چنانچہ مکہ سے چلا تو مصر، تونس، الجزائر اور مراکش ہوتا ہوا ۷۵۰ھ میں گھر پہونچا۔ــــــ گھر پر بمشکل پانچ چھ سال قیام رہا کہ پھر اندلس گیا، وہاں سے واپس ہوا تو پھر صحرائے افریقہ کی سیر کرتا ہوا ۷۵۴ھ میں تمبکتو پہونچا مگر وہاں سے جلد ہی وطن لوٹ

آیا، اس کے بعد اس نے وہ اپنا مشہور سفرنامہ مرتب کیا جو سفرنامہ ابن بطوطہ کے نام سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اس کی ترتیب وتسوید سے ۷۵۶ھ میں فارغ ہوا۔ اس کے بعد ۷۷۹ھ مطابق ۱۳۷۷ء میں انتقال کیا۔

(ہماری کتاب مرتبہ افضل صاحب ایم، اے)

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

رسیّدنا محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولد سیدنا محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صباح الیوم الثانی عشر من شهر ربیع الأول لعام الفیل أو الیوم العشرین من شهر إبریل سنة إحدی وسبعین وخمس مائة للمیلاد بمكة ونشأ بها یتیما. فقد توفی أبوه حین كان هو جنینا، ثم لم یكد یبلغ السادسة من عمره حتی استأثر الله بامه، فحضنه جده عبد المطلب سنتین ولما توفی هو كفله عمه ابو طالب نشأ النبیّ صلے اللہ علیه وسلم یتیما ولكن اللہ تولی تادیبه فشب علے سجاحة خلق ورجاحة عقل وحلم ووقار وحیاء وعفة ونفس رضیة ولسان صادق ثم طهره اللہ من الدنس والأرجاس فلم یشرب الخمر قط ولم یأكل مما ذبح علے النصُب ولم یشهد للأوثان عیداً ولا حفلا۔

ترعرع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی حجر عمه، فلما بلغ

الثالثة عشرة من عمره، سافر معه الى الشام ثم سافر إليها للمرة الثانية وهو فى الخامسة والعشرين من عمره. متاجرا ببضاعة خديجة بنت خويلد ومعه غلامها ميسرة فعاد وربح مالاكثيرا فرده إلى خديجة بكل أمانة فلما رأت خديجة من الربح الكثير وأمانته صلى الله عليه وسلم عرضت عليه أن يتزوجها وكانت سنها اربعين سنة فرضى رسول الله صلى الله عليه وسلم وخطبها عمه إلى عمها وتم الزواج وكانت خديجة من أفضل نساء قومها نسبا وثروة وعقلا ودراية، ولها أجمل ذكر فى تاريخ الاسلام.

هذه هى حياته قبل البعثة فلما بلغ الأربعين من سنه ابتعثه الله وجعله نبيا فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بأعباء الرسالة وجعل يدعو إلى الله كل من توسّم فيه خيرًا أو كان من الحكمة أن تكون دعوته سرية فدعا ثلاث حِجَج سرًّا ثم أمر أن يصدع بما يؤمر فأعلن بها فى قومه فحميت القبائل وأنفت قريش وجعلوا يؤذونه واشتد منهم الايذاء يوما فيوما حتى إذا تعدى الأذى أتباعه أمرهم بالهجرة الى الحبشة فهاجر إليها عشرة رجال وخمس نسوة. ثم تبعهم بعد ذلك جماعة من المسلمين حتى كانت عدتهم ثلاثة وثمانين رجلا وسبع عشرة امرأة، رجع بعضهم إلى مكة قبل الهجرة إلى المدينة وأقام بها آخرون إلى السنة السابعة من الهجرة، وأما النبى صلى الله عليه وسلم فمازال بمكة صابرًا على الأذى محتملاً للكره،

مثابراً على دعوته يدعو قومه إلى الهدى ودين الحق، وقريش تقاومه وتؤذيه، حتى انسلخ على هذه الحال الشديدة عشر سنوات، فلما كانت السنة العاشرة من النبوة فجع بموت عمه النبيل وزوجته الكريمة فى يومين متقاربين فاشتد به الأذى من قريش ونصبوا له الحبائل وتربصوا به الدوائر۔

وكان النبى صلى الله عليه وسلم خلال تلك السنين لا يسمع بقادم يقدم من العرب له اسم وشرف إلا تصدى له ودعاه إلى الله ودين الهدى حتى إذا كانت السنة الحادية عشرة خرج الى القبائل فى موسم الحج فآمن به ستة من اهل يثرب كانوا سبب انتشار الاسلام فى المدينة ثم جاء منهم اثنا عشر رجلا فى السنة الثانية عشرة دبايعوه ورجعوا إلى المدينة فلم تبق دار من دور المدينة إلا وفيها ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم ولما كانت السنة الثالثة عشرة من البعثة جاء منها ثلثة وسبعون رجلا وامرأتان فاسلموا على يد رسول الله صلى الله عليه وسلم وبايعوه فازداد الاسلام انتشارا فى المدينة۔ فأمر النبى صلى الله عليه وسلم اصحابه بالهجرة إليها۔ فجعل المسلمون يهاجرون ويلحقون باخوانهم الأنصار فى المدينة بعد ما اضطهدوا كثيرا وقاسوا الشدائد والمحن فما أن أحس المشركون بهجرتهم حتى اجتمعوا وائتمروا بقتل رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكنه خرج منها مع صاحبه أبى بكر الصديق فى حفظ من

ليس يغفل وتوجّها إلى المدينة حتى وصلا إليها يوم الجمعة الثانى عشر من شهر ربيع الأول سنة ثلاث وخمسين من مولده وهو يوافق لأربع و عشرين من شهر سبتمبر سنة اثنتين وعشرين وست مائة من الميلاد فاقام بها عشر سنين يجاهد المشركين ويجادلهم بالسيف ويقنعهم ويجادلهم بالبراهين وآيات القرآن حتى فهرت البينات ألبابهم وبهرت الآيات أبصارهم ولم يجدوا سبيلا للانكار فانحسر العمى وانجاب الشرك بنور الحق وجعل الناس يدخلون فى دين الله أفواجا. فلما كان فى الثالثة والستين من عمره جاءه اليقين، فلحق صلى الله عليه وسلم بالرفيق الأعلى يوم الاثنين الثالث عشر من شهر ربيع الأول سنة احدى عشرة من الهجرة الموافق للثامن يونيو سنة اثنتين وثلاثين وست مائة من الميلاد.

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم أفصح العالمين لسانا وأبلغهم بيانا، مثقف اللسان، فياض الخاطر، سهل اللفظ إماما مجتهد أصحاب معجزات وآيات فى اللسان العربى المبين، وكان كلامه كما وصفه الجاحظ "الكلام الذى قل عدد حروفه وكثر عدد معانيه وجل من الصناعة ونزه عن التكلف ثم لم يسمع الناس بكلام قط أعم نفعا ولا أصدق لفظا ولا أعدل وزنا ولا أجمل مذهبا وأكرم مطلبا ولا أحسن موقعا ولا أسهل مخرجا ولا أبين من فحواه من كلامه صلى الله عليه وسلم".

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم "دائم البشر سهل الخلق، لين الجانب، ليس بفظ ولا غليظ أجود الناس صدرا وأصدق الناس لهجة وألينهم عريكة، وأكرمهم عشيرة، من رآه بديهة هابه ومن خالطه معرفة أحبه. يقول ناعته لم أر قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم"

عربی میں ترجمہ کیجئے :۔

مجدد الالف الثانیؒ

دسویں صدی کے اواخر کا زمانہ تھا کہ ۹۶۴ھ میں اکبر ہندوستان کے تخت و تاج کا مالک ہوا اور پورے پچاس برس اس نے حکومت کی، یہ ایک نہایت ہی جاہل اوران پڑھ بادشاہ تھا، اسے کسی نے یہ پڑھا دیا کہ اب نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو ہزار سال ہو رہے ہیں، دوسرے ہزار میں نئے دین اور نئے مذہب کی ضرورت ہے، چنانچہ ۹۸۳ھ سے یہاں اکبری الحاد کا دور شروع ہوا۔ ۹۸۷ھ میں ایک محضر نامہ تیار کیا گیا جس کا مضمون تھا کہ بادشاہ ظل اللہ ہے، امام عادل ہے مجتہد العصر ہے، کسی کا پابند نہیں، اس کا حکم سب پر بالا ہے۔" یہ محضر نامہ نئے مذہب کے اعلان کی تمہید تھی، آخر ۹۹۰ھ میں "دین الٰہی" کی تاسیس کا اعلان بھی ہو گیا اس نئے دین کا کلمہ "لآ الٰہ الّا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ" تجویز کیا گیا۔ اب ہر قسم کی گمراہیاں اس کے دور میں رواج پانے لگیں، وحی و رسالت، حشر و نشر، جنت و دوزخ، ہر چیز کا مذاق اڑایا جانے لگا، نماز و روزہ، حج اور دوسرے شعائر دینی پر اعتراضات

کئے جانے لگے، اس کے برعکس ہندوانہ رسم ورواج فروغ پانے لگیں، ہندو تہواروں کے موقع پر عام عید منائی جاتی، بتوں کی پوجا کا انتظام ہوا، دوسری طرف مسجدیں منہدم کی جانے لگیں، جوئے اور شراب کو حلال کیا گیا۔

یہی حالات تھے کہ ۹۷۱ھ میں حضرت مجدد الف ثانی پیدا ہوئے، آپ سن رشد کو پہونچتے ہی اس فتنہ کو بھانپ گئے، چنانچہ آپ اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے، حکومت کے افسروں اور فوج کے سپہ سالاروں پر تبلیغ شروع کر دی اور ہر طرف اپنے مریدوں کے جال بچھا دیے۔ ۱۰۱۴ھ میں اکبر کا انتقال ہو گیا، اور اس کی جگہ اس کا بیٹا جہانگیر تخت وتاج کا وارث ہوا، حضرت مجدد صاحب نے اپنا کام جاری رکھا اور اب کھل کر میدان میں آگئے۔ بالآخر آپ کی دعوت کے اثرات ظاہر ہونے شروع ہوے، شروع شروع میں جہاں گیر کی حکومت نے ان پر کوئی سختی نہ کی، مگر ردّ شیعیت میں آپ نے صاف صاف زبان کھولی تو حکومت کے درباری بگڑ گئے اور طرح طرح سے بادشاہ کو اُکسایا، بالآخر دربار میں طلبی ہوئی، آپ تشریف لے گئے، سلام مسنون پر اکتفا کی اور رواج کے مطابق زمین بوس نہ ہوئے، یہ دیکھ کر درباری بہت برہم ہوئے، آپ نے اس کی پروا نہ کی اور سرِ دربار منکرات کی مذمت شروع کر دی، نتیجہ یہ ہوا کہ گوالیار کے قلعہ میں آپ قید کر دیے گئے، حضرت مجدد صاحب نے وہاں بھی اپنا کام جاری رکھا، دیکھتے دیکھتے قید خانہ کی کایا پلٹ ہو گئی، بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ اس قیدی نے حیوانوں کو انسان، اور انسانوں کو فرشتہ بنا ڈالا بادشاہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا، اُس نے پایۂ تخت پر آنے کی آپ کو دعوت دی، اور اپنے بیٹے شاہ جہاں کو استقبال کے لئے بھیجا، حضرت مجدد صاحبؒ تشریف لے آئے،

بادشاہ نے معذرت چاہی۔ حضرت مجددصاحبؒ نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا، دور اکبری کے منکرات و بدعات کی منسوخی کا مطالبہ کیا، بادشاہ نے ان کے منسوخ کئے جانے کا فرمان جاری کیا، اس طرح نصف صدی کی گھٹاٹوپ تاریکی کے بعد ایک مرتبہ پھر اسلام کو اس ملک میں سربلندی حاصل ہوئی۔

حضرت مجددصاحبؒ کا پورا نام احمد بن عبدالاحد فاروقی ہے، ۱۰۳۴ھ میں آپ نے وفات پائی رحمہ اللہ ونضر وجہہ یوم القیمۃ (ماخوذ ملخص)

الدَّرسُ العَاشِرُ

(فعل تعجُّب اور نعم و بئس)

کسی شئے کے حُسن یا قبح پر اظہار تعجب کے لئے عربی میں مَا اَفْعَلَہٗ اور اَفْعِلْ بِہٖ کے دو صیغے مستعمل ہوتے ہیں جیسے مَا اَجْمَلَ الْمَنْظَرَ اور اَجْمِلْ بِالْمَنْظَرِ (کیا ہی خوب منظر ہے)

کسی فعل سے مذکورہ بالا وزن پر تعجب کے صیغے لانے کی شرط یہ ہے کہ وہ فعل ثلاثی ہو، تام ہو[1]، مثبت ہو، معروف ہو، عَسٰی وغیرہ کی طرح سے فعل جامد نہ ہو، اس کا اسم صفت افعل کے وزن پر نہ آتا ہو (جیسے اَحْمَرُ، اَبْکَمُ وغیرہ) اس کے اندر تفاوت ممکن ہو جیسے حسن وجمال علم وغیرہ، بخلاف فنا اور موت وغیرہ کہ ان کے اندر تفاوت ممکن نہیں ہے، اس لیے ان سے تعجب کے صیغے نہیں لائے جاتے۔

جو افعال مذکورہ بالا شرائط پر پورے نہ اُتریں مثلاً غیر ثلاثی ہوں یا ناقص ہوں یا منفی ہوں یا اس کا اسم صفت افعل کے وزن پر آتا ہو تو ایسی صورت میں مَا اَشَدَّ یا اس کے ہم معنی لفظ لکھ کر اس کے بعد اس فعل کا مصدر صریح یا مصدر مؤوّل بأن لے آتے ہیں جیسے

---

[1] تام ہو یعنی کان صار وغیرہ جیسے افعال ناقصہ نہ ہوں۔

مَاأَشَدَّ الْحُمْرَةَ ۔ مَاأَشَدَّ كَوْنَ الدَّوَاءِ مُرًّا ۔ مَا اقبح ان يُعاقبَ البَرِئُ۔ ما أعظم الازدحامَ على المحطة۔ ما اضَرَّان لايصدُقَ التاجرُ وغیرہ۔

فعل تعجب کے بعد جو اسم آتا ہے وہ منصوب ہوتا ہے جیسے ماأطيب الطعامَ اس کے برعکس ما اطیب طعامًا کہنا صحیح نہیں ہے اور نہ الطعام کو مقدم کرنا ہی جائز ہے ۔

افعال مدح وذم (نعم و بئس) نعم اور بئس فعل جامد ہیں ان سے مضارع اور امر نہیں آتے نعمَ مدح کے لئے اور بئس ذم کے لئے آتا ہے جیسے نعمَ التلميذُ المجتهدُ (محنتی طالب علم خوب ہے)، بئس التلميذُ الكسلانُ (سست اور کاہل طالب علم بُرا ہے)

نعم اور بئس کے فاعل ہمیشہ معرف باللام کی طرف مضاف ہوتے ہیں، یا پھر ضمیر مستتر ہوتی ہے جس کی تفسیر بعد میں کوئی اسم نکرہ (تمیز کی صورت میں) کرتا ہے یا پھر وہ لفظ ما ہوتا ہے، جیسے: نعمَ التلميذُ محمودٌ نعمَ خلقُ التلميذِ الصدقُ ۔ نعم صديقًا الكتابُ ۔ نعم ما تجتهدُ في القرأة ۔

نعم و بئس کے فاعل کے بعد جو اسم آتا ہے وہ مخصوص بالمدح و مخصوص بالذم کہلاتا ہے اور وہ کبھی مرفوع ہی ہوتا ہے مگر اس کو جو رفع ہوتا ہے وہ خبریہ کی بنا پر دیا جاتا ہے اور اس کا مبتدا وجوبًا محذوف مانا

جاتا ہے۔ نعم التلمیذ المجتھد کی ترکیب یہ ہوگی کہ نعم فعل مدح التلمیذ فاعل المجتھد خبر بتدا محذوف کی (بتدا محذوف الممدوح ہوگا) ـــــ اس کی دوسری ترکیب یوں بھی کی جاتی ہے کہ المجتھد کو خبر ماننے کے بجائے بتدا مانیں اور ما قبل کو خبر۔

کبھی مخصوص بالمدح و مخصوص بالذم کو فعل پر مقدم بھی کر دیتے ہیں جیسے المجتھدُ نعمَ التلمیذُ اس وقت المجتھد صرف بتدا ہی ہو سکتا ہے اور بعد کا جملہ خبر ہوگا۔

نعم وبئس کی طرح حبذا و لا حبذا بھی مدح وذم کے لئے آتے ہیں حبذا، نعم کے معنی میں اور لا حبذا، بئس کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے: حبذا القناعةُ مع الجدِّ اور لا حبذا یومٌ لا تعمل فیہ خیرا۔ ان میں "ذا" اسم اشارہ فاعل ہوتا ہے اور ما بعد مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم بنتا ہے۔

التمرین (۴۹)

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

(۱) ما أعظم السماء لقد رفعها الله القدیر بغیر عمد ترونها۔

(۲) ما أشد ابتہاج الفقیر یعطی فی الشتاء ثوبا فیلبسه ویقی به غوائل البرد۔

(٣) ما أشدّ الحرّ يا لطيف: لقد ارتفعت درجة الحرارة إلى مائة وثمانى عشرة نقطة فَعِيْلَ صبرُ الناس۔

(٤) قيل لاعرابية مات ابنها "ما أحسن عزاءك عن ابنك" فقالت إن مصيبته أمنتنى من المصائب بعده،

(٥) "ما أسمج وجه الحياة من بعدك يا بُنَىّ، وما اقبح صورة هذه الكائنات فى نظرى وما أشد ظلمة البيت الذى أسكنه بعد فراقك إياه فلقد كنت تطلع فى أرجائه شمسا مشرقة تضيئ لى كل شئ فيه أما اليوم فلا ترى عينى مما حولى أكثر مما ترى عينك الآن فى ظلمات قبرك" (النظرات)

(٦) بنفسى تلك الأرض ما أطيب الرّبا
وما أحسن المصطاف والمتربعا

(٧) ما أنضر الروض إبّان الربيع وقد
سقاه ماء الغوادى فهو ريّان

(٨) وقاتلوهم حتىٰ لا تكون فتنة ويكون الدين كله لله فان انتهوا فان الله بما يعملون بصير۔ وإن تولوا فاعلموا أنّ الله مولٰكم نعم المولىٰ ونعم النصير۔

(٩) وقالوا الحمد لله الذى صدقنا وعده وأورثنا الأرض نتبوأ من الجنّة حيث نشاء فنعم أجر العاملين۔

(١٠) الّذين قال لهم الناس انّ الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم

ایمانا و قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

(۱۱) ولقد أرسلنا موسیٰ بآیٰتنا وسلطٰن مّبین فاتبعوا أمر فرعون وما أمر فرعون برشید۔ یقدم قومہ یوم القیٰمۃ فأوردھم النار وبئس الورد المورود۔ واُتبعوا فی ھٰذہ لعنۃ ویوم القیٰمۃ بئس الرفد المرفود۔

(۱۲) ذٰلکم بما کنتم تفرحون فی الأرض بغیر الحق وبما کنتم تمرحون۔ أدخلوا أبواب جھنّم خالدین فیھا فبئس مثوی المتکبرین۔

التمرین (۵۰)

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

صبح کا کیسا سہانا وقت ہے، صاف اور ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے، ابھی کچھ کچھ اندھیرا ہے، ستارے جھلملا رہے ہیں، کتنے حسین ہیں یہ تارے اور کتنا دل فریب ہے اس وقت ان کا منظر۔ اب کچھ دیر بعد اُجالا ہو جائے گا، سورج کی روشنی اُن سب پر غالب آجائے گی، آؤ کسی اونچے ٹیلے پر چڑھ کر سورج کے طلوع ہونے کا تماشا دیکھیں، لو دیکھو، اب سورج طلوع ہو رہا ہے، اس کی ہلکی اور دھیمی شعاعیں درختوں کی پھنگیوں پر نظر آنے لگیں، کیسا دل چسپ منظر ہے اور ذرا شبنم کے ان قطروں کو دیکھو جیسے بکھرے ہوئے موتی کے دانے ہوں، شعاعیں ان پر کیا پڑیں کہ سچے موتی کی طرح چمکنے لگے، نیلے پیلے، اودے، سُرخ، سبز اور بنفشی رنگوں کی آمیزش سے کس قدر خوب صورت معلوم ہو

رہے ہیں یہ قطرے کتنی عجیب ہے قدرت کی کاریگری ۔ فَتَبَارَكَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ۔

"اب ہم حجاز سے قریب ہو رہے ہیں اور مدت کی سوئی ہوئی تمنائیں جاگ رہی ہیں، یا الٰہی وہ کیا ساعت ہوگی جب ہم تیرے گھر کے سامنے کھڑے ہوں گے اور وہ کیا آن ہوگی جب ہمیں طواف کی سعادت حاصل ہوگی، یہ مشت خاک اور دیار حرم کی آبلہ پائی، یہ سب اُس کے فضل سے ہے، جو کچھ ہے اسی کا ہے، جو کچھ ہے اُسی کی طرف سے ہے "

دیار عرب میں چند ماہ مولانا مسعود عالم ندوی

الباب الثّانی

فی تمرینات عامة

اب تک آپ کسی نہ کسی قاعدہ کے تحت عربی ترجمہ کی مشق کر رہے تھے اس لئے بڑی حد تک لفظی ترجمہ کے پابند تھے، خصوصاً ہر درس میں دیے ہوئے قاعدہ کے مطابق مخصوص ترکیبوں کی پابندی آپ کے لئے ضروری تھی مگر اب ہم آپ سے یہ پابندی ہٹا کر چند تمرینات ایسے لکھ رہے ہیں کہ ان میں کسی مخصوص و متعین قاعدہ کی مشق نہیں بلکہ صرف ترجمہ مقصود ہے۔

ترجمہ میں جملہ اسمیہ کے بجائے جملہ فعلیہ، اور جملہ فعلیہ کی جگہ جملہ اسمیہ اور دوسری ترکیبیں بھی بدلی جا سکتی ہیں اور اسی طرح الفاظ کی نشست اور جملوں کی ترتیب میں بھی ردو بدل کیا جا سکتا ہے بلکہ بسا اوقات مترادف جملوں کا حذف اور بعض دوسرے جملوں کا اضافہ بھی صحیح ہوتا ہے مگر ان تمام تصرفات میں شرط یہ ہے کہ معنی مراد میں کوئی تغیّر نہ ہو۔ اصل یہ ہے کہ ہر زبان کا اپنا ایک طرز تعبیر اور طریق ادا ہوتا ہے جس کی پابندی دوسری زبان میں نہیں کی جا سکتی، مگر اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ الفاظ اور جملوں کی کوئی رعایت نہ کی جائے، اور ترجمہ کے بجائے معنی و مفہوم کی ترجمانی کی جانے لگے، بلکہ اس کی صحیح

صورت یہ ہے کہ حتی الامکان پہلے اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ لفظ و معنی دونوں کی رعایت باقی رہے لیکن جہاں دونوں کی رعایت ممکن نہ ہو، وہاں صرف معنی کی ادائیگی پر اکتفا کیا جائے، ذیل میں ایک ترجمہ مع اصل کے درج کرتے ہیں تاکہ آپ کو سمجھنے میں مزید سہولت ہو۔

ایک حیثیت سے اور غور فرمائیے، آں حضرت صلعم ہمیشہ صرف اپنے معتقدوں ہی میں نہ رہے بلکہ مکہ میں قریش کے مجمع میں رہے، نبوت سے پہلے چالیس برس آپ کی زندگی انہی کے ساتھ گزری اور پھر تاجرانہ زندگی، لین دین کی زندگی، معاملہ اور کاروبار کی زندگی، جس میں قدم قدم پر بد معاملگی، بدنیتی، خلاف وعدگی اور خیانت کاری کے عمیق غار آتے ہیں، مگر آپ اس طرح بے خطر اس راستہ سے گزر گئے کہ آپ کو ان سے امین کا خطاب حاصل ہوا، نبوت کے بعد بھی لوگوں کو آپ پر یہ اعتماد تھا کہ اپنی امانتیں آپ ہی کے پاس رکھواتے تھے، چنانچہ ہجرت کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسی لئے مکہ میں چھوڑا تاکہ آپ کے بعد وہ لوگوں کی امانتیں واپس کر سکیں، آپ کے دعوائے نبوت پر تمام قریش نے برہمی ظاہر کی، مقاطعہ کیا، دشمنیاں ظاہر کیں، گالیاں دیں، راستے روکے، نجاستیں ڈالیں، پتھر پھینکے، قتل کی سازشیں کیں، آپ کو ساحر کہا، شاعر کہا، مجنوں کہا مگر کسی نے یہ جرأت نہ کی کہ آپ کے اخلاق و اعمال کے

خلاف ایک حرف بھی زبان سے نکال سکے، حالاں کہ نبوت و پیغمبری کے دعوے ہی کے یہ معنی ہیں کہ مدعی اپنی بے گناہی اور معصومیت کا دعویٰ کر رہا ہے اس دعوے کے ابطال کے لئے، آپ کے اخلاق و اعمال کے متعلق چند مخالفانہ شہادتیں بھی کافی تھیں، تاہم اس دعوے کو توڑنے کے لئے انھوں نے اپنی دولت لٹائی، اپنی اولاد کو قربان کیا، اپنی جانیں دیں لیکن یہ ممکن نہ ہوا کہ وہ آپ کی ذات پر معمولی خردہ گیری کر کے بھی اس کو باطل کر سکیں۔

(خطبات مدراس)

ترجمہ:-

وتدبّر من ناحية أخرى أن الرسول صلى الله عليه وسلم لم يقض حياته كلها بين أحبابه وأصحابه بل قضى أربعين سنة من عمره في مكة قبل أن يبعث، فكان بين أهلها من مشركي قريش وكان يتعاطى فيهم التجارة، ويعاملهم في أمور الحياة ليل نهار ..... وهو عيشة طويل طريقها كثيرة منعطفاتها وعرة مسالكها، تعترضها وهدات مما قد يصدر عن المرء من خيانة وإخفار عهد، وأكل مال بالباطل، و عقبات من الخديعة والخيانة وتطفيف الكيل، وغمط الحقوق واخلاف الوعد، وأن الرسول صلى الله عليه وسلم اجتاز هذه السبيل الشائكة الوعرة وخلص منها سالمًا نقيًا، لم

يصبه شئ مما يصيب عامة الناس حتى لقد دعوه "الأمين" وأن قريشا بعد بعثته وادعائه النبوة كانوا يودعون عنده ودائعهم وأموالهم لعظيم ثقتهم به وقد علمتم أنه صلى الله عليه وسلم لما هاجر من مكة خلف فيها عليا ليرد ما كان لديه من الودائع إلى أهلها فقريش خالفوه أشد الخلاف فى دعوته ولم يتركوا سبيلا إلى ذلك إلا سلكوه فقاطعوه، وعاندوه، وصدوا عن سبيله وألقوا عليه سلے جزور وهو يصلى، ورموه الحجارة وأرادوا قتله، وكادوا له كيدهم وسموه ساحرا ودعوه شاعرا، وفندوا آراءه و سخفوه حلمه، لكنه لم يجرأ أحد منهم أن يقول شيئا فى أخلاقه، ولا أن يرميه بالخيانة أو ينسب إليه الكذب فى القول أو اخلاف الوعد أو اخفار الذمة أو نقض العهد، و أن من ادعى النبوة وقال إن الله يوحى إليه فكأن ادعى العصمة والبراءة من جميع المفاسد ومساوئ الأعمال، ألم يكن يكفى قريشا فى ردهم على الرسول أن يذكروا أمورا عمل فيها بغير الحق وأن يشهدوا عليه بأن أخلفهم وعدا أو خانهم فى أموالهم أو كذبهم فى شئ مما قاله لهم؟ أن قريشا أنفقوا أموالهم وبذلوا نفوسهم فى عداوة الرسول وضحوا بفلذات أكبادهم فى قتاله حتى قتل منهم وجرح كثيرون، لكنهم

لم يستطيعوا أن يدنسوا ذيله الطاهر، ولا أن يمموه بشئ في عظيم أخلاقه.

(تعريب الاستاذ الفاضل الجليل محمد ناظم الندوي)

اُردو میں ترجمہ کیجئے:۔

(على الباخرة)

قضينا ليلة هادئة ونمنا نوما لا بأس به مع هبوب الرياح الشديدة طول الليل وأصبحت نشيطا مسرورًا، وأذن أخ مصري لصلاة الصبح فكان هو الصوت الوحيد والصوت الحق الذي دوّى في هٰذا السكون المخيم على البحر والباخرة، هٰذا هو النداء الذي أيقظ العالم بالأمس، واضطرب له البرّ والبحر، ولكنه لم يستطع أن يوقظ جميع المسلمين في الباخرة على قلة عددهم، إنه مع الأسف قد فقد شيئاً كثيراً من قوته وسلطانه على القلوب، وأكثر ما أضعف سلطانه الروحي هي المادية الغربية تعتقد الفلاح في غير الصلوٰة وفي غير العبادة والدين، ولا تصدق بأن الصلوٰة خير من النوم وعلى كل حال فقد استيقظ من أراد الله به الخير وصلينا جماعة وجلست في مكان أتفرج على البحر وهو هادئ ساكن، والباخرة ليست لها حركة عنيفة تزعج الركاب وقد كنت تخوفت جدًا بحديث الأستاذ أحمد عبد الغفور عطار والأستاذ عبد القدوس صاحب "المنهل" فقد لقيا تعبا

عظيما في سفرهما إلى مصر، وبقيا عدة أياما لا يأكلان، لا يبرحان مكانهما للدوار، وقد وقع لي مثل هذا أو أشد في كلتا الرحلتين للحج فقد بقيت نحو أسبوع لا استسيغ طعاما ولا أشتهي أكلا، وأنا أجتزئ ببعض المشروبات أو الحوامض والفواكه، ولكن الله سبحانه وتعالى قد لطف بنا هذه المرة فلم يقع لنا شيء من هذا إلى الآن، ونرجو من الله الخير ونسأله السلامة والعافية۔

(مذكرات للاستاذ ابي الحسن على الندوى)

التمرين (۵۲)

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

(في الصحراء)

مغرب کے وقت صحرا میں موٹر رکی، اذان ہوئی اور تیمم کر کے سب نے نماز ادا کی، تیمم ہمارے لئے نامانوس چیز تھی لیکن بے آب سرزمین میں اور کیا ہو سکتا ہے؟ پینے اور کھانے کے لئے موٹر والوں نے پانی کی چار مشکیں لے لی تھیں مگر تین دن اور تین رات کا سفر بھی درپیش ہے، دوسری چیز جو کویت ہی سے بدلی ہوئی دیکھی وہ یہ کہ موٹر کے تمام مسافروں، ڈرائیور اور دوسرے ملازموں سب نے بلا استثناء نماز ادا کی، رات کا کھانا کھایا گیا اور بدوی طرز پر یعنی ایک ہی سینی میں چاول ڈال دیے گئے اور سب کے سب اس کے چاروں طرف حلقہ بنا کر بیٹھ گئے، چاول کی وجہ سے کھانا میرے لئے خوش آیند نہیں تھا لیکن مرتا کیا نہ کرتا؟ دو چار لقمے کھائے اور پھر سادہ چائے پی لی۔

پَو پھٹتے ہی صبح کی نماز ادا کی گئی، قافلہ کے ایک نجدی رفیق اذان واقامت کے فرائض انجام دیتے رہے . . . . . نماز کے بعد ہی چائے پی گئی، یہ چائے کیا ہوتی تھی سُرخ گرم پانی جس میں شکر گھول دی گئی ہو، ایک برتن میں پانی، چائے کی پتی اور شکر ڈال کر ایندھن کے اوپر رکھ دیتے ہیں، دس بارہ منٹ میں ایندھن جل کر راکھ ہوا اور ادھر چائے تیار ہوگئی، اس سے زیادہ صحرا میں یہ بے چارے انتظام بھی کیا کر سکتے ہیں؟ تھوڑا بہت اہتمام ممکن ہے مگر انھیں اس کا ذوق نہیں۔ بہرکیف ان کی اس بدوی زندگی میں برابر کا شریک رہا اور ان کی گفتگو عادات واخلاق کا خاموش مطالعہ کرتا رہا۔

(دیارِ عرب میں چند ماہ، مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم)

اُردو میں ترجمہ کیجئے:-

في الطريق إلى مصر

أصبحنا والحمد لله على الصحة والنشاط وصلينا بجماعة وتمشيت على ظهر الباخرة كما يتمشى الانسان على البر لا أشعر باضطراب أو حركة مزعجة ثم أفطرنا وشربنا الشائى . . . . لاحظت على هٰذه الباخرة التي جمعت بين أهل بلاد مختلفة، ورفعت حواجز كثيرة، حرية زائدة في النساء وقلة احتفال بالتستر والاحتشام والحجاب الشرعي، فكنت أسمع مناقشتهن وحديثهن في كل موضوع كأنهن في مساكنهن، أراهن سافرات

فى كثير من الأحيان أما الرجال فلم أر فيهم رغبة فى التعارف الاسلامى ، أو شعورا بالجوار أو أثراً للحياة الاجتماعية ، وكل ذلك يدل على أن الحياة الاسلامية قد تضعضعت فى بلادنا الاسلامية وحلت محلها حياة لايهم فيها الانسان إلا نفسه وعياله وبطنه وراحته، إننا فى بلادنا إذا أردنا ان نعبر عن غاية القرب والمشاركة فى الحياة والزمالة قلنا "نحن ركاب سفينة واحدة"، لكننا هنا متباعدون مع غاية القرب وكأن كل واحد منا راكب فى سفينة خاصة۔

ظللنا النهار كله نتفرج على الجبال على بر افريقية وعلى يميننا ۔ إذا استقبلنا السويس۔ رأينا سلسلة جبال كذلك ۔ ولعل منها جبل "الطور" ولكن لم نجد من يخبرنا بالضبط أنه طور سيناء۔ ولم يزل المضيق ينحصر والبران يتقاربان حتى كنا نرى الشاطئين عن يمين وعن شمال ومرت بنا بواخر كثيرة كأننا على جادة برية تمر بنا المراكب والسيارات عليها۔

قضينا الليل ونحن نعرف أننا نصبح فى السويس، وأعترف بأنه كان يغامرنى سرور غريب رغم كثرة أسفارى ذكرنى بسرور أيام الصبا وأسفاره الأولى وماذاك إلا أن مصر قد حلت فى نفسى وعقليتى محل البلاد التى يألفها الانسان من الصغر لكثرة ما سمعت عنها وعرفت أخبارها ورجالها وبقيت متصلا بالمكتبة العربية المصرية ونتاجها كأى عربى خارج مصر.... إذن لاغرابة اذا طلعت إلى مصر وسررت بقرب زيارتها۔ طلع الصباح والسويس معاً ونحن لكل منهما منتظرون ومتشوقون

ودست السفينة فجاءت من الساحل زوارق بخارية تحمل رجالا يرتدون الزيّ المصري . . . . وقد حيانا بعضهم بالتحية الاسلامية وحب بنا، فشعرت بالفرق بين بلاد المسلمين وبلاد غير إسلامية، الفرق الذى لايشعر به مسلم نشأ فى بلاد الاسلام۔

(مذکرات للاستاذ ابی الحسن علی الندوی)

عربی میں ترجمہ کیجئے :۔

(من الطائف الیٰ مکۃ)

تین بجے سہ پہر کو طائف سے روانہ ہوئے، طائف کی سڑکوں اور بازاروں سے گزرے، لاریاں اور ٹرک بھر بھر کر حجاج کو لے جارہے تھے ہماری نگاہیں شہر کی عمارتوں پر تھیں مگر دل جذبات شوق سے معمور، ایک ایک پتھر اور ایک ایک اینٹ کو شوق اور تجسُّس کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا، کیا یہی وہ طائف ہے جس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ٹھکرادی تھی، کیا یہی پہاڑیاں اور دشوار گزار گھاٹیاں ہیں جہاں حضرت کے قدم لہولہان ہوئے تھے، موٹر دو متوازی پہاڑی سلسلوں اور پُر پیچ گھاٹیوں سے ہو کر جارہی تھی اور یہ گنہ گار بار بار دل میں کہتا یہ راستہ تو موٹر سے روندنے کے قابل نہیں، ہم اپنے کو داعی کہتے ہیں تو پھر کیوں سب سے بڑے داعیٔ حق کے نقش قدم پر چلنے کی ہمت نہیں کرتے ____؟ راستہ بھر یہی حال رہا اس پر عاصم صاحب کا بار بار پوچھنا، کیا رسول اللہؐ اسی راستہ سے تشریف لے گئے تھے؟

جی ہاں! یہی راستہ تھا، وہ دیکھو اونٹوں کے قافلے کن تنگ اور پُرپیچ گھاٹیوں سے ہو کر گزر رہے ہیں یہی گھاٹیاں ہوں گی، ممکن ہے تیرہ چودہ سو برس میں راستے کچھ بدل گئے ہوں لیکن سرزمین یہی تھی، پہاڑیاں یہی تھیں، اب بھی وہی زمین ہے، پہاڑیاں بھی وہی ہیں لیکن اس پاک باز پیغمبر کے نقش قدم پر مٹنے والے راہ حق کے دیوانے کہاں ؟

انھیں جذبات وافکار میں اُلجھا ہوا تھا کہ میقات آگئی، موٹر رکی اور ہم ہمہ تن شوق اُتر پڑے۔ اور جلدی جلدی غسل سے فارغ ہونے کی کوشش کی، جسم میں خوشبو ملی، احرام کے کپڑے بدلے، دو رکعتیں پڑھیں اور عمرہ کی نیت کر کے لبّیک کہنا شروع کیا۔ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكُ لَاشَرِیْكَ لَكَ ۔ اس کے بعد ہمارا قافلہ منزل مقصود کی طرف چل کھڑا ہوا، ڈیڑھ دو گھنٹے کی مسافت ہے۔ سب کی زبانوں پر ”لَبَّیْكَ“ اور دل شوق ومحبّت کے جذبات سے لبریز ——— اللہ کا لاکھ لاکھ درود وسلام، اس پاک و برگزیدہ بندے پر جس نے تکلیفیں سہہ کر جسم وجان کو خطرے میں ڈال کر اللہ کا پیغام اس کے بندوں تک پہونچایا، دنیا اور دنیا والے اس ذات گرامی کے احسانات کے بار سے سبک دوش نہیں ہو سکتے، وہ پیغام آج بھی موجود ہے لیکن کہاں ہیں ان کا کلمہ پڑھنے والے اور ان کی محبت وعقیدت کا دم بھرنے والے ؟

(دیارِ عرب میں چند ماہ، مولانا مسعود عالم ندوی)

التمرين ۵۵

اُردو میں ترجمہ کیجئے:-

(فی کبد السّماء)

فی صباح الخمیس ۸ مایو سنة ۱۹۵۲ء توجهنا بعد ان استودعنا الله أهلنا بد ينهم وأماناتهم وخواتيم عملهم إلى مكتب شركة الطيران الهندية "ك،ل،م" بالقاهرة وهناك سعى لوداعنا كثير من أماثل الأصدقا وفی الساعة العاشرة والربع صباحا تحركت الطائرة الضخمة بعد أن أخذنا أماكننا داخلها تحركت أجنحتها وعلى أزيزها، ثم درجت على الأرض تختبر اجزاءها وتهيئ نفسها للوثوب ثم وثبت وأزيزها يتضاعف وبعد دقائق صعدت فی الجوّ باسم الله مجراها ومرساها ثم استوت على الطريق في الفضاء الوسيع "سبحان الذى سخرلنا هٰذا وماكنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون"۔ جل البارى المصور المبدع الخلاق لقد علم الانسان مالم يعلم وكان فضل الله على الناس عظيما۔

واطلت علينا مضيفة الطائرة بنشاطها وحركتها الدائبة فقدّمت إلينا أكواب البرتقال المثلج وبعدها صحفا ومجلات انجليزية وفرنسية للمطالعة وهٰكذا بدأنا ننسى اننا فى الطائرة طال حول أهوالها الحديث ولولا هذا الأزيز لظننا أننا نركب سيارة لاحد المترفين فالمقاعد مريحة والمكان فسيح نظيف والهواء مكيف

والاستعداد بما يحتاجه المسافرون من طعام وشراب وتسلية ظاهر كامل وكثيراً ما كان يخيل إلىّ أنني جالس فى مكتب وثير، بجواره مصنع ذو زئير ولكن فجاءة تهوى الطائرة ثم تحلق بفعل التخلخل الهوائى، فاهتز هتزازاً خفيفاً فى الجسم والفؤاد وأتذكر أننا فى جوف طير هائل.

وبعد ثلث ساعات ونصف وصلنا البصرة وهبطت الطائرة فى مطارها للتسريح وترود ——— وبدت لى اللهجة العراقية غريبة علىّ، غير مفهومة لى، مع أن القوم عرب مسلمون. فتخاطبت بالعربية الفصحى لأفهم وافهم، حماك الله بالغة القرآن ولغة محمّد صلى الله عليه وسلم، إنك من أقوى الروابط بين المسلمين. وعاودت الطائرة المسير وتعالت ثم تسامت فصار الارتفاع شاهقاً وكنت اتطلع إلى الصحراء التى تشق سماءها فلا نحقق شيئاً ولا نتبين معالمه وانما هى خطوط تبدو من بعيد وهى ظلال تلوح مبهمة غير محددة ولقد مررنا على بحار وأنهار فما رأيناها بحاراً ولا أنهاراً انما شاهدناها خطوطاً زرقاء ———

وأقبل الليل فلف الطائرة بثيابه السود. وكنت انظر من نافذة الطائرة وهى تسير بنا فى جوف الليل فلا أرى فى الخارج إلا الظلام انا نضرب كبد الليل الرهيب البهيم الشامل بأقصى سرعة ممكنة لانهاب الظلام ولا نخشى الاصطدام ولا تصدنا خيفة الفجاءة فيا الروعة الخلق ويالجلال الخالق.

ان الطيران نعمة كبرى وقد وصل الى درجة مدهشة من السرعة

والراحة ومع ذلك لا يزال فى طور التجربة والاصلاح والتحسين وأن مستقبل الطيران ليطوى معه أسرارًا ستدهش العالمين يوم يجتاز مرحلة التحسين والتكملة إلى مرحلة التمام والاستواء

(للاستاذ احمد الشرباصى)

عربی میں ترجمہ کیجئے :۔

(على وجه الماء)

۲۹ر مارچ ساحلِ بمبئی سے جہاز ۱۱ بجے شب کو چھوٹا تھا، رات تو خیر جوں توں کٹ گئی، صبح اُٹھ کر دیکھا تو ہر طرف عالمِ آب، جہاں تک بھی نظر کام کرتی ہے بجز پانی کے اور کچھ نہیں دکھائی دیتا، اپنی عمر میں یہ منظر کبھی کاہے کو دیکھا تھا، بڑے بڑے دریا جو اب تک دیکھے تھے وہ بھلا سمندر کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتے تھے، صبح سے دوپہر، دوپہر سے شام اور شام سے پھر صبح نہ کہیں جہاز رُکتا ہے نہ کوئی اسٹیشن آتا ہے ہر وقت ایک ہی فضا محیط، ہر سمت ایک ہی منظر قائم، دن طلوع ہوتے ہیں اور ختم ہو جاتے ہیں، راتیں آتی ہیں اور گزر جاتی ہیں، نہ کوئی خط نہ کوئی تار، نہ اخبارات نہ ڈاک کے انبار، نہ کسی عزیز کی خیر نہ دوست کی، نہ اپنوں کا حال معلوم نہ بیگانوں کا، اپنا مٹی کا گھروندا ہے کہ ہر لحظہ پیچھے چھوٹتا جا رہا ہے، پر وہ گھر جسے لامکاں کے مکین نے اپنا گھر کہہ کر پکارا ہے ہر آن نزدیک سے نزدیک تر ہوتا جا رہا ہے۔ زمین چھوٹ گئی لیکن آسمان نہیں چھوٹا، اِدھر جہاز ہوا اور پانی سے ہچکولے کھا رہا ہے اُدھر دل

کی کشتی ہے کہ یاس واُمید کی کش مکش میں ابھی ڈوبی اور ابھی اُبھری (خدا نہ کرے کہ کبھی ڈوبے) گھنٹہ دو گھنٹے نہیں، دن دو دن نہیں پورا ایک ہفتہ ہوگیا اور خشکی کا کہیں نشان نہیں، جنگل کے درندے نہ سہی باغ وصحرا کے چرندے نہ سہی، ہَوا کے پرندے تک نہیں، اِدھر پانی اُدھر پانی، آگے پیچھے، داہیں باہیں ہر سمت پانی ہی پانی، اوپر نیلا آسمان، نیچے نیلا سمندر، زمین کی بے بساطی اب جاکر محسوس ہوئی، جس سمندر کو دیکھتے دیکھتے آنکھیں تھکی جاتی ہیں جو معلوم ہوتا ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا وہ دنیا کے پانچ بڑے سمندروں میں سے صرف ایک ہے۔ دل نے کہا کہ یہی وہ سمندر ہے جس کی بابت ارشاد ہوا اگر سارا سمندر روشنائی بن جائے اور اسی جیسا ایک اور سمندر بھی روشنائی بنادیا جائے جب بھی قدرت الٰہیہ کے بحر بیکراں کے کلمات لکھنے سے قلم قاصر رہے گا۔ قل لوكان البحر مداداً لكلمات ربّي لنفد البحر قبل أن تنفد كلمات ربّي ولوجئنا بمثله مددا۔

(سفرنامہ حجاز مولانا عبدالماجد دریابادی)

اُردو میں ترجمہ کیجئے :۔

الدفين الصغير

الآن نفضت يدى من تراب قبرك يا بنيّ. وعدت إلى منزلي كما يعود القائد المنكسر من ساحة الحرب، لا أملك إلا دمعة لا أستطيع إرسالها. وزفرة لا أستطيع تصعيدها ــــ رأيتك يا بنيّ في فراشك عليلاً فجزعت

ثم خفت عليك الموت ففزعت، وكأنما كان يخيل إلى أن أموت . . . . .
فاستشرت الطبيب فى أمرك فكتب لى الدواء ووعدنى بالشفاء فجلست بجانبك أصب فى فمك ذلك السائل الأصفر قطرة قطرة والقدر ينزع من جنبك الحياة قطعة قطعة. حتى نظرت فاذا أنت بين يدى جثة باردة لاحراك بها. واذا قارورة الدواء لاتزال فى يدى، فعلمت أنى قد ثكلتك وان الأمر أمر القضاء لا أمر الدواء.

بكى الباكون والباكيات عليك ماشاؤا وتفجعوا حتى استنفدوا ماء شئونهم وضعفت قواهم عن احتمال أكثر مما احتملوا. لجأوا إلى مضاجعهم فسكنوا إليها ولم يبق ساهرا فى ظلمة هذا الليل وسكونه غير عينين قريحتين عين أبيك الثاكل السكين، وعين أخرى أنت تعلمها؟

دفنتك اليوم يابنى ودفنت أخاك من قبلك ودفنت من قبلكما أخويكما، فأنا فى كل يوم أستقبل زائرًا جديدًا، وأودع ضيفا راحلا، فيالله لقلب قد لاقى فوق ما تلاقى القلوب، وأحتمل فوق ماتحتمل من فوادح الخطوب ـــــ لقد افتلذ كل منكم يابنى من كبدى فلذة، فأصبحت هذه الكبد الخرقاء مزقا مبعثرة فى زوايا القبور، ولم يبق لى منها إلا ذماء قليل لا أحسبه باقيا على الدهر، ولا أحسب الدهر تاركه دون أن يذهب به كما ذهب باخواته من قبل.

لماذا ذهبتم يابنى بعد ماجئتم، ولماذا جئتم ان كنتم تعلمون انكم لاتقيمون ـــــ لولا مجيئكم ما أسفت على خلو يدى منكم، لأننى

ما تعوّدت أن تمتد عيني إلى ما ليس في يدي، ولو أنكم بقيتم ما جئتم ما تجرعت هذه الكأس المريرة في سبيلكم۔

(النظرات للمنفلوطي)

(رثاء الاستاذ العلامة السيد سليمان الندوي رحمه الله)

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

ہا! ۲۲؍ نومبر کی رات کو کراچی ریڈیو اسٹیشن سے یہ جانکاہ خبر بجلی بن کر گری کہ حضرت الاستاذ علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۲؍ اور ۲۳؍ کی درمیانی شب کو ساڑھے سات بجے اس جہان فانی کو الوداع کہا، یہ خبر وابستگان دامن سلیمانی کے لئے ایسی ناگہانی اور ہوش ربا تھی کہ کچھ دیر تک سمجھ میں نہ آتا تھا کہ یہ کیا ہو گیا، مگر مشیت الٰہی پوری ہو کر رہی، اور بالآخر یہ یقین کرنا پڑا کہ اس مسیحا نفس نے بھی جان، جان آفریں کے سپرد کر دی، جو عمر بھر اپنی زبان و قلم سے مُردہ دلوں میں روح پھونکتا رہا، وہ شمع خاموش ہو گئی جو نصف صدی تک علم و فن کی ہر مجلس میں ضیا بار رہی، پیغام محمدی کا وہ شارح و ترجمان اُٹھ گیا جس نے اپنی دینی بصیرت سے اس کے اسرار و حکم بے نقاب کئے۔

اس نے علم و ادب کی ہر شاخ اور ہر موضوع پر ہزاروں صفحات لکھے مگر اس کی عمر عزیز کا بڑا اور بہترین حصہ آستان نبوی کی خدمت گزاری میں بسر ہوا، اس کا سب سے بڑا علمی و دینی کارنامہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک ہے جو سوانح نبوی کے ساتھ پیغام محمدی کا بھی خلاصہ و عطر ہے، دارالمصنفین میں اس کی تصنیفی زندگی

کا آغاز اسی مُبارک کام سے ہوا تھا اور ابھی جلد ہفتم زیر تالیف تھی کہ اس پر اس کا خاتمہ ہوگیا اور رحمۃ للعالمینؐ کا مداح و سیرت نگار یہ سوغات لے کر خود اس کے حضور میں حاضر ہوگیا۔

بار آلہا! تیرے دین متین کا خادم، تیرے پیغام کا شارح و مُبلّغ، تیرے محبوب نبی کا جگر گوشہ و سیرت نگار، تیرے حضور حاضر ہے، اس کے طفیل اس کو دامن رحمت سے ڈھانک لے، اس کو شہدار و صدیقین کا درجہ عطا فرما، اور اس کی تربت کو انوار رحمت سے معمور و مُنوّر اور جنت الفردوس کے پھولوں سے مُعطّر فرمایا

اے خدا کے مقبول بندے الوداع، اے استاذ شفیق الوداع۔

(مولانا شاہ معین الدین، معارف ۵۳ ۱۹ء)

التمرین ۵۹

اُردو میں ترجمہ کیجئے:۔

الامامان الشهيدان (۱)

هٰذا وقد عرفت على وجه الاجمال أن كل ما ظهر من أمارات التجديد والاصلاح وتباشير اليقظة والنهضة الدينية فى الهند يرجع الفضل فيه إلى الامام ولى الله الدهلوى وأنجاله النجباء وتلاميذه الكرام، وقد فاتنا أن نشير إلى أن مساعى الامام ولى الله وجهوده المشكورة، قد بقيت منحصرة فى تنقيح الأفكار وانتقاد الآراء وتمهيد السبيل وتذليل العقبات للحركة الشاملة لاقامة الدين وتنفيذ مشروع التجديد الديني

فی جمیع نواحی الحیاة البشریة ولم یتمکن بنفسه من الشروع فی تلك الدعوة الشاملة والحرکة الخطیرة، ولکن مما لا مجال فیه للریب أن مؤلفات الامام ولی الله، ومساعیه المیمونة قد هیّأت القلوب لقبول الدعوة، والنفوس للبذل والتضحیة، والعقول للتحرر من ربقة الجمود والتقلید الأعمی.

وکان من أثر کل ذلك أنه لم یمض علی وفاته زمن طویل، حتی نبغ من بین أحفاده وتلامیذ أبنائه من قام بدعوة الاسلام الشاملة وسعی سعیه لاعلاء کلمة الله وتنفیذ الشریعة الالهیة فی الأرض وجاهد فی ذلك جهادًا مبرورًا، أرید بها تلك الحرکة العظیمة الشاملة العامة والدعوة الدینیة الجامعة الخالصة التی حمل لواءها واضطلع بأعبائها الامامان الشهیدان والکوکبان النیران ـــــ السید احمد ابن عرفان والشیخ اسماعیل بن عبد الغنیّ بن ولیّ الله ـــــ فی النصف الأول من القرن الثالث عشرة من الهجرة النبویة، و لعمر الحق ان دوحة الاصلاح والتجدید التی غرسها المجدّد السرهندی بیده وسقاها الامام ولی الله بعلمه وفکرته الناضجة، ما أثمرت وآتت أکلها إلا بالخطوات العملیة الجبارة التی رسمها الامامان الشهیدان للبذل والتضحیة وبمساعی أصحابهما المتواصلة المتتابعة التی بذلوها فی هذه السبیل وبالدماء الزکیة الطاهرة التی أراقوها فی سهول الهند وجبالها تبیینًا لمعالم الاسلام واحیاءً لنظمه الشاملة ودفاعًا عن

حظيرة الملة الحنيفية البيضاء۔

(تاريخ الدعوة الاسلامية في الهند)

(للاستاذ مسعود الندوي رحمه الله)

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

الامامان الشهيدان (۲)

اس تحریک تجدید وجہاد کے بارے میں اتنا عرض کر دینا کافی ہوگا کہ یہ ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک تھی جو صحیح اسلامی نصب العین کو سامنے رکھ کر شروع کی گئی اور آخر دم تک اپنے مقصد پر قائم رہی، اس کی برکت اور اس کے علمبرداروں کے دم قدم سے توحید و سنّت کا جو بول بالا ہوا اور بدعات و مشرکانہ رسوم کا جس طرح استیصال ہوا، اس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں، مختصر یوں سمجھئے کہ آج اس برصغیر ہند و پاکستان میں ایمان و عمل کی جو بُری بھلی متاع پائی جاتی ہے وہ انہی مردان حق کا فیض ہے اور انہی کے آفتاب علم و عمل کا پَرتو۔

یہ خیال درست نہیں کہ مشہد بالاکوٹ کے بعد یہ تحریک ختم ہوگئی اور اب تو یہ کوئی ڈھکی چھپی حقیقت نہیں کہ سید صاحبؒ کی شہادت یعنی ۱۲۴۶ھ مطابق ۱۸۳۱ء سے لے کر بیسویں صدی کے آغاز تک سید شہید کے ماننے والے اور اس تحریک سے وابستگی رکھنے والے پوری طرح سرگرم عمل رہے اور برطانوی پولیس اور فوج کی تمام چنگیز سامانیوں کے باوجود اپنا فرض انجام دیتے رہے۔

(مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم)

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

(رسالة العالم الاسلامی)

لا ینهض العالم الاسلامی إلا برسالته التی وکلها إلیه مؤسسه صلی الله علیه وسلم، والایمان بها والاستماتة فی سبیلها وهی رسالة قویة واضحة مشرقة لم یعرف العالم رسالة أعدل منها ولا أفضل ولا أیمن للبشریة منها۔

وهی نفس الرسالة التی حملها المسلمون فی فتوحهم الأولی والتی لخصها أحد رسلهم فی مجلس یزدجرد ملك ایران بقوله "ابتعثنا لنخرج من شاء من عبادة العباد الی عبادة الله وحده، ومن ضیق الدنیا إلی سعتها ومن جور الأدیان إلی عدل الاسلام، رسالة لا تحتاج إلی تغیر کلمة وزیادة حرف فهی منطبقة تمام الانطباق، علی القرن العشرین انطباقها علی القرن السادس المسیحی، کأن الزمان قد استدار کهیئة یوم خرج المسلمون من جزیرتهم لانقاذ العالم من براثن الوثنیة والجاهلیة۔

فلایزال الناس الیوم عاکفین علی أصنام لهم ــــــ من أوثان منحوتة ومنجورة ومقبورة ومنصوبة ــــــ ولا تزال عبادة الله وحده مغلوبةً غریبةً، ولا تزال الفتنة قائمة علی قدم وساقٍ،

ولایزال إلٰه الهوی یعبد، ولایزال الأحبار والرهبان والملوك والسلاطین وأصحاب القوۃ والثروۃ ، والزعماء والأحزاب السیاسیة أربابا من دون الله تُقرّبُ لها القرابینُ، وینصب لها الجبینُ۔

نعم وهناك ادیانٌ بغیر اسم الأدیان لاتقل فی نفوذها وسلطانها ولاتقلّ فی جورها وعداوتها وعبثها بعقول أتباعها وفی عجائبها ، عن الأدیان القدیمة، وهی النظم السیاسیة والنظریات الاقتصادیة التی یؤمن بها الناس کدینٍ ورسالةٍ، کالجنسیة ، والوطنیة ، والدیمقراطیة والاشتراکیة والدکتاتوریة، والشیوعیة وهی أقلّ مسامحةً لمن لایدین بها، وأشد قسوۃ علی منافسیها وأضیق عطفًا من الأدیان الجاهلیة، والاضطهاد السیاسی الیوم أفظع من الاضطهاد الدینی فی القرون المظلمة، فاذا تغلّب حزب من الأحزاب الوطنیة ، أوساد مبدأٌ من المبادئ السیاسیة ، وانتصر فریق علی فریق فی الانتخاب سدّ فی وجه منافسه الأبواب ، وعذّبه أشد العذاب وما حرب أسبانیا الأهلیة التی دامت مدةً طویلةً ، وسفکت فیها دماءً غزیرۃً وما حرب الصین القائمة بین الجمهوریین والشیوعیین من أهل الصین إلانتیجة اختلافٍ فی العقیدۃ السیاسیة والنظریات الاقتصادیة ۔"

فرسالة العالم الاسلامی الدعوۃُ إلی الله ورسوله والایمان بالیوم الآخر . . . . وقد ظهر فضل هذه الرسالة وسهل فهمها فی هُـذا العصر أکثر من کل عصر ۔ فقد افتضحت الجاهلیة وبدت سوأتها للناس

فهٰذا طور انتقال العالم من قيادة الجاهلية إلى قيادة الاسلام، لو نهض العالم الاسلامي واحتضن هٰذه الرسالة بكل إخلاص وحماسة وعزيمة ودان بها كالرسالة الوحيدة التي تستطيع ان تنقذ العالم من الانهيار والانحلال.

(ماذا خسر العالم للاستاذ ابی الحسن علی الندوی)

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

(نظام الحیاۃ الاسلامی)

آپ جانتے ہیں کہ زندگی بسر کرنے کے لئے بہرحال کچھ قاعدوں اور ضابطوں کی ضرورت ہے، دنیا کے امن وامان کا مدار بڑی حد تک ان قاعدوں اور ضابطوں ہی پر ہے، اگر آپ نے اپنی زندگی میں کچھ غلط قاعدے اور غلط اصول اختیار کرلئے تو زندگی کا بگاڑ ضروری ہے۔ آج جو لوگ امن تلاش کر رہے ہیں اور انھیں کسی طرح امن میسّر نہیں آتا، ان کی سب سے بڑی غلطی جس کی وجہ سے انھیں ناکامی ہو رہی ہے یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کے لئے ضابطے بنانے کا کام خود ہی کرنا چاہتے ہیں۔ انسان کی عقل بہت تھوڑی ہے اس کے ساتھ خواہشات بھی لگی ہوئی ہیں، اس کو پچھلی تاریخ کا پورا اور صحیح علم نہیں، اور آئندہ کے بارے میں تو وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ ابھی ایک سکنڈ بعد کیا ہونے والا ہے، پھر انسانی زندگی کے واسطے ایک مکمل ضابطہ بنانے کے لئے سارے انسانوں کی فطرت کا جاننا اور ان سب کی ضروریات کا اندازہ لگانا

انتہائی ضروری ہے کوئی ایک انسان یا بہت سے انسان مل کر بھی یہ کام نہیں کر سکتے۔

ایسا ضابطہ بنانا دراصل انسان کا کام نہیں ہے، یہ کام تو اُس ہستی کا ہے جس نے انسان کو بنایا ہے، جس نے اُس کے زندہ رہنے کے لئے آسمانوں سے بارش کا انتظام کیا ہے، زمین کو سورج سے گرم کیا ہے، ہواؤں کو زندگی کا سبب بنایا ہے۔ مٹی کو دانہ اُگانے کی طاقت بخشی ہے، ذرا سوچیئے تو سہی کہ جس خدا نے یہ سب کچھ کیا ہے، اُس نے انسان کی سب سے بڑی اور اہم ضرورت ــــ کہ زندگی کس طرح گزاری جائے ــــ اس کے بتانے کا انتظام نہ کیا ہوگا؟ ایسا نہیں ہے اور ایسا ہو بھی نہیں سکتا۔ یہ بات اس کی ربوبیت کے خلاف ہے اور اس کے انصاف سے دور ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی اس سب سے بڑی ضرورت کا انتظام اسی دن سے کیا ہے جس دن سے اس کو زمین پر بسایا ہے، سب سے پہلے انسان حضرت آدمؑ کو اللہ نے اپنا نبی بنایا، ان کو زندگی بسر کرنے کا صحیح ضابطہ سکھایا، پھر اس کے بعد ہزاروں نبیوں کے ذریعے بار بار اس ضابطہ کو بتایا، سب سے آخری بار یہ ضابطہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا والوں کو بتایا، اس پر دنیا کے سارے کاموں کو چلا کر دکھایا، اور یہ ثابت کر دیا کہ اب یہ ضابطہ رہتی دنیا تک انسانوں کے کام آئے گا، اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ آپ کی بتائی ہوئی باتیں، خاص طور پر آپ پر اُتری ہوئی کتاب قیامت تک اسی صورت میں باقی رہے گی جس صورت میں آپ پر اُتری تھی اور یہی روشنی کا وہ منارہ ہے جس سے بھٹکتے ہوئے مسافروں کو قیامت تک صحیح منزل کا نشان ملتا رہے گا۔ (الحسنات)

الباب الثالث

فی الانشاء

ترجمہ کا کام انشار و مضمون نگاری کے مقابلہ میں زیادہ مشکل ہے مگر اس کے باوجود ہم نے پہلے آپ سے ترجمہ ہی کا کام لیا، اس سے ہماری غرض یہ تھی کہ عربی لغت و قواعد کی رو سے پہلے صحیح جملے لکھنے کی مشق آپ کو ہو جائے، اور اس کے ساتھ ہی الفاظ کا کچھ ذخیرہ بھی آپ کے پاس جمع ہو جائے کیوں کہ یہ دونوں چیزیں انشار کی بنیاد ہیں۔

عربی انشار کے سلسلہ میں الگ سے کوئی بات بتانے کی ضرورت نہیں، اُردو میں اگر آپ چھوٹے موٹے مضمون لکھ لیتے ہیں تو عربی میں بھی لکھ سکتے ہیں بشرطیکہ عربی زبان کے مبادی سے آپ کو مناسبت ہو گئی ہو، پچھلی مشقوں میں ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ لغت و قواعد کی صحت کے ساتھ الفاظ کا کچھ ذخیرہ اور مختلف معانی کی تعبیر پر ایک حد تک قدرت حاصل ہو جائے، اب ہم آپ کو انشار کی چند مفید باتیں بتاتے ہیں، فنّی حیثیت سے اس کے اصول اور قواعد تیسرے حصہ میں بیان کئے جائیں گے۔

(۱) سب سے پہلے آپ صحیح عربی بولنے کی مشق کریں، اس کی بہتر

صورت یہ ہے کہ رفقاءِ درس اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ہمیشہ عربی ہی میں بات کریں، اس طرح رفتہ رفتہ آپ کے اندر معانی کی صحیح تعبیر کی صلاحیت پیدا ہوجائیگی جو بعد میں انشاء و مضامین میں کام دے گی۔

(۲) درسی کتابوں میں جو مضامین آپ پڑھیں خصوصاً قصّے اور واقعات ان کو اپنی عبارت میں بیان کرنے کی کوشش کریں۔

(۳) جرائد و مجلات اور غیر درسی کتابوں میں بھی اچھے معلومات ہوتے ہیں، تاریخی کہانیاں، جغرافیائی معلومات، بزرگوں کے حالات، اسلاف کی سیرتیں اور دوسرے بہت سے مفید مضامین، سبھی کچھ ہوتے ہیں، اس لیے انھیں جب آپ پڑھیں تو غور کے ساتھ پڑھیں اور ذہن میں محفوظ رکھنے کی کوشش کریں کہ یہی معلومات آپ کی انشاء کے لئے مواد ہوں گے اور مختلف موضوعات میں کام دیں گے۔

(۴) نظم و نثر کے اچھے ٹکڑے زبانی یاد کرلیجئے یا کم از کم اپنی کاپی پر نوٹ کرلیجئے، پھر ان کو ہضم کرکے موقع بہ موقع استعمال کیجئے، اس طرح فصیح عبارتوں سے آپ کو ایک لگاؤ ہوگا اور پھر رفتہ رفتہ ادب عربی کا ذوق صحیح اور انشاء کا ستھرا مذاق پیدا ہوجائے گا۔

(۵) مشق کے لئے سب سے پہلے واقعات و حوادث کا انتخاب کیجئے، کیوں کہ کسی خاص موضوع پر لکھنے کے مقابلہ میں واقعات کو قلمبند کرنا آسان ہوتا ہے۔ ہمارے گرد و پیش دن رات پچاسوں واقعات پیش آتے رہتے ہیں، انھیں میں سے کسی ایک واقعہ کو منتخب کرکے دوچار

سطریں اس پر ضرور لکھئے ، شادی بیاہ ، بیماری موت ، جلسے اور اجتماعات
سفر اور تعلیمی ٹور وغیرہ جیسے مواقع میں اگر شرکت کا موقع ملے تو اسے قلم بند
کرنے کی کوشش کیجئے ۔

اگلے صفحات میں مختلف انواع کے چند مضامین بطور نمونہ کے لکھے
جارہے ہیں اور ساتھ ہی مشق اور تمرین کے لئے ، دوسرے عناوین بھی
مع عناصر کے درج کئے جاتے ہیں ، توقع ہے کہ آپ کی دلچسپی کے باعث
ہوں گے اور اس طرح کام میں سہولت بھی ہوگی ـــــ ذیل میں ہم
نفس موضوع کے متعلق چند باتیں بتانا چاہتے ہیں اسے بغور پڑھیں :۔
(الف) سب سے پہلے نفس موضوع کے متعلق سوچ لینا چاہیئے ، پھر
اس موضوع کی غرض و غایت اور مقصد پر اچھی طرح غور کرنا چاہیئے ،
اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ اصل موضوع سے آپ ہٹنے نہ پائیں گے ، مثلاً آپ
کو کسی چیز کا وصف (حال) بیان کرنا ہے کہ فلاں چیز ایسی اور ایسی ہوتی
ہے ، یا ایسی ہے ۔ یا وصف کے بجائے آپ اس کے صرف فوائد و منافع
کو بتانا چاہتے ہیں یا وصف و فوائد دونوں بیان کرنا چاہتے ہیں تو پھر
مضمون کی نوعیت بھی اسی طرز کی ہونی چاہیئے ۔
(ب) موضوع کی غرض اور مدعا سمجھ لینے کے بعد اس کے اجزاء کے متعلق
غور و فکر کر لیجئے کہ کون سا جز کتنا اہم ہے اور کون اہم نہیں ہے ، کون
کون سی باتیں قابل ذکر ہیں اور کون سی نہیں ۔ مثلاً آپ کسی مدرسہ میں

گئے، اس کے طلبا اور اساتذہ سے ملے، مدرسہ کی عمارت دیکھی، مسجد دیکھی دارالاقامہ دیکھا، کھیل کا میدان دیکھا، آپ ان سارے اجزا کو ایک توازن کے ساتھ بیان کیجئے، ایسا نہ ہو کہ کسی ایک ہی جز کو آپ پورا مضمون بنا دیں۔ ہاں اگر کوئی ایک ہی جز آپ کا موضوع ہو تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، مگر مضمون کی ابتدا بھی اسی ڈھنگ سے ہونی چاہیے۔

(ج) بات بات کا ایک دوسرے سے تعلق ہوتا ہے اور ایک بات کا سرا دوسری بات سے ملتا ہے، اگر آپ اپنے مضمون کو کچھ طول دینا چاہتے ہوں تو پھر اس میں ایسی چیزیں تلاش کریں جن کا تعلق مضمون اور موضوع سے صحیح قرار پا سکے، بالکل ہی غیر متعلق اور بے جوڑ باتیں نہ ہونی چاہئے۔ مثلاً مضمون کو طول دینے کے لئے مدرسہ پر لکھتے ہوئے آپ یہ لکھ سکتے ہیں کہ "شہر میں اور بھی مدرسے ہیں مگر ان کا نظم و نسق اتنا اچھا نہیں جتنا اس مدرسہ کا ہے۔" پھر اپنا تاثر، اس کے مستقبل کے بارے میں اپنی رائے، کوئی قابل اصلاح بات کہ اگر اس کی اصلاح کر دی جائے تو اس کی افادیت بڑھ جائے، یہ اور اسی قسم کی بہت سی باتیں ہو سکتی ہیں۔

(د) کسی چیز کے فوائد پر اگر آپ کچھ لکھ رہے ہوں تو اس کے جانب خلاف اور نقیض کا ذکر بھی مناسب اور ضروری ہے تاکہ بات زیادہ واضح ہو جائے، مثلاً بارش کے فوائد پر لکھتے ہوئے اگر آپ یہ لکھیں کہ کھیتوں کا دارو مدار اسی پر ہے، جب بارش ہوتی ہے تو ہر طرف سبزہ اور ہریالی

نظر آنے لگتی ہے، جانور اور چوپائے اسے چرتے ہیں۔ اب اس کے بعد یہ لکھیے کہ "اگر بارش نہ ہو تو ملک میں قحط سالی کا دور دورہ شروع ہو جائے انسان اور جانور سب بھوکوں مرنے لگیں" وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد اب مختصراً ان باتوں کو بھی سن لیجیے جن سے آپ کو بچنا اور احتراز کرنا ہے۔

(۱) صرف ان لفظوں کو استعمال کیجیے، جن کے معنی و مفہوم میں آپ کو کوئی شک نہ ہو، کوئی ایسا لفظ نہ استعمال کیجیے جس کے معنی اور محل استعمال آپ بہ خوبی نہ جانتے ہوں۔

(۲) مضمون سادہ اور سلجھا ہوا ہو جیسے آپ اپنے ساتھی سے باتیں کریں شاعری، لفاظی، طول طویل تمہید، فلسفیانہ باتوں سے بالکل پرہیز کیجیے۔

(۳) ابھی کچھ عرصہ تک قافیہ ناجائز سمجھیے۔

(۴) چھوٹے چھوٹے جملے، ہلکے اور آسان لفظ استعمال کرنے کی کوشش کیجیے۔

(۵) ضمائر، اسم موصول، اسم اشارہ کی تذکیر و تانیث اور واحد، تثنیہ اور جمع کے استعمال میں غلطی نہ کیجیے، اسی طرح "واو جمع" اور "ھم" جو عاقل کی ضمیر ہیں غیر عاقل کے لئے نہ لکھیے۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے اعراب میں غلطیاں نہ کیجیے، موصوف و صفت کی مطابقت کا پورا خیال رکھیے ——— خصوصیت کے ساتھ ان کا ذکر پھر ہم اس لئے کر رہے

ہیں کہ ہندوستانی طلبار آخر آخر تک ان غلطیوں کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔

اکتب ما تعمله کل یوم من وقت استیقاظك حتی تذهب الی المدرسة

العناصر:۔

الاستیقاظ، التهیؤ للصلوٰة، التنزه، تناول الفطور، التهیؤ للذهاب الی المدرسة، السیر فی الطریق، الوصول الی المدرسة لقاء الاخوان، الجلوس فی الصف، الاستماع الی الدروس۔

نموذج للاجابة:۔

انا استیقظ من النوم مبكّراً فأقضی حاجتی ثم أتوضّا وأصلی واتلو القرآن ما شاء الله أن أتلو ثم أخرج الی الحقول والمزارع او الحدائق والبساتین أتنزه فیها ساعة وتارة أخرج إلی شواطئ الأنهار، فأحسّ النسیم علیلا وأستنشق الهواء صافیا ثم أرجع إلی منزلی فأتناول فطوری وأرتدی ملابسی، وبعد ذلك أرتب كتبی فی حقیبتی ثم أسلّم علی أبوی و أذهب إلی المدرسة فرحان نشیطاً۔

اسیر علی جانب الشارع الأیسر معتدلاً لا ألتفت یمنة ولا یسرة۔

حتی اصل الی المدرسة فاقابل اخوانی التلامیذ بأدب ولطف۔ وابقی انتظر فی فناء المدرسة حتی یدق الجرس، فاذا اصلصل الجرس وقفت فی الصف منتظما۔ ثم امشی مع زملائی الطلبة هادئا معتدلا وادخل حجرة الدرس فی سکون وهدوء ثم اضع حقیبتی علی المنضدة واخرج منها مایلزمنی من الکتب وادوات الکتابة۔ ثم یجیئ المعلم فاسلّم علیه واقفا ثم اجلس فی مکانی مصغیا الیه۔ استمع لما یلقی من الدروس وانصت له۔ فاذا صعُب علی شئ سألته عنه بأدب واحترام۔

اکتب ماتعمله عقب الخروج من المدرسة الی وقت النوم

العناصر:-

السیر علی جانب الطریق حتی المنزل، خلع الملابس و تنظیفها، اخراج الکتب من الحقیبة و وضعها علی المنضدة، غسل الوجه والیدین، تناول الطعام، قضاء فترة فی الراحة والقیلولة، الوضوء والصّلٰوة، الجلوس لاستذکار الدروس، وعمل الواجبات المدرسیة، وصلٰوة العصر، الفطور، التریّض

والتنزّه، المغرب، ثم الجلوس لاستذكار الدروس، تناول الطعام، صلوٰة العشاء، ثم النّوم۔

مرض أحد أصدقائك فعدته ودعوت له طبيبًا حتى عوفي

(صف ذلك في عشرة أسطر)

العناصر:-

الصداقة بينه وبينك، غيابه عنك أيامًا، تفقد حاله، علك بمرضه، ذهابك إلى بيته للعيادة، دعوة الطبيب و وصفه له الدواء، التردد إليه، شفاءه من مرضه فرحك وفرح أهله۔

نموذج للاجابة:-

كان لي صديق كنت أُحبّه وأُخلص له المودة لدينه وأدبه، فغاب عني أيامًا، فسألت إخواني التلاميذ عن سبب غيابه، فاخبروني انه مريض منذ ثلاثة أيّام۔ فدعاني واجب الاخاء أن ازوره في بيته فذهبت إليه أعوده، فلما وصلت إلى الدار ناديت باسمه، فخرج أخوه الكبير وذهب بي إلى غرفته، حيث كان هو مضطجعًا على فراشه وكان يشتكي الحمّى ولم يدع أهله طبيبا حتى الآن وسقوه ما كان عندهم من العقاقير الطبية ظانّين أنها من الحميّات الفصلية۔

فاستأذنتهم أن أدعو له طبيبا فأذنوا فخرجت ودعوت له طبيبا نطاسيا. فجاء وجس يده وقاس الحرارة وامتحن صدره بالسمعة ثم وصف له الدواء وأوصى أن يجتنب عن الماء البارد ولايتناول إلا ماء الشعير وماء الفواكه. وسألت الطبيب عن مرضه فقال انها "الحمى الوافدة" يجب أن تعهدوا المريض وتحموه مما يضره ثم جاء أهله بالدواء وسقوه. وظلت أتردد إليه وأسأل عن حاله حتى عوفي ففرحت كثيراً وفرح أهله وحمدوا الله.

التمرين ٦٤

مات أحد أصدقائك فشهدت جنازته وحزنت عليه

(صف الرزيئة في ٥ اسطرًا)

العناصر:-

مرضه، مجئ الطبيب ووصفه الدواء، اشتداد مرضه، فزع أهله وخوفهم عليه، سهرهم عليه طوال الليالي، كثرة ترددك إليه، الليلة التى مات فيها، حزن اهله وبكاؤهم عليه، الغسل والتكفين وحمله إلى المدفن، اجتماع الناس والصلوة عليه، الدفن، ذهابك إلى اهله وتسليتك إياهم.

وصف حادثة اصطدام

العناصر:-

سبب الحادثة ، وصف الحادثة والمصاب ، اجتماع الناس تضميد الجراح ، مجئ الشرطة ورجال الاسعاف ، حمله الى المستشفى ، عيادته ، برؤه وشفاؤه .

نموذج للاجابة :-

خرجت يوماً إلى السوق لبعض شأني مع صديق لي فبينما كنا نمرا خذين بأطراف الحديث اذهمّ صديقي أن يعبر الطريق فمرت به سيارة مسرعة فصدمته والقته على الأرض يتخبّط في دمه ، فطار لبّي و فقدت صوابي ولم ادرما اصنع ولكني تجلدت واخذت اضمد الجروح واسرع الناس إليه والتفوا حوله يحاولون تخفيف آلامه وتضميد جراحه . وقد سبقهم الشرطي إلى مكان الحادث فقبض على السائق ، وبعد برهة قليلة أقبلت سيارة الاسعاف وبذلوا جهدهم المستطاع ونشاطهم العظيم حتى وقفوا الدماء المتفجرة ، ثم حملوه في سيارتهم إلى المستشفى وأما السائق فقد سيق إلى محل الشرطة ومن هنا إلى المحكمة .

واكتريت انا مركبا اخر حملني إلى المستشفى فوجدته قد

أفاق من غشيته فسرّى همّي، وسألت الممرضين والأطباء عن الجرح ومقداره، فقالوا لابأس به فحمدت الله وبعد برهة رجعت ثم ما زلت اختلف اليه واتردد لعيادته حتى أبل من مرضه ومنّ الله عليه بالشفاء۔

(ماخوذ بحذف وتغيير)

اشرف صبيٌّ على الغرق فنجاه كشاف

(وصف الحادثة)

العناصر:۔

الذهاب الى تُرعة للاستحمام، وصف الترعة والمستحمين، كيفية الغرق، استغاثة الغريق، اجتماع الناس وجزعهم، مجئ الكشاف وانقاذه اياه، حمله الى المستشفى، برؤه وشفاؤه، فرح اهله وشكرهم للكشاف۔

حقوق الوالدين

العناصر:۔

فضل الامّ:۔ الحمل، الرضاعة، الشفقة، العناية۔

فضل الاب :- النفقة، حسن التربية، العمل على إسعاد الأبناء.
حقوق الوالدين :- طاعتهما، احترامهما، محبتهما، العناية بهما فى الكبر.

نموذج للاجابة :-

إن أقرب الناس إلى المرء وأشفقهم عليه أمه وأبوه، فالوالدان هما اللذان يربّيان الولد صغيرا ويعنيان به ويسهران لراحته ويشقيان لاسعاده ويحبان له الخير ويتمنيان له الهناء . . . . فالأم هى التى تحمله فى بطنها تسعة أشهر تلاقى فيها صنوف العذاب وأنواع الآلام، ثم إذا وضعته تحمله على ذراعيها وتغمره بعطفها وتشمله بعنايتها حتى ينمو ويترعرع، فاذا نزل به مرض هجرت راحتها الراحته ونسيت نفسها لنفسه وبذلت كل ما فى وسعها لتخفيف آلامه وإزالة أوجاعه وأسقامه.

وأما الأب فهو الذى يكدّ لراحته ويشقى لسعادته ليمتعه بلذات الحياة ونعيمها وهو الذى يلحظه بعنايته ويشمله برعايته ثم يقوم بتهذيبه وتعليمه ويتمنى له نجاحًا باهرًا ومستقبلًا زاهرًا . . . . فلأجل ذلك أوجب الله طاعتهما وعظّم حقهما بعد حقه، حيث قال

"وقضىٰ ربّك أن لا تعبدوا إلا إياه وبالوالدين احساناً، إمّا يبلغن عندك الكبر أحدهما أو كلاهما فلا تقل لهما أُفٍّ ولا تنهرهما وقل لهما قولاً كريماً، واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما كما ربّياني صغيراً" فيجب علينا ان نحبهما ونطيع أمرهما ونخدمهما في الكبر ونحترمهما ونسأل لهما الخير۔

(ماخوذ بتصرف)

لجارك عليك حق فكيف تقوم به؟

العناصر:۔

بدؤه بالتحية، مساعدته إذا احتاج، السؤال عنه إذا غاب، زيارته في المرض، تعزيته في المصيبة، تهنئته في الفرح، كفّ الأذى عنه، الصفح عن زلاته، المحافظة على ماله في غيبته، ترك التطلع الى عوراته، بعض ما ورد في القرآن والحديث عن الجار وحقوقه۔

صف الفيل وبين فوائده

العناصر:-

(الف) الوصف:- ضخامة جثته، جلده الغليظ، رأسه، أذناه، عيناه، خرطومه، ناباه، عنقه، قوائمه الغليظة، ذيله-

(ب) الفوائد:- يحمل الأثقال، ينفع فى صيد الوحش، كان يستخدم فى الحروب قديما، يؤخذ منه العاج، تصنع منه العقود وأنواع الحلى وأيدى العصى والسكاكين وغيرها-

نموذج للاجابة:-

الفيل حيوانٌ بريٌّ من ذوات الأربع، وهو أعظم حيوانات الأرض جثةً، وأشدها بأساً، له رأس كبير ضخم فيه عينان صغيرتان بالنسبة إلى ضخامة جثته وأذناه كبيرتان مستديرتان كالمراوح يحركهما ليذب بهما الذباب، وله خرطوم طويل يرفع به الأحمال الثقيلة ويقتلع به الأشجار ويتناول به طعامه وشرابه ويوجهه حيث يشاء وفى طرفه زائدة يلتقط بها الأشياء الدقيقة حتى الابر- وله نابان طويلتان بارزتان من فيه كأنهما سيفان، وعنقه قصير ولكنه ضخم، وقوائمه الأربع غليظة كالعمد فى شكلها، وذيله صغير بالنسبة إلى جسمه، وجلد الفيل غليظ متين

لایکاد السیف یعمل فیه وکان الفیل یستخدم فی الحروب قدیمًا واالیوم یسخر لقلع الأشجار وحمل الأثقال ونقلها من مکان إلی مکان، ویستخدم فی المصانع للحمل والنقل وفی بلادنا الهند یُربّیه کثیر من الأثریاء للرکوب والزینة، ویتخذ من جلده التروس لأنه لا یؤثر فیه ضرب السیوف، ومن عاجه تصنع أیدی العِصی والمظلات والمقابض لنفیسة للسکاکین وغیرها من أدوات الزینة وأنواع الحُلیّ کالمحابر والأقلام والعقود وغیرها۔

(مأخوذ بتغییر یسیر)

صف البقرة وبین فوائدها

العناصر:۔

الوصف :۔ جسمها، شعرها، لونها، الرأس وما فیه (قرناها، أذناها، عیناها)، العنق، الأرجل، الذیل، طباعها هادئةٌ ودیعةٌ۔

الفوائد:۔ الانتفاع بلبنها وعجلها، أکل لحمها مذبوحة، الانتفاع بجلدها وأظلافها وعظامها، والانتفاع بروثها فی الوقود۔

صف "السَّيَّارة" وتحدَّث عن فوائدها ومضارها

العناصر :-

الوصف :- مركب كبير يسير بالبترول، شكلها، عجلاتها وما حولها من المطاط، مقاعدها ومساندها.
الفوائد :- توفير الزمن والوقت، تسهيل الأعمال، حمل الأثقال ونقلها، يستخدمها رجال الاسعاف والشرطة.
المضار :- تحدث الجلبة وتكدر الجو وربما تدوس الناس.

نموذج للاجابة :-

السيارة مركب سريع يسير بالبترول وهي كالصندوق الكبير في شكلها ولها أربع عجلات من الحديد حول كل عجلة اطار من المطاط مملوءٌ بالهواء ليسهل سيرها ويريح الراكبين وانها لاتتقيد بقضبان الحديد كالقطار والترام وتكون فيهما الأماكن المريحة لجلوس المسافرين يجلسون عليها مثنى مثنى اوثلث ورُباع، وبها شبابيك ونوافذ يدخل منها الضوءُ والهواء وينيرها مصابيح كهربائية ليلاً، واما مها مصباحان ساطعا النور، كالعينين التتخلاوين.
السيارة إختراعٌ مفيد اراح الناس وخففت عنهم كثيرا من

المتاعب هي تحمل البضائع والمسافرين من بلد إلى بلد لم يكونوا بالغيه الابشق الانفس وتطوى المسافات الشاسعة وتصل إلى الامكنة البعيدة في وقت قصير وزمن يسير. ويستخدمها رجال الاسعاف والاطفاء في حمل المصابين وإغاثة الملهوفين ونجدة المنكوبين كما يستخدمها أهل البريد في حمل البريد ونقله والشرط في مصالحهم.... فللسيارات فوائد جمة ومنافع عظيمة غير انها تثير الغبار وتكدر الجو وتحدث جلبة وضجيجا وتدوس كثيرًا من الناس فتدق عظامهم وتقضي على حياتهم.

واليوم تعددت السيارة وتنوعت صنوفها فغصّت بها الشوارع، وضاقت بها الطرق تحاول كلٌّ منها أن تسابق الريح اوتطوى الطرقات طيًّا حافلة براكبيها أو مثقلة بالبضائع فيصبح عبور الشوارع محفوفا بالأخطار وقد يعبث السواقون بالنظام فتكثر حوادث الاصطدامات المروعة.

أكتب عن المذياع (الرّاديو)

العناصر:-

وسيلة عظيمة للدعاية وأداة اتصال بالجماهير ونشر

الثقافة والتعليم، إذاعة أخبار العالم، تهذيب الأطفال، وإرشاد الأمهات.

ولكنها ضائعة لأنها لاتنشر الخير ومايتفع الناس، إنماتنشر الخلاعة والكذب والهزل.

الجمل المختارة:-

(١) مخترع غريب فذ وعجيبة من عجائب الدهر، ملك على الناس افئدتهم.

(٢) يصمت اذا اردت الصمت، ويتكلم ان شئت الكلام.

(٣) المذياع يسمعنا اخبار بلادنا واخبار العالم وينتقل بنا من بلد إلى بلد ونحن جالسون لانحرّك قدمًا.

(٤) نسمع من المذياع المحاضرات العلمية والأبحاث المفيدة والدروس النافعة فنستفيد فائدة علمية ثمينة، يقدم العلماء والمفكرون والباحثون والكتاب إلى الناس ألوانا من الادب وطوائف من كل علم وفن.

(٥) الاذاعة مدرسة ان طابت دروسها افادت، وان خبثت اساءت. وقد غلبت عليها مع الاسف الخلاعة والمجون لان غالب الحكومات لاتعتني بأخلاق الشعب وتربيته الصحيحة.

سيرة عمر بن الخطاب رضي الله عنه

العناصر:-

مولده و منشأه، سيرته الاجمالية قبل الاسلام. اسلامه وهجرته إلى المدينة نضاله مع المشركين واعداء الاسلام، عهد الخلافة اليه و قيامه بها. سياسته في الحكم، حكمته وتدبره زهده في نعيم الدنيا وتقشفه، مقتله.

نموذج للاجابة :-

وُلد ابو حفص عمر بن الخطابؓ القرشي بعد مولد النبي صلى الله عليه وسلم بثلث عشرة سنة، ونشأ نشأة الفتيان من قريش، فرعى الماشية صغيراً، ومارس التجارة والحرب كبيرًا، ثم أخذ نفسه بثقافة الأشراف من قومه، فتعلم الكتابة وتقلب في التجارات بين اليمن والحبشة جنوبا، والشام والعراق شمالا، حتى فخم أمره، وعظم قدره واشتهر في الناس ببلاغة اللسان وثبات الجنان، وقوة الشكيمة ومضاء العزيمة فجعلت له قريش السفارة بينهم وبين قبائل العرب في السلم والحرب.

ولما جاء الاسلام عارضه وناهضه ولجّ في الخصومة والانكار

على متبعيه، والمسلمون يومئذ لايزيدون على خمسة واربعاين رجلا وثلث عشرة امرأة، يجتمعون سرًّا فى دار الأرقم المخزومى فكان الرسول صلى الله عليه وسلم يدعو الله ان يعزّ الاسلام به أو بأبى جهل، فاختاره الله لهذه السعادة، و شرح صدره للشهادة۔ وذلك أنه دخل على ختنه يؤنّبه ويعذبه على الاسلام، فلحته اخته واخرجت له صحيفة فيها آيات من سورة طٰهٰ۔ فلما قرأها تعظمت فى صدره، وقال:۔ أمن هٰذا فرت قريش؟ ثم سأل اين الرسول ؟ فقيل له فى دار الأرقم. قال عمر:۔" فاتيت فضربت الباب فاستجمع القوم، فقال لهم حمزة مالكم؟ قالوا عمر، قال:۔ وعمر! افتحواله فان أقبل قبلنا منه وان أدبر قتلناه فسمع ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج، فتشهدت فكبّر اهل الدار تكبيرة سمعها أهل مكة۔ فقلت يارسول الله ألسنا على الحق؟ قال بلىٰ قلت ففيم الاختفاء؟ فخرجنا صفّاين أنا فى احدهما وحمزة فى الأخر حتى دخلنا المسجد فنظرت قريش إلىّ والى حمزة فأصابتهم كابة شديدة فسمّانى رسول الله صلى الله عليه وسلم الفاروق يومئذ"

كان ذلك و سنّه ست وعشرون سنة، والأذى قد اشتد بلاؤه بالمسلمين فاحتمل منه نصيبه وعادى فى الله

صديقه ونسيبه ـ حتى تسلل المؤمنون لواذاً إلى المدينة فارين من العذاب والفتنة، فلم يشأ عمر الجرئ الباسل أن يخفى هجرته وإنما تقلد سيفه وتنكب قوسه واتى الكعبة، واشراف قريش بفنائها فطاف وصلى، ثم أقبل عليهم وقال: "شاهت الوجوه! من اراد ان تثكل امه وييتم ولده وترمل زوجته فليلقنى وراء هذا الوادى"! فلم يتبعه احدٌ۔

و لم يزل مع رسول الله الصاحب الامين يؤيده بسنانه ولسانه، ويرى له الرأى فيقره القرآن فى بعض الحوادث۔ حتى قبض الرسول، واختلف الانصار والمهاجرون فيمن يكون الخليفة فايّد هوا بابكر حتى تمت له البيعة، و قام منه فى خلافته مقام المستشار المؤتمن والقاضى العدل حتى حضر الموت ابابكر فلم يجد غيره من يعهد اليه بالخلافة، فتولاها بقوة المؤمن المخلص، وعزمة القوى الشجاع، وحنكة الشيخ المجرّب، وحكمة العبقرى الأريب ووضع يده على ملكوت كسرى و قيصر وطفق وحده، وهو فى قلب الصحراء الجديبة ويدبره ويسوسه فيولّى الولاة ويختار القضاة، وينصب القواد ويحرك الأجناد، ويبعث الأمداد ويرسم الخطط، يخطّط المدن، ويسنّ السنن ويقسم

الفئ ويقيم الحدود ومما ينوء بالحكومات ويلتوى على المجالس وكل ذلك فى سداد رائ، وتقوب ذهن، وبُعد نظر ومضاء عزم وكل ذلك وهو يفترش الغبراء، ويعايش الدهماء ويتدثر بالثوب الخلق، و يأتدم بالخل والزيت، ولاتزيد نفقته من بيت المال على درهمين فى اليوم، ولاتزال خلافته مثلا من المُثُل العليا فى النظام والعدل والأمن۔

ولكن عمر الذى ارضى الله والناس بعدله وفضله لم يرض عبدا مجوسيًا اسمه" لؤلؤة" إذ نصح له أن يحسن إلى مولاه المغيرة بن شعبة، وأن لايستكثر عليه درهمين فى اليوم يؤدّيهما إليه وهو نجّار ونقّاش وحدّاد، فاحتقد عليه هذه النصيحة ودبّ إليه فى الغلس وهو قائم يصلى بالناس صلوة الفجر، فطعنه بخنجر ذى نصلين طعنات كانت سبب موته، وذلك ليلة الأربعاء لثلث بقين من ذى الحجّة سنة ٢٣هـ - (تاريخ الادب العربي)

أكتب عن حياة عمر بن عبد العزيزؒ

العناصر:-

مولده ومنشأه، حياته قبل الخلافة ريتقلب فى أعطاف

النعيم، ويكثر الطيب، انتقال الخلافة إليه مفاجأة. التحول في حياته. زهده في النعيم وتقشفه. بعض امثلة زهده وتقشفه. سياسته في الحكم. تأثير حكمه في الحياة والمجتمع. وفاته. الخسارة بوفاته. حاجة العالم اليوم إلى مثله.

التمرين ٤٠

قصة عمر بن الخطاب رضى الله عنه مع العجوز

العناصر:-

اعتاد أن يغير زيه و يخرج ليلا ليعلم من أخبار الناس ذات ليلة رأى نارا توقد فدنا إليها، اذهو بعجوز حولها صبيان يبكون، سوال عمر عن بكائهم، ثم ماجال بينه وبين العجوز من الحوار، قلقه واضطرابه، اسراعه إلى بيت المال، حمله الدقيق والسمن إلى العجوز قيامه بالطبخ وإطعامه الصغار هدوؤهم ومرحهم. دعاؤه العجوز الى دار الخلافة، ورجوعه مجيئة العجوز وندمها حين ظهر لها السر. تسلية عمر إياها وأمره براتب شهرى لها، دعاء العجوز لعمر رضى الله عنه.

الباب الرّابع

فی الرّسائل

پہلے حصّہ میں رسائل کے بعض نمونے لکھ کر آپ کو بتایا جاچکا ہے کہ خط کے چار حصّے ہوتے ہیں۔ پہلا حصّہ مقدّمہ (دیباچہ) پر مشتمل ہوتا ہے، اور دوسرا حصّہ افتتاح (سلام وتحیۃ)، اس کے بعد تیسرے حصّہ میں غرض بیان کی جاتی ہے، اور چوتھے میں اختتام ہوتا ہے۔

(۱) دیباچہ میں مرسَل الیہ کے حسب مرتبہ القاب وآداب لکھے جاتے ہیں مثلاً:۔

بڑوں کے لئے:۔ سیدی الجلیل حرسہ اللہ۔ والدی الشفیق حفظہ اللہ، حضرۃ الاستاذ الجلیل وغیرہ۔

دوست واحباب کے لئے:۔ صدیقی الحمیم، الاخ الفاضل اخی المخلص، اخی العزیز وغیرہ۔

چھوٹوں کے لئے:۔ ولدی وفلذۃ کبدی، اخی وقرۃ عینی، اخی العزیز، عزیزی فلان۔

(۲) افتتاح میں سلام وتحیات کے ساتھ مرسل الیہ کے حسب مرتبہ اس کی تعظیم وتکریم یا اخلاص ومودت، یا شفقت ومحبت کا اظہار بھی مختصر الفاظ میں ہوتا ہے۔

(۳) غرض میں بات کو طول دینا چاہیئے کہ مقصود دراصل یہی حصہ ہوتا ہے، جو کچھ لکھنا ہو اس پر اچھی طرح غور و فکر کر کے ذہن میں پہلے اس کی ترتیب قائم کر لینی چاہیئے، اس کے بعد پھر قلم اٹھانا چاہیئے۔

(۴) اختتام میں مرسل الیہ کے حسب مرتبہ دعا رخیر اور سلامتی کی تمنّا کے ساتھ "غرض" کے مناسب حال و موقع شکر یا صبر یا اخلاص و مودت یا تعظیم و تکریم کے کلمات بھی لکھنے چاہیئیں۔

رسائل مختلف انواع واقسام کے ہوتے ہیں مثلاً طلب خیریت اور مزاج پرسی کا خط، تہنیت اور مبارک بادی کا خط، تعزیت و غم خواری کا خط، شکر گزاری کا خط، معذرت خواہی کا خط، تجارتی امور سے متعلق خطوط وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے جس نوعیت اور جس قسم کا خط لکھنا ہو مضمون کے ساتھ طرزِ تحریر بھی ویسا ہی اختیار کرنا چاہیئے مثلاً شکر گزاری کے خط میں محسن کے مرتبہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کے لئے شکر کے کلمات لکھے جائیں اور اس کے احسان کا ذکر کیا جائے، تعزیت کے خط میں مرسل الیہ کے رنج والم میں مشارکت، اپنے حزن و ملال کا اظہار صبر کی تلقین اور تسلی کے کلمات ہونے چاہئیں۔ کتاب کے آخر میں چند نمونے اصلی خطوط کے بھی دیے جا رہے ہیں، مشق سے پہلے ان کا مطالعہ مناسب اور مفید ہوگا۔

رسالة من والد لولده

(يحثه على الجد والاجتهاد فى القرأة)

العناصر:-

الديباجة[1] ، الافتتاح[2] ، الغرض[3] (الحث على الجد والاجتهاد وأداء الواجب من القرأة والكتابة والتحلى بالصفات الحميدة ، التحذير من زخارف الحياة المدنية)

الاختتام[4]:-

ولدى العزيز!

ماكانت نفسى لتطيب بفراقك لولا ما أتمناه لك من سعادة وما أبغيه من رقىّ ورِفعة وانى لأنتظر ذلك اليوم الذى تعود فيه إلى وطنك متحلّيا بالفضائل والعلوم النافعة، تستقبلك القلوب وتقرّبك العيون .

وانى وان وثقت بغزارة عقلك ، وطهارة أصلك فلا يمنعنى من تزويدك النصائح المفيدة ، ألا وإن خير الزاد التقوى . إن على كاهلك يا بنى واجبا مقدسًا ، وفى عنقك أمانة لأمتك ودينك ، فأخلص فى أدائها وإياك أن تركن إلى الكسل ، أو يتسرب الضعفُ إلى قلبك ، بل كن كعهدى بك

نشيطا محبّاً لدروسك مكبّاً على عملك فلن يضيع الله أجر من أحسن عملاً۔
ومن تكن العلياء همة نفسه
فكل الذى يلقاه فيها محبّب
يابُنيّ! أنت فى بلد يزخر بالعلوم فاكتسب منها اكبر نصيبك ،
وإياك ان تستهويك زخارف الحياة المدنية وتلعب بنفسك الأهواء
والفتن ، فعاقبة ذلك وخيمة ، لاير ضاها عاقل جشم نفسه متاعب
السفر و فارق الاهل و الوطن ۔ وانى ليملأنى سروراً أن تظل حسن السيرة
قويم الأخلاق ۔
اسبغ الله عليك ثوب العافية واقرّبك عين والدك واعزّبك
دينك ۔
ابوك . . . .

(ماخوذ بتصرف يسير)

اكتب رسالة لاخيك التلميذ
(ناصحا له بما يجب أن يتحلى به فى حياته المدرسية

العناصر :۔

الديباجة۱، الافتتاح۲، الغرض۳ (الجد الاجتهاد المواظبة،

الانتباه فی أثناء الدروس، حسن معاملة التلامیذ، احترام المعلمین، العنایة بالنظافة، تنظیم الأدوات والعمل و الوقت، التحلی بالأخلاق الکریمة، کالصدق والأمانة وغیرهما، المحافظة علی الصلوٰة والجماعة، الحض علی تلاوة القرآن) الاختتام[٤] (تمنی الخیر والنجاح، الدعاء بالتوفیق وحسن المستقبل -

رسالة تلمیذ نقل احد اساتذته من المدرسة

(فکتب الیه یتأسف فیها علیٰ فراقه ویتذکر فضله وأیادیه)

العناصر:-

الدیباجة[١]، الافتتاح[٢]، الغرض[٣] اظهار التاسف علیٰ نقله وذکر ایادیه وفضله الختام[٤] تمنی الخیر واظهار المودة والاحترام -

سیدی واستاذی الجلیل!

تحیة واحترامًا من قلب یفیض بحبك ونفس معترفة بفضلك، فقد تأسفنا کثیرًا علی نقلك من هذه الدار، وعزّ علی أنفسنا بُعدك و ساءنا فراقك، قد کنا نقرأ علیك ونعلم أنك ستمکث بیننا حتی نتخرج علیٰ یدیك ولکن ـــــ مع الاسف ـــــ حالت مشیئة الله دون

رجائنا فسافرت من هنا ونحن لانزال فی حاجة إلیك والرغبة فی الارتشاف من منهلك العذب، والمیل إلی الاستزادة من علمك الواسع وفضلك العظیم وکم کنا نودّ ان یتم مابدأت، وأن تری ثمار غرسك قد أینعت وآتت أکلها.

سیدی الجلیل! اننا لنتأسف علی ما ضیّعنا تلك الفرصة السعیدة التی کانت حاصلة لنا ببقیامك فینا. وکان لنا من المیسور أن نستزید من توجیهاتك النافعة، وارشادك القویم، ودلالتك علی الخیر، وعندما نتاسف علی ضیاع هذه الفرصة، نذکر أیادی الاستاذ. فانّه قد قوّم أخلاقنا و هذب نفوسنا، وثقف عقولنا، وأخذ بنا الی معالم الرشد والهدیٰ، ونفخ فی قلوبنا روح الحماس علی الدین والغیرة علی الحق فنحن نشکر فیك الله ونسأله لك کل خیر وعافیة. ادام الله صحة الأستاذ واسبغ علیه ثوب العافیة.

وتفضل بقبول لائق التحیة وفائق الاحترام والاجلال.

تلمیذك الوفیّ

انتقل خالك إلیٰ باکستان فاکتب إلیه رسالة

(تأسّف فیها وتذکّر علیك فضله وعنایته بك)

العناصر:-

الديباجة[1]، الافتتاح[2]، الغرض[3] (اظهار التأسف على فراقه، ذكر فضله عليك وعنايته بك، حنينك الى لقائه) الختام[4] (تمنى الخير ودوام الصحة.)

رسالة صديق فى الاعتذار

العناصر:-

الديباجة[1]، الافتتاح[2]، الغرض[3] (ذكر المودة بينهما، المانع الذى حال دون الكتابة إليه، الاعتذار) الختام[4].

اخى الوفى وصديقى الحميم!

أهدى إليك تحيّة وسلامًا وأبث إليك أشواقى وأرجولك الخير والهناءة وبعد:-

فقد وصلت رسالتك معبرة عن رقيق شعورك وصفاء وُدّك وصادق حبّك. وإنك قد عاتبت أخاك على أنه لم يكتب إليك منذ شهرين ولم يرد إليك جواب رسالتك وحق لك العتاب. ولكن ليعلم الأخ أنه لم يمنعنى من الكتابة طول هذه الفترة الا استعدادى لامتحان الشهادة الابتدائية فأرجو منك المعذرة وها أنا قد اديت الامتحان بنعمة الله وفضله على أحسن حال. وفرغت منه بعد ما استمر شهرا

فبادرت إليك بالكتابة وإنى لمعترف بتقصيرى فاعذر أخاك .
وإنى لأمكث هنا. فى المدرسة. نحو أسبوع حتى تظهر النتيجة
ولقد وفقنى الله إلى السداد فى الاجابة فأرجو النجاح حقق الله لــ
الآمال و وفقنى واياك لما يحب ويرضى .
وفى الختام تقبل من أخيك المحب أزكى التحيات وأكون سعيداً الوبلت
دلك حضرة الوالد الجليل وإخوتك الأعزة والسلام عليك ورحمة الله
اخوك المخلص

التمرين ٧٣

دعاك صديق لزيارته فى مدينة لكنؤ

(ثم طرأ ما يمنعك فاكتب إليه تعتذر)

العناصر:-

الديباجة[۱]، الافتتاح[۲]، الغرض[۳] رغبته فى الزيارة وحرصه على الوفاء- ذكر ما بينهما من محبة وصداقة- الاشارة الى جمال المدينة ومحاسنها العلمية، المانع الذى طرأ- اسفك للتخلف، الختام[۴]-

تهنئة مريض عُوفى

العناصر:۔

الديباجة١، الافتتاح٢، الغرض٣ (التهنئة، س ورة وس ور الاخوان)

الختام٤ (تمنى الخير والسعادة)

اخى المحبّ وصديقى الكريم   أمتعنى الله بطول حياتك

تسلمت اليوم رسالة من أخيك الصغير وهى تحمل لى البشرى بأن الله قد منّ عليك بالشفاء وألبسك حُلَل الصحة والعافية فله عظيم الشكر على هٰذه المنة.

أخى وصديقى! فقد كنت أسمع الأنباء بخطورة الحال وجفاء الدهر الغشوم فكنت أتقلّب على أحرّ من الجمر وأبيت أتضرّع الى الله وأبتهل إليه أن يعيد عليك صحتك ويسبغ عليك ثوب العافية۔ فما أن سمعت تلك البشرى من إبلالك من مرضك حتى كدت اطير فرحا ولو كنت بيننا معشر الاخوان لشهدت وجوها عليها نضرة الفرح وعيونا تلمع بضياء السرور وقلوبا تفيض بالغبطة والابتهاج، وكيف لا تهزنا هٰذه البشرى وانت زهرة مجلسنا كل يحبك لكريم سجاياك وطهارة خلقك وحبّك للدين والحمية له۔

اخى الوفى! إنك صديق أجد فيه لنفسى حسن المواساة وجميل السلوىٰ فى كل نازلة فاحرص على حياتك واضنن بطول بقائك وافرح

بصحبتك وأُخوّتك. فنشكر الله تعالیٰ علی هٰذه النعمة التی وهبها لك ونسأله أن يحفظك من كل سوء.

والسلام عليك ورحمة الله

اكتب رسالة إلیٰ صديقك

(تهنئه بنجاحه فی الامتحان)

العناصر:-

الديباجة[١]، الافتتاح[٢]، الغرض[٣] سروره وسرور الأهل والأصدقاء النجاح ثمرة جدّه واستقامته علی الطريق السویّ، حثه علی العمل فی القابل، والاستعانة بالله. الختام[٤].

تعزية صديق مات والده

العناصر:-

الديباجة[١]، الافتتاح[٢]، الغرض[٣] مشاركته فی الألم، وتسليته وتخفيف مصابه، الحث علی الصبر، طلب الرحمة للفقيد، الختام[٤].

أخی المحب وصديقی الحميم! تحية وسلامًا.

بلغنی وفاة والدك فكان كسهم صائب وقع فی القلب فاسودّت الدنيا فی عينیّ، واكبرت هٰذه المصيبة عليك فالرُّزء فادح والخطب عظيمٌ۔

أخی! إنی أعزّيك أجمل العزاء وأشاطرك فی هٰذه الأحزان وأرجو أن تعتصم بالصبر وتستعين بالصلٰوة۔ وهذا هو دأب المؤمن الحق وإنما الصبر عند الصدمة الأولی كما قال النبی صلی اللّٰه عليه وسلم۔ ولاشك فی أن هٰذه الفاجعة قد أنهكتك ونقلتك من طور إلی طور۔ كنت قبل يومئذ فی حضانة أبيك الفقيد هو يكفلك ويقوم بأمرك، والآن آل إليك مسئوليّة لفقيد فأنت اليوم تنوب عن والدك فی تكفّل إخوتك الصغار ومواساة امّك الحزينة۔ وأنت لها بعد ذلك تعزية وسلوی۔ فتشجّع أيها الاخ الفاضل واحتمل كل ما تلاقيه فی هذا السبيل بجلد وأناة وحزم وعزم۔

أسأل اللّٰه ان يلهمك الصبر وأن يغفر للفقيد ويسبل عليه سحائب رحمته ورضوانه۔

اخوك الوفی وصديقك الحزين

لك صديق توفيت والدته فاكتب اليه

تعزية وتشاركه فی حزنه وتسليه

العناصر:۔

الديباجة[٥]، الافتتاح[٢]، الغرض[٣] (علمك بوفاة والدته ألمك عجزك عن الذهاب إليه. الحث على الصبر. طلب الرحمة للمرحومة)، الختام[٤].

رسالة شكر

(لصديق أهدى إليك كتابا في الانشاء)

العناصر:

الديباجة[٥]، الافتتاح[٢]، الغرض[٣] (اثر الهدية في النفس وبيان مزاياها، الشكر)، الختام[٤] (تمنى الخير والسعادة)

حضرة الاخ الفاضل ......

سلام الله عليك ورضوانه، عسى أن تكون في خير ما وذلك من خير من صحة الجسم وسعادة الروح وعافية البال وبعد:

يسرني جدا أن أبعث لك كلمة الشكر والامتنان على هديتك الطريفة كتاب "......" والحق أنك بعملك هذا أسديت إلى سائر طلبة المدارس العربية في الهند يدا لا تنسى ولا يسعهم الاستغناء عنه. ولا يدرك خطر هذا المجهود إلا من عرف عراقيل هذا الطريق وعالج بنفسه فتح هذا الباب، وحاول أن ينشئ في الطلبة ذوق الأدب الصحيح ويدربهم على الترجمة والانشاء فلم يجد بين يديه رسما يتبعه ولا مثالا

يقتديه ولامعلماً يهديه فجاء كتاب الأخ الفاضل سدّاً لهذا الفراغ و قضاءً لتلك الحاجة، واداء بذلك الواجب.

هٰذا وقد تصفّحت الكتاب و وقفت على كل فصل منه فوجدته وافيا فى الموضوع، وأحسن ماكنت أحبّ أن أراه ورأيت أن هذا الأسلوب يرسم للتلميذ طرق الانشاء و يوضح لهم مناهجه ويرشدهم إلى صحة التعبير والترجمة ويأخذ بهم إلى المستوى المطلوب فى أقرب وقت وأسهل طريق و يحفظهم من الأخطاء الغاشية و يجعلهم بمشيئة الله وعونه. يتذوّقون حلاوة الأدب العربى و يميزون بين كلام عامى متبذل وبين كلام عال بليغ. وينتهى بهم إلى فهم القرآن الكريم و معرفة الاعجاز فى بلاغته وأسلوبه وتلك هى الغاية المنشودة التى لأجلها تدرس العربية فى البلاد النائية عن الناطقين بالضاد.

هٰذا وأعود أشكر الصديق الفاضل عمله وإهداءه نسخة من الكتاب فان الهدية تنمّ عن إخلاصه وصدقه و وفائه بالاخوان كما أن عمله يدل على سعة درسه وطول ممارسته بالكتابة وبذل جهده الجهيد فى الأدب العربى. وختاماً أسأل الله سبحانه وتعالىٰ لك كل توفيق وسداد. وتفضل أخى بقبول أصدق آيات التقدير والوداد، والسلام عليك من مثنٍ على فضلك ورحمة الله وبركاته.

(للاستاذ عبدالله عبّاس الندوى)

التمرين (٧٦)

اكتب رسالة إلى صديق أهدى اليك قلما رشيقا
(تشكره على حبّه وعلى هديته إليك)

العناصر:-

١ الديباجة، ٢ الافتتاح، ٣ الغرض (قيمة الهدية واثرها فى النفس الشكر، بيان فضل المهدى وما جبل به على الوفاء) ٤ الختام.

التمرين (٧٧)

اكتب رسالة إلى عمّك تشكره فيها
(على ساعة اهداها إليك)

العناصر:-

١ الديباجة، ٢ الافتتاح، ٣ الغرض (ماثر العم، فائدة الساعة لك من نظم الأوقات وتأدية الصلوات على أوقاتها أشكرك على ذلك) ٤ الختام

اكتب رسالة الى مدير مجلة عربيّة اسلاميّة
(تريد الاشتراك فيها)

العناصر:-

الديباجة[١]، الافتتاح[٢]، الغرض[٣] (ذكر العلاقة الدينية ووجهة الأفكار. ذكر مزية المجلة والثناء على أسلوبها. إرسال النقود لبدل الاشتراك السنوى)، الختام[٤].

حضرة الفاضل الجليل مدير مجلة ...... الغراء

احييكم بتحية الاسلام وأدعو لكم بكل نجاح فيما أخذتم على عاتقكم من أعباء الأمة الاسلامية من إصلاحها وإرشادها إلى غايات عالية وأغراض نبيلة.

نحن المسلمين وان تناءت ديارنا وتباعدت مواطننا متقاربون، وقد وصلتنا بكم صلة الاسلام وربطنا وإياكم أواصر الدين. وفوق ذلك ما يوحدنا من وجهة الأفكار في إصلاح المسلمين من أنهم لا يتقدمون ولا يصلحون إلا إذا تمسكوا بآداب الاسلام واعتصموا بحبله وجعلوا تعاليم الاسلام نصب اعينهم ومرمى أبصارهم.

وقد قرأنا بعض أعداد مجلتكم الغراء فأعجبنا صدق لهجتها وصفاء ديباجتها وحلاوة لغتها وما امتاز به قلم جنابكم من أسلوب رائع وعلم جم، فاحببنا ان نشترك فيها. وها نحن مرسلون إليكم بدل الاشتراك لسنة كاملة بيد أننا لم نعلم مع بذل الجهد مقدار النقود لخارج البلاد فربما يكون المقدار أقل مما عينتموه، فاذا كان كذلك فنرجو من سماحتكم ان تعلمونا، نبادر إلى إرسال البقية إليكم إن شاء الله.

وتفضلوا في الأخير بقبول لائق التحية وفائق الاحترام.

اخوكم في الدين

التمرين ٧٨

ترايد الاشتراك فى مجلة أردية دينية

رفاكتب الى مدير المجلة

مستعينًا بالموضوع السابق فى استخراج عناصره

رسالة الى عالم جليل وباحث اسلامى

ريسعى لاعلاء كلمة الله ورفع شانها بنفث قلمه)

(تشكر على مساعيه وتطلب منه مؤلفاته)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض رالتهنئة على مساعيه الجميلة وسعيه المشكور فى إحياء دين الله) الختام. رتمنى الخير والسعادة)

حضرة الفاضل الأجل! تحية وسلامًا.

أبقاكم الله حرزًا للاسلام والمسلمين، وسيفا مسلولًا على الباطل، تمحون به ظلام الفسق والفجور. فى عيش رغيد وظل ظليل، وعز وشرف وتكلؤكم عين الله تعالى وينصركم بتأييده.

ليس لى بكم قديم تعارف ولا سالف لقاء ولكن منشوراتكم الممتعة ومؤلفاتكم الجليلة قد طالعت منها البعض فوجدت فيه تعاليم الاسلام الصحيحة والرد على المنكر و مفاسد هذا الزمان من الزندقة

والالحاد ۔ مما اكبرته فى زمان عزّ النصر فيه للاسلام وتعاليمه فاحببت ان اهنّئكم بحميتكم الاسلامية ما أندمتم عليه من السعى فى الاصلاح الدينى واعلاء كلمة الحق ورفع شأنه فى بلاد نائية عن مهد العربية والاسلام، كما أهنّئكم بجهودكم المباركة فى صقل افكار شباب المسلمين وتقويم ارائهم الزائغة وإنقاذهم من مهاوى المدنية الخلاعة الداعرة فحيّاكم الله وجزاكم خيراً عن الاسلام والمسلمين ۔

ورأيت ان اشترى جيع مؤلفاتكم وما أخرجته ادارتكم من المنشورات الممتعة، وها أنا مرسل إليكم خمسين روبية والبقية أدفع عند استسلام البريد ۔

وتقبّلوا فى الختام فائق التحية والاحترام ۔ والسّلام عليكم ورحمة الله وبركاته ۔

أكتُب رسالةً الى مَدِيرلجنة (للتّأليف والنّشر)

تعنى بنشر الثقافة الاسلامية

تهنئه وتطلب منه بعض المطبوعات

العناصر:

الديباجة، الافتتاح، الغرض (التهنئة بكلمة وجيزة، وتمنّى الخير للقائمين بهذه اللجنة طلب بعض المؤلفات) الختام (تمنى الخير والسعادة)

رسالة تلميذ إلى ناظر المدرسة

(يرجو فيها منحه المجانية)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض (عجزه عن أداء النفقات بموت أبيه، طلب المجانية)، الاتصاف بمكارم الاخلاق، الجدّ والاجتهاد، الختام.

حضرة المولي الكبير ناظر مدرسة ......

أتقدم إلى مقامكم السامى بكل تعظيم وتبجيل ملتمسا أن تشملوا رجائى بحسن رعايتكم وجميل عنايتكم وبعد:-

فلقد كان لوالدى اثارة من الثروة ذهبت، وبقية من المال نفدت فساءت الحال، وأظلم المآل. وخفت أن يكون عجزى عن دفع المصروفات سببًا فى انقطاعى عن المدرسة، فلجأت إلى رحابكم راجيا أن تكونوا عونا لى على طلب العلم واتمام الدراسة فتقررون إعفائى من النفقات المدرسية التى لم يعد فى قدرتى دفعها.

ومما يجعلنى واثقا من إجابة ملتمسى مطمئنًا إلى تحقيق رجائى، أنى كنت طوال هذه المدة التى قضيتها بالمدرسة، من احسن التلاميذ اخلاقا مجدا فى دروسى، يشهد ذلك حضرات الأساتذة الأجلاء وتؤيدنى فيه نتائج الامتحان، اذ كنت الأول فى كثير منها .... لازلت ياسيدى

مناط الرجاء ومعقد الآمال۔

وتفضل بقبول اسمى تحياتى وفائق الاحترام۔

(ماخوذ)

فى ..../..../......١٤٠ه بالسنة ....فصل.....

تودّ ان تقضى عطلة رمضان عند أحد أساتذك لتقرأ عليه القرآن وتستفيد من علمه

فاكتب إليه رسالة وتطلب منه أن يدعوك

العناصر:۔

الديباجة[1]، الافتتاح[2]، الغرض[3] (اظهار التودّد والاخلاص له، ميلك إلى الاستفادة منه فى علوم القرآن، رغبتك فى انتهاز الفرصة فى عطلة رمضان، هذا الشهر المبارك خيراً وأن لتعلم القرآن ودرسه)، الختام[4].

البَابُ الخَامِسُ

فى مَوضوعات بعَناصرهَا

التمرين (٨١)

خرجت مع أبيك إلى السوق فاشتريت حذاء

(صف ذلك فى خمسة عشر سطرا)

العناصر:-

الخروج إلى البيت، ركوب السيارة أو الترام أو مركب آخر، فى السوق. الدكاكين و منظرها من النظافة و حسن الترتيب، فى الدكان. المساومة الشراء ودفع الثمن، قضاء حاجات أخرى، الرجوع.

وصف سفر بالقطار

العناصر:-

الاستعداد للسفر والذهاب الى المحطة، شراء التذكرة وركوب القطار، تحريكه رويدا رويدا ثم إسراعه، الركاب، ملابسهم و لغاتهم وعاداتهم، اعمدة المسرة والأشجار والحقول، وصف القرى التى يمر بها القطار، وصف المحطات التى يقف بها القطار، وصفًا اجماليا، الوصول۔

خرجت لشراء بعض الأشياء فسقط كيس نقودك ثم رده اليك صبيٌّ

(صف ذلك واشكر للصّبيّ امانته)

العناصر:۔

الخروج للشراء وما صادفت فى أثناء سيرك تفقد الكيس بعد الشراء والشعور بضياعه، ألمك وماجال بنفسك من الخواطر والأفكار، البحث عن الكيس وما عمله الصبىّ الامين، سرورك وتقدير صفة الامانة فى الصبىّ وشكرك له، سبب امتياز هذا الصّبىّ وتأثير تربية أمّه الصالحة، تقديمك بعض النقود إلى الصبىّ ورفضه احتسابًا۔

التمرين ٨٤

تلميذ مسافر نزل في غير المحطة التي ينتظره أهله فيها

(تحدث بلسانه مبيناً حاله)

العناصر:-

الفراغ من الامتحان وعزمه على السفر، إرسال البرقية إلى أبيه، ركوبه القطار، نومه فيه، قيامه مذعوراً من النوم، نزوله في غير محطته، مرور القطار بالمحطة التي ينتظره أهله فيها، المهم لتأخره، سفره في السيارة، وصوله إلى المنزل، فرح أهله به وشكرهم الله تعالى.

رجل كان مبصراً فعمي

(صف حاله وخواطره)

العناصر:-

رؤية الأشياء وتمتعه بالمناظر الجميلة وصنع الله وهو مبصرٌ، القراءة والكتابة والاستفادة من مطالعة الكتب والصحف

وتلاوة القرآن، يؤدى الأعمال ويكسب رزقه، ويقوم بواجبه فى الحياة، فقد البصر وتحسره، حرمانه من رؤية الأشياء، عجزه عن أداء الأعمال، حاجته إلى غيره، صبره واحتسابه وطلبه الأجر من الله تعالى حيث قال النبى صلى الله عليه وسلم، إن الله عزّ وجلّ قال، اذا ابتليت عبدى بحبيبيه فصبر عوضته منهما الجنة.

صف جولة دينية فى قرية من قرى الهند

العناصر:-

اغراض الرحلة، زملاء الرحلة، كيف قطعنا السفر، كيف استقبلنا أهل القرية، ظنونهم بالزائرين، ارتياحهم بعد الحديث، الطواف على البيوت والمجالس، التحدث مع رجال القرية، فى حفلة عمومية إلقاء محاضرة واستماعهم خلاصة المحاضرة.

اعظم سرور حصل لی فی حیاتی

العناصر:۔

وصف جار فقیر، کیف رکبته الدیون الفادحة، الدائنون یرفعون علیه القضیة، قدوم الشرطة، الجار یساق الی السجن، قسوة الأغنیاء وتفرج الأصدقاء، أهله یبکون ویصرخون ، یرق قلبی وأبکی، فکرة تملکنی، حدیثی لنفسی، أبیع دراجتی وأصمم علی أن أمشی إلی المدرسة راجلا کل یوم، أؤدی دیونه یرجع إلی البیت، شکر الجار وسرور أهله، سروری بهذا المنظر وحمدی علی هذا التوفیق۔

صف حال صیاد ضلّ طریقه فی الصحراء

(وبیّن شعوره بعد نجاته)

العناصر:۔

رغبته فی الصید، خروجه إلی الصحراء، مطاردة الغزلان

ضلاله الطريق والتيهان فى الصحراء، ما جال بنفسه من الخواطر والأفكار وهو تائه، دخول الليل وخوفه، نفاد زاده، ما أصابه من الجوع والعطش والمشقات، صلواته لله ودعاؤه، شعور أهله عند غيبته ما عملوا للعثور عليه. ابلاغهم الخبر للشرطة البحث عنه. العثور عليه وانقاذه. فرحه وفرح أهله تصدقهم على المساكين شكراً لله تعالى.

لماذا نتعلم اللغة العربية

العناصر:-

اللغة العربية لغة الاسلام الرسمية، اللغة العربية مفتاح الكتاب والسنة، اللغة العربية باب المكتبة الاسلامية العظيمة والثقافة الاسلامية الكبيرة، لا يتذوق الانسان القرآن إلا اذا كان راسخاً فى اللغة العربية متوسعاً فيها، لا يحصل الرسوخ فى علوم الاسلام وفقهه إلا باللغة العربية. أداة تفاهم وتبادل أفكار فى العالم الاسلامى. لسان الدعوة وبث الأفكار فى العالم الاسلامى.

التمرين ٩٠

اكتب رسالة إلى أبيك

تطلب منه النقود للاشتراك فى رحلة مدرسية

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض رطلب النقود، الاشارة الى فائدة الرحلات المدرسية من انها تكسب التلاميذ معلومات ثابتة، وتعودهم الصبر وقوة العزيمة وحسن المعاشرة، تنمى فيهم حب الاستطلاع والبحث، الوقوف على أخلاق الناس وعاداتهم واحوال معيشتهم) الختام.

الذَّيلُ

امثلة من رسائل بعض كُتّاب مصر والبلاد العربيّة

رسالة للكاتب الكبير المرحوم الدكتور احمد امين

(صاحب كتاب "فجر الاسلام" ورئيس لجنة التأليف والترجمة والنشر بمصر)

١١/١٠/٥٠

حضرة الفاضل الأستاذ أبي الحسن! سلامٌ عليكم ورحمة الله

يسرني أن أخبركم بان كتابكم[1] قد تم طبعه، وأرسلت إلى حضرتكم

مائتي نسخة على (عنوان) لكنؤ في صندوق۔

وقد كتبت مقدمة وألحقت بالكتاب الاغلاط المطبعيّة التي وردت

ولعلك تسرّ منه عند حضورك إلى مصر بسلامة الله وتطلع عليه

وإن رغم ما اصابني من مرض أثناء الصيف أتم الله لي الشفاء،

وأرجو دعواتكم في الكعبة، كما أرجو شراء سبحة من الكهرباء

ذات الحبّ الصغير كما أمر الطبيب وسجادة صلاة عجمية

او تركية، وسأدفع ثمنها عند حضوركم وإلى اللقاء فقط

احمد أمين

---

[1] كتاب "ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمين"

للاستاذ السيد ابي الحسن على الندوى

رسالة للعالم الجليل الشيخ محمّد بهجة البيطار

(استاذ التفسير فى جامعة دمشق وعضو "المجمع العلمى" البارز)

۱۲/۱۱/۱۳۷۳ھ

بسم الله الرّحمٰن الرّحيم

إلى حضرة الأستاذ العالم العامل الكبير

السيد ابى الحسن على الحسنى الندوى ادام المولى فضله

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، وبعد:۔

فقد وصلنى مؤلفكم الجديد "مذكرات سائح فى الشرق العربى" وكتبت إلى وكيلكم الفاضل بمصر شاكرًا ــــــ وقد تصفحته كلّه فرأيت فيه من الفوائد والفرائد مالا أحصيه عدّا، ومايقصر قلمى عن وصفه۔ سبحان من وهبكم القدرة على الكتابة بلسان عربي مبين، ليس فيه شائبة العجمة، وله الحمد والشكر على ما خصكم به من نفاسة التأليف وتحرّى ماهو الأفضل والأنفع لهذه الأمة العاتية ــــــ أقرّ الله أعينكم بما ترون من نهضتها ومن قوتها وعزتها ومن حفظ ثروتها، وردّ السليب والضائع إليها، وألهم الله علماء العرب مثل ما ألهم اولئك الأفذاذ من علماء الهند الذين يصدق فيهم قول القائل:۔

إنّ الملوك ليحكمون على الورى　　　وعلى الملوك لتحكم العلماء

وانی لأرجوان تتكرموا بنسختين إحداهما للمجلة المجمع العلمی" لأكتب عنها فيه ونرسل إليكم ما إنشره فيه، والثانية هدية إلى المكتبة الظاهرية بدمشق۔ هذا وقد أرسل إليكم المجمع منذ أيام كتاب "الجزء الثانی من محاضراته" بايعاز منّی وفيه عدة محاضرات لهذا الضعيف، وكتبنا عليه عنوانكم بالانكليزية كما أشار علينا وكيلكم، وقد قرأت ما تفضلتم فوضتمونی به فی "المذكرات" وإنی لمعترف بضعفی وتقصيری، ولكم مزيد الشكر وأعطر الثناء وأخلص الدعاء فی أن يديمكم المولیٰ ذخرا وفخرا آمين۔

محمّد بهجة البيطار

رسالة للباحث الاسلامی الكبير الأستاذ سيد قطب

(صاحب كتاب "العدالة الاجتماعية فی الاسلام")

بسم الله الرحمٰن الرحيم

۱/۱۱/۱۹۵۲ء

أخی السيد ابوالحسن الندوی

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

وبعد فقد تلقيت منذ زمن رسالتكم التی تحدثتم فيها عن

مأساة القاديانية ولم أنشرها فى "الدعوة" لانها نشرت فى "المسلمون" ولدينا الآن فى مصر رسالة عن القاديانية بقلم السيد ابوالأعلى المودودى مع مرافعته امام المحكمة العسكرية نرجو أن يرخص بنشرهما قريبًا باللغة العربية، والحقيقة أن العالم الاسلامى يجهل حقيقة القاديانية وخطرها. ولكن الرقابة المفروضة فى مصر تكاد تغل أيدينا عن بيان هذا الخطر. وعسى الله أن يجعل بعد عسر يسرًا.

اخى ابوالحسن، لقد طالت غيبتك عنا، فلعلك تفكر فى زيارة قريبة لمصر وإلى أن يتيسر هذا. فانى أبعث إليك ما ظهر من كتبى فى غيبتك السبعة اجزاء الاولى من "فى ظلال القرآن" وكتاب "دراسات اسلامية" وهو مجموعة فصول نشر معظمها فى شتى الصحف الاسلامية.

والله يجمعنا على الخير والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته فقط

اخوك

سيد قطب

رسالة للعالم المجاهد الشيخ محمد محمود الصواف

(رئيس "الاخوة الاسلامية" فى العراق)

١٦ر من ذى القعدة سنة ١٣٧٢ھ

٢٧/٧/١٩٥٣ء

سماحة الاخ الأكبر العلامة السيّد ابو الحسن علي الحسني الندوي المحترم

السّلام عليكم ورحمة الله وبركاته، تحية مباركة طيبة إلى تلك النفس المباركة الطيبة التي نرجو الله ان يحفظها ذخرا للاسلام والمسلمين، ويبارك في قوتها وحيويتها ونشاطها، وبعد:-

أخي الكريم! استلمت بمزيد السرور رسالتكم المباركة ومعها ذلك المقال النفيس الذي دبّجته يراعتكم، والذي سيكون لنا شرف نشره على صفحات "الاخوة الاسلامية".

والذي حزّ في نفسي وألمني عتاب الاخ لي على عدم ارسال "الاخوة" والحق معكم، ولكن يعلم الأخ والله العليم بما أقول بأنني حاولت عدة مرات ارسالها ولكن عدم معرفتي بعنوانكم هو الذي حال دون ذلك فارجو المعذرة أيها الاخ الأجل، وها أنني أقدم لسماحتكم مجموعة كاملة راجيا قبولها، هدية صغيرة من اخ لاخيه وأكرر طلب المعذرة ومثلكم من يعذر ويسمح.

وان صفحات "الاخوة" وشباب الاخوان لينتظرون بفارغ الصبر مقالاتكم التوجيهية وصوتكم الداوي في نصرة الاسلام ايدكم الله وبارك فيكم وحفظكم ذخراً لدعوته.

اخي الكريم:- نحن بخير والحمد لله، والدعوة تتقدم هنا تقدما يُعيد الامل ويجدّد الرجاء ـــــــــ

والحمد لله رب العالمين ـــــــ وتقبل تحيات اخيك المحب .

محمّد محمود الصوّاف

رسالة لصاحب السّعادة الشيخ محمّد سرور الصبّان

(وزير المالية فى المملكة العربيّة السعوديّة)

جدّة

٢٩/٤/٧٠هـ

حضرة صاحب الفضيلة الاستاذ الداعية الاسلامى الشيخ ابو الحسن سلمه الله تعالى

السّلام عليكم ورحمة الله وبركاته، وبعد:-

فقد تلقيت كتابكم الكريم المؤرخ فى ٢٧/٤/٧٠م المخبر بوصولكم الى القاهرة سالمين فحمدت الله تعالى على سلامتكم، وسرّنى أنكم بفضل الله فى صحة جيدة وهناء موفور، وأسأله تبارك وتعالے أن يديم ذلك عليكم، وان ييسّر لكم الأمور، ويوفقكم فى أداء رسالتكم الانسانية الجليلة، ونشر مبادئ الاسلام الحنيف، و تحقيق أهدافه ومثله العليا، وأن يكثر الله من امثالكم من المجاهدين فى سبيله، وفى سبيل خير البشرية ويوفقنا جميعا الى مايحبه ويرضاه.

لقد تركت زيارتكم لهذه البلاد المقدسة اثرا طيبا فى نفوس من تعارفوا، وانني لارجو أن تكتب لكم زيارات متكررة لها،

فنجتمع بكم فی فرص مباركة ان شاء الله
سلامی العاطر للاخ الاستاذ جلال حسين بك. والسلام عليكم ورحمة الله.

المخلص
محمد سرور الصبان

رسالة للمجاهد الاسلامی الاستاذ سعيد رمضان

(صاحب مجلة "المسلمون" الغراء الشهيرة)

بسم الله الرحمن الرحيم

سيدی العزيز الحبيب!

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ـــــ ولعلك على خير ما يحب الله ويرضى، برح بی الشوق يعلم الله، واهاج الم اشجانا كثيرة. والظروف التی نجتازها تجعلنا اشد حاجة الى ان نلتقی ونلتقی ونلتقی.

سيدی الحبيب! ارجو أن تغفر تقصيری وان تحمله على ما شئت من مماتلته فی محب يذكر الله بذكرك ولا يشغله عن الكتابة لك الا الذی يجعله دائما معك دون كتاب، جمع الله الشمل وجمعنا حيث لا فراق فی مقعد صدق:-

نشرنا فی العدد التاسع مقال "قنطرة إلى سعادة البشرية" ورجائی

ان تبذل قصارى الجهد حتى يصلنا منكم مقال للعدد الاول وهكذا لكل عدد انشاءالله، وأمل ان يصلنا المقال الاول قبل العاشر من صفر او قبل اول صفر باذن الله.

المذنب

سعيد رمضان

رسالة دعوة الى المأدبة

بقلم صاحب الفضيلة الشيخ محمّد صبري عابدين

(امين سر (سكرتير) سماحة المفتى الاكبر السيد امين الحسينى)

بسم الله الرّحمٰن الرّحيم

۲۹ رجب سنة ۱۳۷۰ھ

حضرة صاحب الفضيلة الاستاذ الجليل الشيخ ابى الحسن الندوى حفظه الله

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته - وبعد :-

فان صاحب السماحة المفتى الاكبر السيّد محمّد امين الحسينى يدعو فضيلتكم وحضرات المشائخ الثلاثة اصحابكم الى تناول طعام الغداء بمنزل سماحته بمصر الجديدة رقم ۲۱، شارع مُحمّد على ——— وذلك فى الساعة الواحدة بعد

ظہر یوم الأربعاء القادم فی ۲، شعبان سنۃ ۱۳۷۰ھ الموافق ۹ مایو سنۃ ۱۹۵۱ء

فالرجاء التفضل باجابۃ الدعوۃ مع قبول فائق التحیۃ والاحترام۔

امین السر

محمد صبری عابدین

معانی الألفاظ الصّعبة

پہلے اُردو سے عربی الفاظ لکھے جاتے ہیں اس کے بعد صفحہ ۲۰۷ سے عربی سے اُردو الفاظ شروع ہوں گے۔

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۲۲	کھیل کا میدان	الملعب، ساحة اللعب	۲۸	یکتائے روزگار	درّة یتیمة
″	ہوائی اڈّہ	المطار	″	ٹیلیفون	التلیفون المِسَرّة
۲۳	ہسپتال	المستشفیٰ	″	تہذیب	الثقافة
″	قبضۂ قدرت	بید الله	۲۹	رجحانات	المیول، النزعات
۲۴	یورپ	اوربا		فریب خوردہ	المغترّ، المعجب
″	سورج گرہن	الکسوف	″		بنفسه
″	چاند گرہن	الخسوف	۳۰	ایجادات	المخترعات
۲۷	مزا	الطعم	″	صعوبتیں	المشقات
″	انار	الرُّمّان	″	جھگڑے	العربات
″	سنگ مرمر	الرُّخام	۳۱	ایجاد	الاختراع
″	پیغامات	الرسالات	″	پرواز کا فن	فن الطیران
″	کمیونزم	الشیوعیة		اس کی مسافت گویا	کأن مسافته
″	شکست وریخت	الدّمار	″	سمٹ آئی	طُوِیَتْ

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۳۵	ہوا باز	الطیار	۳۹	میل نہ کھانا	لا یلائم
〃	مسلسل جدوجہد	الاجتهاد المتواصل	۴۵	چیخ	الصُّراخ
〃	پیہم کوشش	العمل الدائم	۴۷	کارخانہ	المعمل، المصنع
〃	مغربی تہذیب	الحضارة الغربية	〃	مشورہ دینا	اشار علیه
〃	میٹھا چشمہ	النبع العذب	〃	شور و شغب	جلبة وضجيج
〃	گھنا درخت	الشجرة الباسقة	۴۸	خوش نما	جميل المنظر
۴۷	منجھلا بھائی	الاخ الأوسط	〃	تیماردار	الممرّض
〃	دودھاری	الحلوب	〃	سرجری	الجراحة
〃	باکمال مقرر	الخطيب المصقع	۵۰	سستے داموں	بثمن بخس
〃	بھوکوں مرنا	يموتون جوعًا	〃	باہم ملنا	يلتقيان
〃	داد عیش دینا	ينعمون	۵۱	تجارتی سامان	سلع التجارة
〃	فاختہ	اليمامة		تالاب	البركة ج برك
۴۸	معاشی مسئلہ	المشكلة الاقتصادية	۵۲		الترعة، ج ترع
۴۹	ترقی یافتہ زبان	لغة راقية	۵۷	دروازہ کھٹکھٹانا	قرع الباب
〃	اَن پڑھ	الأمّي	〃	بس وہ زمین پر ڈھیر	فاذا هو جثة
	سیاسی مصطلحات	الاصطلاحات	〃	ٹھنڈا	باردة
〃		السياسية	〃	سانپ کا ڈسنا	السليم
〃	رسم خط	الخطّ	〃	چیل	الحدأة

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۵۰	منڈلانا	يحلق فى الفضاء	۶۱	وار	ضربةٌ
〃	بم	القنبلة	〃	اس کا کام تمام کر دیا	قضى على حياته
〃	خونخوار بھیڑیے	الذئاب الضوارى	〃	خون میں لت پت	المتلطخ بالدم
〃	خونخواری کا الزام	يرمونهم بسفك	۶۵	خوشی سے چہرہ گلاب سا	تهلل وجهه
۵۸	دینا	الدماء	〃	کھل گیا	بشرًا
〃	دل دادہ	مشغوف به	۶۶	سرزنش کرنی	عاتب يُعاتبُ
〃	ہنس	الحجل واحد	〃	تھانیدار	رئيس الشرطة
〃		حجلة		چہرہ پر ہوائیاں	تغير وجهه
۶۰	بدحواس ہوئے	أدهشوا	〃	اُڑنے لگیں	فرقًا
۶۱	نیل گائے	البقر الوحشى	〃	سرکوبی	كبت ـ كبتًا
〃	کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی	لم يال جهدًا	〃	تادیبی کارروائی	العقاب، التأديب
〃	دیوہیکل	قوى الجثة	〃	مصلحت	الحكمة
〃	کڑی نظر سے دیکھنا	نظر شزرًا	〃	اُکتا جانا	ملّ ـ ملًا و
〃	شیر کا گرجنا	زأر يزأر			مَلالًا
〃	یکبارگی ٹوٹ پڑا	هجم دفعة	〃	نام و نمود	السمعة
〃	دھکا دینا	دفع	〃	بے دریغ	غير مُبال ينثر
〃	گھونسہ مارنا	وكزه يكزه وكزًا	〃	پانی کی طرح روپے	الدنانير يمينا
〃	تلوار کھینچ لی	سلّ السيف	〃	بہانا	وشمالا

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
٦٦	زندہ درگور کرنا	وَئِدَ یَئِدُ وَأدًا	۸۲	شکم سیر واپس آنا	تروح بطانا
″	اپنی جانیں قربان کردیں	ضحوا بانفسھم	″	چہل قدمی کرنا	یتفرج
۷۲	صاف ہوا	الھواء الطلق	″	ہشاش بشاش	ھشّابشًّا
″	ہریل	الحمامة الورقاء	″	پیدل	الراجل ج رجالا
″	چمگادڑ	الخفاش ج	″	زرق برق لباس	الملابس القشیبة
		الخفافیش	″	خوشی سے پھولے نہیں سمانا	کاد یطیر فرحا
″	رات میں دکھائی نہ دینا	عَشِیَ یعشیٰ عشًا	″	الگ تھلگ ایک دیوار	منزویا الی
	اور دن میں دیکھنا	فھو الاعشیٰ	″	سے لگا کھڑا ہے	جدار
″	اس کے برعکس		″	کبیدگی	الکآبة
″	محکمہ	المکاتب	″	اکیلے	المنفرد، الوحید
″	صاف وشفاف چشمہ	عین صافیة	۸۲	ننگے پاؤں	حافی القدم
″	جھیل	الغدیر، البحیرة	″	ننگے سر	حاسرا عن الرأس
″	گھنے باغات	الحدائق الغناء	″	جب مدرسہ ختم ہوا	لما انتھت المدرسة
۷۵	آثار قدیمہ	الآثار	″	کپکپی سی دوڑ گئی	تمشت الرعدة
″	سیٹ	المقعد ج المقاعد	″	کروٹ بدلتے	منقلبا علی الفراش
″	کھنڈرات	الاطلال	″	جاگتے ہوئے	ساھرا
″	کندہ	المنقش	″	کسی پہلو چین نہ تھا	لایقر قرارًا
	خالی پیٹ نکلنا	تغدو خماصًا	۸۵	جائزہ لینا	تفقّدَ

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
٨٥	ہڑتال	الضرب عن العمل	٩٩	دوڑ گئی	بشرًا
٨٦	ویٹنگ روم	المنظرة	١٠٠	فونٹن پن	القلم المحبر
〃	بوجھل	المثقلُ	〃	کیلے	الموز
〃	زمین کا تپنا	رمِض ـ رَمَضًا	〃	سنترے	البرتقال
〃	شرارے برسانا	یمطر النار	〃	درخت لگانا	غَرَسَ
〃	حملے چست کرنا	غمز ـ غمزًا	١٠١	جنگجو	المحارب
〃	پسینہ میں شرابور	یتصبب عرقًا	〃	انقلابات	التقلبات
〃	محنت اکارت نہ گئی	لم یذهب التعب	〃	چوکور	المربع
〃		سُدًیٰ	〃	انجینئر	المهندس
٩٠	آگ لگنا	وقع الحریق	١٠٢	آؤ بھگت کرنا	الترحیب
〃	آگ، آگ!	الحریق، الحریق	١١٢	سن رشد کو پہونچے	بلغ الحلم
〃	دھواں اُٹھنا	یتصاعد الدخان	〃	بھانپ گئے	تفطّن
〃	مجمع کو چیرتے ہوئے	نشق الصفوف	〃	اُکسانا	حرّض ـ اغری به
٩١	نکالنے کی فکر کریں	نحاول لانقاذه	〃	پرواہ نہ کی	لم یحتفل
〃	فائر بریگیڈ والے	رجال المطافی	〃	کایہ پلٹ ہوگئی	انقلبت الارض
٩٩	قد و قامت	القامة			ظهر البطن
〃	دل خوشی سے اُمنڈ آیا	فار القلب سرورًا	١١٨	سُہانا	بهیج ـ الرائق
〃	چہرے پر مسرت کی لہر	تهلل وجهه			الجمیل

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۱۸	دل فریب	الجاذب ۔ اخاذ	۱۳۵	ناگہانی	فجأة
″	بکھرے ہوئے موتی	الدرالنثیر	″	ہوش رُبا	المدهش
″	درخت کی پھنگی	ذؤابة الشجر	″	ضیابار	مشرقة لامعة
″	بنفشی (اودا)	البنفسجی	″	کارنامہ	الصنیعة
۱۲۵	نامانوس	غیر مانوس	″	سوغات	الهدیة
	سینی	الطبق			الطریفة
۱۲۲	پَو پھٹنا	الإسفار	۱۳۸	نصب العین	الهدف، نصب
۱۲۹	جذبات شوق	الحنین			اعینهم
″	پُرپیچ	الملتویة	۱۴۱	ضابطہ	النظام القانون
″		ذات التعاریج	″	مکمل ضابطہ	نظامًا شاملا
″	ہمہ تن شوق	الولهان			
۱۳۵	ریڈیو اسٹیشن	محطة الاذاعة	۱۴۲	روشنی کا منارہ	المنارة
″	جانکاہ	المؤلم	″	بھٹکا ہوا	الضالّ
″	بجلی بن کر گری	وقع کالصاعقة			

عَرَبی سے اُردو

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۲۱	المتنزہ	پارک	۲۶	الرمادی	مٹیالا رنگ
۲۲	الغلول	خیانت	〃	الصوت الجہوری	بلند آواز
	النیاحۃ	نوحہ	۲۷	المغبۃ	انجام
۲۳	القَیظُ	گرمی، لپٹ	۲۸	زاہ، زھا یزھو	بارونق ہونا
〃	السجین	قیدی	۲۹	البواخر جمع باخرۃ	دخانی کشتی، جہاز
۲۴	الشفا	کنارہ	〃	العماد الاعتماد	دارومدار
〃	جُرُف	ندی کا وہ کنارا جو	〃	الرکود، رَکَدَ ـُ	ہوا کا رک جانا
		نیچے سے کٹا ہوا ہو	〃	الهبوب، هَبَّ ـُ	ہوا کا چلنا
〃	ھارٍ ھائر (ھا)	عمارت وغیرہ کا گرنا	〃	النهایۃ	انجام
〃	انہار یہور	منہدم ہونا	۳۰	الرُبّان	ناخدا، جہاز راں
۲۵	الاصر	بار	〃	رکوب البحار	سمندری سفر
〃	الاغلال جمع غلّ	طوق و بیڑی	〃	البخار	سحاب
۲۶	الخریت	جس میں مہوں کی تیزی		السفن الشراعیۃ	بادبانی کشتیاں
〃	المرتع (رتع)	چراگاہ، مراد انجام	〃	المحیط الاطلنطی	بحر اٹلانٹک
〃	الوخیم	بُرا	۳۴	الخریج	فارغ التحصیل

صفحہ	الفاظ	معانی
۳۴	الجامعة القومية	قومی یونیورسٹی
"	الخاوية (خوی)	کھوکھلا
۳۶	لسع - لسعًا	ڈسنا، ڈنک مارنا
"	الکری	نیند
"	الباهر	غالب آجانے والا
"	ضواحی جمع ضاحية	اطراف شہر
"	الهواء العليل	نرم خرام ہوا
۳۸	الاحتضار	جانکنی، دم توڑنا
"	النفس الاخیر	آخری سانس
"	التعطل	بند ہونا
"	تضعضع	ہل جانا
"	الغلابة	بہت زیادہ غالب
"	(اسم مبالغہ)	آنے والا زبردست
"	المرجوة	جس کی اُمید کیجائے
"	الهائلة	خوف ناک
"	المتبرع	تبرع کرنے والا
		چندہ دینے والا
۳۹	لو اتاح الله	اگر اللہ مقدر کرے

صفحہ	الفاظ	معانی
۴۲	القطوف جمع	انگور کا خوشہ توڑے
"	قِطف	جانے کے وقت
"	الدانية	قریب
۴۳	اجتث	جڑ سے اُکھیڑنا
۴۴	یوم عاصف	آندھی والا دن
"	البحر اللجی	بہت زیادہ پانی
		والا سمندر
۴۴	الصر	پالا
"	قیعة وقیعان جمع	چٹیل میدان
"	قاع	
۴۶	مکتبة التذاکر	ٹکٹ گھر
"	مکتبة الاستعلام	انکوائری آفس
"	الغادین	صبح وشام آنے
"	والرائحین	جانے والے
"	المنظرة	ویٹنگ روم
"	تهادی	جھومنا
۴۷	یتصفح الوجوه	ایک ایک چہرے کو
		غور سے دیکھنا

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۴۷	خفق یُ خفقانا	دل کا دھڑکنا	۵۵	الصِلّ	کالا سانپ
۴۸	الأراضی الهضبة	پہاڑی علاقے	″	کأس الرّدیٰ	موت کا جام
		جہاں بارش زیادہ	″	الداهیة	خبیث، صاحب مکر
		ہوتی ہو	″	الدّبابة	ٹینک
″	أبلّ (من مرضه)	بیماری سے شفایاب	″	الوهاد جمع وهدة	نشیب، گڈھا
		ہونا	″	الهضاب جمع هضبة	بلند زمین
″	أضنی یضنی	کمزور بنا دینا	″	البراکین جمع	آتش فشاں
۴۹	الاشحاء جمع شحیح	بخیل	″	بُرکان	پہاڑ
″	ترعرع	نشوونما پانا	″	دکّ یُ دکّاً	دیوار وغیرہ کا
″	المُزن	بادل			منہدم کرنا
″	توردت (أورَی)	آگ جلانا	″	داس یدوس	کچل دینا
″	تلظّی	شعلہ زن ہونا	″	طم الوادی علی	کسی چیز کا حد سے تجاوز کرنا
″	نقَمَ ـِ نقـ	نکتہ چینی کرنا، سزا	″	القری	(یہ دونوں محاورے ہیں)
		دینا، نفرت کرنا		بلغ السیل الزّبی	
″	الاثرة	خودغرضی، اعزّا پروری	″	الزُّبی جمع	بلند ٹیلہ جس پر پانی نہ
۵۱	أتاحوا لنا هذه	ہمارے لیے یہ موقع	″	زُبیة	چڑھتا ہو۔
″	الفرصة	پیدا کیا	″	القری۔ جمع أقدیة	نالا
۵۲	تشقشق	گو ا دغیرہ کا چہچہانا	۵۶	النّحب	ضرورت، حاجت

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۵۲	التدمیر	ہلاک و برباد کردینا	۵۹	الحلم	سن بلوغ
〃	النشور	قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیا جانا	۶۴	الزلّة	لغزش
			〃	الهفوة	لغزش
〃	نَسَفَ ۔ نَسْفًا	چورچور کرنا، ہوا میں اُڑانا	〃	الذعر	خوف
			〃	هلعًا (هلِع) س	گھبرانا
〃	قاعًا صفصفًا	چٹیل میدان	〃	جزعًا (جزع س)	گھبرانا، پریشان ہونا
〃	الامت	اونچی جگہ، ٹیلہ	〃	الانیقة	دلکش، جاذب نظر
〃	زاغ	آنکھیں پتھرا جانا	〃	الظهور الکاذب	جھوٹی نمائش
〃	الحناجر. جمع حنجرة	نرخرہ	〃	ادّی الی الخراب	تباہی کی طرف لے جانا
			〃	الاوسمة. جمع وسام	تمغہ
۵۸	یمتطی	سواری بنانا	〃	العَناء	مشقت
〃	البغیض	مبغوض	〃	یهرعون	کسی چیز کی طرف تیزی
〃	صهوات الخیل	گھوڑے کی پیٹھ	〃	دهرع س	سے لپکنا
۵۹	فخمًا	پُرعظمت و پُرجلال	〃	صفق ضِ صفقًا	تالی بجانا
〃	مفخمًا	بارعب	〃	النشوان	متوالا، مست
〃	خطا یخطو	چلنا	۶۵	القتور	جو بہت کم خرچ کرتا ہو
〃	تکفّیًا	جھوم جھوم کر	〃	الاملاق	اتنا خرچ کرنا کہ آدمی
〃	هونًا	نرم			محتاج ہوجائے

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۶۵	الربوۃ والرباوۃ	ٹیلہ	۷۹	عزق۔ عزقًا	زمین کی گہرائی
〃	الوابل	بارش	〃	اغتبط	رشک کرنا
۷۰	عَبَسَ	منہ بسورنا، اعراض	۸۰	زرافات	جماعت، جوق درجوق
		کرنا یہاں مراد بے رونق	〃	الاغرّ	بہتر
		ہونے سے ہے	〃	یوم اغرُّ	اچھا دن
〃	یُسْعِف	پریشانی میں مبتلا کرنا	〃	المشہر	معروف، مشہور
〃	رشّ یرشّ رشًّا	پانی کا چھڑکنا	۸۲	ادیم الارض	سطح زمین
〃	الضفّۃ. جمع ضفاف	نہر کا کنارہ	〃	ادیم السماء	سطح آسمان
〃	الخریر	پانی کے بہنے کی آواز	۸۳	تسفی الرمال	ریت اڑاتی ہوئی
〃	راق یروق	خوش گوار معلوم ہونا	〃	تزجی	ہانکنا
〃	متّع النظر	لطف اندوز ہونا	〃	رُکامًا	تہہ بتہہ
〃	الافول	غروب	〃	القرب جمع قربۃ	مشکیزہ
۷۴	الطائلۃ	کارآمد	〃	الدِیم جمع دیمۃ	جھڑی
〃	لاطائل	بے فائدہ بے نتیجہ	〃	ھواطل. جمع	مسلسل بارش
〃	التشیید	عمارت کا پختہ بنانا		ھاطلۃ	
〃	تجاذب اطراف	مختلف پہلو پر	〃	القاتم	تاریک
〃	الحدیث	باتیں کرنا	〃	ھدأ۔	پرسکون، جوش و
۷۹	اللاغب (ف)	تھکا ماندہ		ھدوءًا	خروش کا کم ہونا

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۸۳	الناشئة	طوفان	۸۴	أقنع رأسہ	سر اٹھانا
"	مشرقة المحیّا	روشن چہرہ	"	الاعصار	بگولا
"	وضاءة الجبین	"	۸۵	الصارم (فا)	کاٹنا
"	الرّھو	پُرسکون	"	صرم	
"	الاصیل	شام کا وقت	"	تخافت	چپکے چپکے باتیں کرنا
"	مخرٌ مخرًا	پانی کو چیرنا اس طرح پر کہ اس سے آواز پیدا ہو	"	الحرد (حرد ـ)	روکنا، باز رکھنا
			۸۶	توافد	جوق در جوق آنا
"	العباب	موج	۸۷	التفنید	ترتیب کے ساتھ لگانا
"	الھجیع	رات کا آخری حصّہ	"	المنھبین	جوش اور
"	العنیفة	تیز و تند ہوا	"	المتحسین	ہمت دلاتے ہوئے
"	الھرج والمرج	اضطراب	"	الفاترة	سُست
"	الصدع	شگاف	"	الضغط	دباؤ
"	فاغرٌفاہ	مُنہ کھولے ہوئے	"	الرمیة	شاٹ
"	النجدة	مدد	"	الحکم	ریفری
۸۴	المقرنین (مفع)	جکڑے ہوئے	"	الحارس	گول کیپر
"	اصفاد جمع صفد	بیڑیاں	"	تلقف	گوچ لینا
"	مھطعین (فا)	ذلّت محسوس کرنا	"	الشباك جمع	جال
"	مقنعی (فا)	سر اوپر اٹھائے		شبکة	

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۸۷	یرتمی	پھینکنا	۸۸	المروعة	خوف ناک
"	الهدف	نشانہ، گول	"	رجّ ۔ رَجّاً	ہلا دینا، ہل جانا
"	ألغى	کالعدم کرنا	"	الغرض	نشانہ
"	التسلل	فاول (ہیچ کی اصطلاح	"	تَوّاً	براہ راست، سیدھے
		میں) (FOUL)	"	مسجّلة الاصابة	پہلا گول بناتے
"	هاجم یهاجم	حملہ کرنا		الاولیٰ	ہوئے
"	تعرج	کج ہونا	"	الهتاف	شور و شغب
"	القذفة	شاٹ	"	حمیَ الوطیس	معرکہ کا گرم ہونا
"	اصطدم	ٹکرانا	"	حَاوَل	کوشش کرنا
"	قائمة لعارضة	پول (ہیچ کی اصطلاح	"	المحاولات	کوشش
		میں)	"	ضربة جزاء	پنالٹی (ہیچ کی
۸۸	الدفاع الأیمن	فل بیک (رائٹ)			اصطلاح میں)
			"	انسَحَبَ	سمٹ آنا
"	الظهیر	ہاف بیک	"	احرز	سمیٹنا، جمع کرنا
	الایسر	(لفٹ) بیک	"	تعادل	برابر رہنا
"	الساعد الأیمن	رائٹ آؤٹ	"	بَرَزَ ۔ برزاً	نمودار ہونا
"	الجناح الأیسر	لفٹ اِن	۸۹	تصبّب العرق	پسینے سے شرابور ہونا
"	الهجمات	حملے	"	قصاری جهده	آخری کوشش

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۹۸	اَنْداد جمع نِدّ	شریک	۱۰۷	الحفل	جلسہ
〃	الحسُوم (حَسَم	بیخ و بُن سے اکھاڑ	۱۰۸	توسّم	تاڑ لینا
	ـحسمًا)	پھینکنا	〃	أنِفَ ـ	خودداری برتنا
〃	ایامٌ حُسومٌ	ایسے دن جن میں ہر خیر		انفا وانوفۃ	کبر کرنا
		سے لوگ محروم ہو جائیں	۱۰۹	المقاومۃ	مقابلہ
〃	صرعیٰ جمع صریع	مقتول	〃	الاضطهاد	دین و عقیدہ کی بنا پر
۹۹	الخاویۃ	ویران			سزا دینا
〃	القائلون، القائل	قیلولہ کرنا	〃	قاسی	مصیبت برداشت کرنا
۱۰۵	حداثۃ السن	نوعمری	۱۱۰	بَھَرَ ـ بَھْرًا	غالب آجانا، روشنی
〃	المحضۃ	خالص			وغیرہ
۱۰۷	الحضانۃ	پرورش میں لینا،	〃	انجاب	چھٹ جانا
		کفالت	۱۱۷	اسمج (اسم تفضیل ک)	بُرا ہونا
〃	شبّ	جوان ہونا	〃	المصطاف	موسم گرما گزارنے کی
〃	سجاحۃ خلق	نرم خوئی			جگہ
〃	رجاحۃ عقل	عقل کی پختگی	〃	المُتربّع	موسم بہار گزارنے کی
		اصابت رائے			جگہ
〃	النصب جمع	بُت، صنم، اسٹیچو	〃	انضر (اسم تفضیل)	بارونق، سبز شاداب
	انصاب	وغیرہ	〃	إبّان	اثنا، درمیان

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
١١٧	الغوادی جمع غادیۃ	صبح کی بارش	١٣٠	اماثل جمع امثل	فاضل، افضل
〃	الریان	سیراب	〃	الضحمۃ	جثہ والا
١١٨	الرفد	آرام	〃	المریحۃ	آرام دہ
١٢٤	الهادئۃ	پُرسکون	١٣١	تسلیۃ ظاھر	ظاہری تسلی
〃	المخیم	خیمہ زن مُراد جو	〃	الوثیر	نرم وگداز
		مسلط ہو	〃	فجاءۃ	اچانک
〃	التفرّج	ٹہلنا، تفریح کرنا	〃	تسامی	بلند ہونا
〃	تُزعجُ	پریشان کرنا	〃	لَفّ ـُ لفًّا	لپیٹنا
١٢٥	اجتزی	اکتفا کرنا	〃	نضرب کبد	اصل محاورہ "یضرب
〃	الدوار	سر کا چکر		اللیل	اکباد الابل" ہے
١٢٦	حواجز جمع حاجزۃ	روک، رکاوٹ		الرھیب	جس سے مراد سفر
〃	الاحتفال	پرواہ کرنا	〃		کرنا ہے یہاں رات کی
〃	التستّر	پردہ			تاریکی میں فضائی سفر مراد ہے
١٢٧	المضیق	تنگنائے	١٣٣	نفض ـُ	ہاتھ جھاڑنا
〃	السویس	نہر سوئیز	〃	الزفرۃ	آہ سرد
〃	النتاج جمع	حاصل پیداوار	١٣٤	استنفد	ختم کرنا
	نتیجۃ		〃	الشئون جمع	آنسو جاری ہونے کی جگہ،
١٢٨	الزیّ	لباس کی ہیئت		شأن	مار الشئون، آنسو

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
١٣٤	افتلذ	کسی چیز سے ٹکڑے ٹکڑے لینا	١٣٧	أتت اکلها	پھل دینا
″	الفوادح جمع فادحة	مصائب	″	السهول جمع سهل	ہموار زمین
″	الخطوب جمع خطب	مصیبت عظمیٰ	١٣٨	الحظيرة	احاطہ
″	فِلذة	ٹکڑا، جگر کا ٹکڑا	١٣٩	الاستماتة	جان پر کھیلنا، موت کی
″	الذماء	دم واپسیں،			بازی لگانا
		بقیۃ الروح	″	ابتعث	بمعنی بعث
١٣٦	الأمارة	علامت، آثار	″	استدار	بمعنی "دار" گھومنا
″	التباشير	بشارت، ہر چیز کا	″	البراثن جمع برثن	پنجہ
		ابتدائی حصہ	″	المنحوتة (نحت سے)	لکڑی یا پتھر کا تراشنا
″	التذليل	ہموار کرنا، پامال کرنا	″	المنجورة (نجر سے)	لکڑی کا تراشنا
″	العقبات جمع عقبة	دشوار گزار گھاٹی	١٤٠	القرابين جمع	وہ چیز جو معبود کی رضا
١٣٧	الخطيرة	بڑا، عظیم الشان	″	قربان	اور قربت حاصل کرنے
″	الوبقة	قلادہ، پھندا			کے لیے پیش کی جائے
″	الشاملة	عام	″	الجنسية	قومیت
″	اضطلع	بار سہارنا، بوجھ	″	الديمقراطية	جمہوریت
		برداشت کرنا	″	الدكتاتورية	ڈکٹیٹرشپ
″	الاعباء جمع عبء	بوجھ اٹھانا	″	الشيوعية	کمیونزم، اشتراکیت
″	الدوحة	بھاری درخت	″	المسامحة	درگزر کرنا

صفحہ	الفاظ	معانی
١٤٠	المنافس	ریس کرنا
〃	سادیسود	برسراقتدار آنا
〃	المبدأ	اصول ومبادی
〃	انتصر	غالب آنا
〃	السوأة	برائی
١٤١	احتضن وحضن	سینہ سے لگانا
〃	الانهيار	عمارت وغیرہ منہدم ہونا

باب الانشاء

صفحہ	الفاظ	معانی
١٥٠	العقاقير	جڑی بوٹی
١٥١	النطاسيّ	ماہر طبیب
〃	جسّ يده	نبض دیکھی
〃	المسمعة	سینہ دیکھنے کا آلہ
〃	الحمى الوافدة	انفلوئنزا
١٥٢	سيارة الاسعاف	ایمبولنس
	تنهب الارض	بہت تیز چلتی ہوئی گویا

صفحہ	الفاظ	معانی
		زمین کو لوٹتی ہوئی
١٥٣	سُوِّيَ هَمّي	میری پریشانی کم ہوئی
〃	الترعة جمع الترع	تالاب
١٥٦	الابر جمع ابرة	سوئی
١٥٧	الاسرياء جمع سري	شرفا، مخیّر
١٥٨	الاطار	ٹائر، چوکھٹا
〃	المطاط	ربر
〃	قضبان الحديد	لوہے کی پٹری
〃	النجلاء	روشن، صاف
١٥٩	الشاسعة	بعید
〃	داس يدوس	کچل دینا
〃	تقضي على حياتهم	ان کا کام تمام کر دیتا ہے
〃	يعبث بالنظام	قانون کے ساتھ کھیلتے ہیں
〃	الدعاية	پروپیگنڈہ
١٦٠	الفذّ جمع افذاذ	یکتا
〃	الطرائف جمع طريفة	عمدہ، نئی چیز

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۶۰	الخلاعۃ	آوارگی	۱۶۳	ینصب	مقرر کرنا
〃	المجون	ہزل	〃	الاجناد جمع جنود	لشکر و فوج
۱۶۱	مارس التجارۃ والحرب	تجارت اور جنگ میں تجربہ حاصل کیا ہوا	〃	امداد جمع مدد	کمک
〃	عارضہ وناھضہ	مقاومت کرنا	〃	یرسم	طریقۂ کار مقرر کرنا
۱۶۲	یؤنّب تانیبًا	تادیب، تنبیہ		الخطط	یہاں مراد نقشۂ جنگ تیار کرنے سے ہے
۱۶۳	النسیب	رشتہ دار	〃	یسن السنن	طریقۂ کار مقرر کرنا قانون بنانا
〃	الباسل	بہادر			
〃	تقلد سیفہ	گلے سے تلوار لٹکائی	۱۶۴	الفئی	مال غنیمت
〃	تنکب قوسہ	کندھے پر کمان رکھ لی	〃	ناءینوءٔ (ب،ن)	بار ہونا
〃	شاھت الوجوہ	چہرے خراب ہوں	〃	یفترش الغبراء	زمین کو فرش بنانا
〃	تُرمِل	بیوہ ہونا	〃	یعائش الدھماء	عوام کے ساتھ رہنا
〃	من یعھد الیہ بالخلافۃ	کہ جسے خلافت سپرد کریں	〃	یتدثر بالثوب الخلق	پرانے کپڑے اوڑھتے
〃	الحُنکۃ	تجربہ	〃	یأتدم بالخل والزیت	تیل اور سرکہ کو سالن بناتے
〃	الجدیبۃ	بنجر زمین			
〃	العبقری	عبقری، جینیس	〃	الغلس	تاریکی منہ اندھیرا
〃	الادیب	عاقل، دانا	۱۶۸	الکاھل	کندھا

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۶۸	تَرکَنَّ ـ	جھکنا، مائل ہونا	۱۷۸	نمّ ینمّ	پتہ دینا، غمازی کرنا
״	کعهدی بك	جیسا کہ میں نے تجھے دیکھا تھا	۱۸۰	تناءٍ وتباعد	دور ہونا ایک دوسرے سے
۱۶۹	تستهوی	فریفتہ کرنا، مائل کرنا	״	اواصر جمع آصرة	رابطہ، رشتہ جو دوسرے کی طرف مائل کرتا ہو
״	جشِمَ ـ جشَمًا	مکلف بنانا		الأود	کجی
۱۷۰	تخرّج	فارغ التحصیل ہونا	۱۸۲	المهاوی جمع مهوی	گڑھا
۱۷۱	المنهل	چشمہ	״	الداعرة (من الدعارة)	آوارہ، فاسق و فاجر، بدکار
״	الارتشاف	پانی وغیرہ کا چوسنا یہاں مراد پینے سے ہے			
״	المیسور	سہل، آسان	۱۸۳	اثارة من الثروة	باقی مال و دولت جو وراثت میں ملی ہو
״	الایادی جمع ید	احسان			
۱۷۵	الفقید	مرحوم	۱۸۴	المناط	جس سے (امید) وابستہ کی جائے
۱۷۶	الرزء	مصیبت			
۱۷۷	عراقیل الامور	امر دشوار	۱۹۳	الفرائد جمع فریدة	نفیس، جوہر، موتی
״	یدرّب	مشق کرانا	״	السلیب	وہ دولت یا چیز جو چھین لی گئی ہو
۱۷۸	الغایة المنشودة	منزل مقصود			
״	الناطقین بالضاد	مراد عرب، کہ حرف "ض" صرف عرب کے یہاں ہے	״	الوری	مخلوق
			۱۹۴	الایعاز	ایماء، اشارہ

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۹۵	المأساة	المیہ، ٹریجڈی	۱۹۶	دَبَّجَ ودبج ـُ	مزین کرنا
〃	المحکمۃ العسکریۃ	فوجی عدالت			منقش کرنا
〃	المرافعۃ	مقدمہ وغیرہ	〃	الیراعۃ	قلم
		پیش کرنا	۱۹۸	الشمل	شیرازہ

الخط والرسم صغیر احمد ملی

پندرھویں صدی ہجری کے لئے مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی کا ایک عظیم تحفہ

ایک حیات آفریں پیغام

تاریخ دعوت وعزیمت

(چھ حصّوں میں)

حصّہ اوّل: پہلی صدی ہجری سے لے کر ساتویں صدی ہجری تک عالم اسلام کی اصلاحی وتجدیدی کوششوں کا تاریخی جائزہ، نامور مصلحین اور ممتاز اصحاب دعوت وعزیمت کا مفصل تعارف، ان کے علمی کارناموں کی روداد اور ان کے اثرات ونتائج کا تذکرہ۔

حصّہ دوم: جس میں آٹھویں صدی ہجری کے مشہور عالم ومصلح شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ کی سوانح حیات، ان کے صفات وکمالات، ان کی علمی وتصنیفی خصوصیات، ان کا تجدیدی واصلاحی کام اور ان کی اہم تصنیفات کا مفصل تعارف اور ان کے ممتاز تلامذہ اور منتسبین کے حالات۔

حصّہ سوم: حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاؒ، حضرت مخدوم شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ کے سوانح حیات، صفات وکمالات، تجدیدی واصلاحی کارنامے، تلامذہ اور منتسبین کا تذکرہ وتعارف۔

حصّہ چہارم: یعنی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندیؒ (۹۷۱ھ-۱۰۳۴ھ) کی مفصل سوانح حیات، ان کا عہد اور ماحول، ان کے عظیم تجدیدی وانقلابی کارنامے کی اصل نوعیت کا بیان، ان کا اور ان کے سلسلے کے مشائخ کا اپنی اور بعد کی صدیوں پر گہرا اثر اور ان کی اصلاحی وتربیتی خدمات۔

حصّہ پنجم: تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، احیائے دین، اشاعت کتاب وسنت، اسرار ومقاصد شریعت کی توضیح وتنقیح۔ تربیت وارشاد اور ہندوستان میں ملت اسلامی کے تحفظ اور تشخص کے بقا کی ان عہد آفریں کوششوں کی روداد، جن کا آغاز حکیم الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے اخلاف وخلفا کے ذریعے ہوا۔

حصّہ ششم: حضرت سید احمد شہیدؒ کے مفصل سوانح حیات، آپ کے اصلاحی وتجدیدی کارنامے اور غیر منقسم ہندوستان کی سب سے بڑی تحریک جہاد وتنظیم، اصلاح وتجدید اور احیائے خلافت کی تاریخ۔ (دو جلدوں میں مکمل)

ناشر: فضل ربی ندوی

مجلس نشریات اسلام ۱-کے ۳۰ ناظم آباد مینشن، ناظم آباد ۱، کراچی ۱۸

وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى

زادِ سفر

ریاض الصالحین (اردو)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح صحیح مسلم کی مقبول کتاب
ریاض الصالحین کا سلیس ترجمہ مع ضروری حواشی و تشریحی عنوانات

حدیث شریف کا ایک چھوٹا سفری کتاب خانہ اور منزلِ آخرت کا
بہترین زادِ سفر

مترجمہ: امۃ اللہ تسنیم (مرحومہ)
ہمشیرہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مجلس نشریاتِ اسلام
۱-کے-۳-ناظم آباد مینشن-ناظم آباد ۱، کراچی ۱۸

پاکستان میں کچھ پبلشرز ہمارا ادارہ (مجلس نشریاتِ اسلام کراچی) کی درسی کتب غیر قانونی
طور پر شائع کر رہے ہیں، جو ایک قانونی اور اخلاقی طور پر جرم ہے ہم یہ خط ثبوت کے طور پر شائع
کر رہے ہیں کہ درسی کتب کی اجازت صرف مجلس نشریاتِ اسلام کراچی کو ہے۔

Phone 2948

مکتبہ دار العلوم ندوۃ العلماء۔ لکھنؤ

NADWA BOOK DEPOT

P. O. Box 93, LUCKNOW.

No -----

Date 3/3/77

۱۲ ربیع الاول ۹۷ھ

مکتبہ دار العلوم ندوۃ العلماء محض ایک تجارتی ادارہ نہیں بلکہ ہندوستان کی
تعلیمی درسگاہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کا ایک اشاعتی مرکز ہے۔ یہاں کی تمام
درسی کتب مثلاً قصص النبیین، القراءۃ الراشدہ اور معلم الانشاء و دیگر کتب کی اشاعت
کی اجازت اب تک پاکستان کے کسی بھی تاجر کو نہیں دی گئی تھی، لیکن بعض اہم
وجوہات کی بنا پر ان کی طباعت کے مکمل اختیارات جناب مولوی فضل ربی ندوی صاحب
پروپرائٹر مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی کو دیدیئے گئے ہیں۔

ان کے علاوہ کسی بھی تاجر کو مکتبہ کی کتابوں کی طباعت کی قطعاً اجازت نہیں
ہے۔ مسلمانوں کا اخلاقی فرض ہوگا کہ ایک اسلامی دینی ادارہ سے تعاون فرمائیں
اور اپنی حسب ضرورت کتب کیلئے مندرجہ ذیل پتہ سے رابطہ قائم کریں۔

محمد تقی علی ندوی

منیجر مکتبہ دار العلوم ندوۃ العلماء
لکھنؤ